قوله تعالیٰ فیه شفاء للناس
الحمد للّٰه که درین ایام میمنت التیام و فرخ فرجام رساله مسمیٰ
تسکین الانفس بتحقیق ذیابیطس
۱۳
بغرض فاه عام بزبان اردوی معلیٰ تالیف نموده شده
بمطبع نظیر دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد
وآلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ واتباعہ واولیآءہ اجمعین

امابعد کہتا ہی بندہ خاکسار بیمقدار گنہگار احقر العبید راجی عفو ربہ الحمید
سید احمد سعید ابن حکیم سید اکبر علی مرحوم و مغفور امروہوی - کہ
ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جسکے اسباب کی تحقیق مین حکما
ابھی تک سرگردان و پریشان ہین اور جسکے علاج مین ہمیشہ
حیران * اسیواسطے اکثر مریض اس مرض کے برسون تک مبتلائے
آلام واسقام رہتے ہین اور چارہ اپنے درد کا نہین پاتے اور
سالہاسال تک انواع واقسام کی آفتین جھیلتے ہین اور شفا کے

دروازہ تک نہین آسنتے اور چونکہ حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن اس عرصہ مین مرکز اہل علم وکمال اور مجمع اہل ہنر اور اصحاب متعال ہو رہا ہے اور یہہ صرف بوجہ قدردانی اور قدر افزائی ولی نعمت اعلیٰ حضرت قدر قدرت جم مرتبت سکندر شوکت فلاطون فطنت ارسطو حکمت سلیمان عظمت فریدون سطوت نوشیروان عدالت حاتم سخاوت بندگانعالی حضور پر نور مالک ملک دکن بسط اللہ علی بسیط الارض برہ واحسانہ وافاض علی العالمین فیوضہ وامتنانہ کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اطراف اور اکناف سے اہل علم وہنر چلے آتے ہین اور علی قدر مراتب قدر اور منزلت پاتے ہین خاکسار بھی زلہ ربائے خرمن ارباب ہنر اور ایک زمانہ سے اس عالیجاہ سرکار فیض آثار کا نمکخوار ہے گو طبیب نہین لیکن زمرہ اطبا مین شمار ہے پس میری قومی ہمدردی اسبات کی مقتضی ہوئی کہ مین ایک رسالہ مستقل اس مرض کے بیان مین اردو عام فہم زبان مین لکھون اور ہر قسم کی تحقیقات اسمین اپنے ذاتی علم وتجربہ سے کرون اور اسکا علاج بھی نہایت مفصل اور آسان طریقہ سے جو میرے اور میرے بزرگون کے

تجربہ مین آچکا ہے بتاؤن تاکہ عام لوگون کو اس مرض کی جسے غفلت کرنے کے نتایج آخر کو خراب نکلتے ہین حقیقت معلوم ہو جاے اور وہ اپنی حفاظت کرسکین اور ہرچند کہ مین اپنی کتاب تشخیص کامل مین جو بنام نامی اعلیٰ حضرت سے مزین ہے اس مرض کی تحقیق عمدہ طور پر کرچکا ہون اور جملہ فروق اسکی قسمون کے نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھ چکا ہون لیکن چونکہ وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب عربی زبان مین ہے اوس سے ہر شخص نفع نہین اوٹھا سکتا ہے اور نہ مطلب اوسکا عام لوگون کی سمجھ مین آسکتا ہے پس اس لئے مینے اس رسالہ کی تالیف پر حسبۃً للہ کمر ہمت چست باندھی جسمین اپنی ناچیز راے کو بہت اختصار کے ساتھ حتی الامکان عام فہم زبان مین ظاہر کیا ہے اب اس ہدیہ محقر کو بنام نامی حضرت صدر معظم وزیر اعظم کیوان بارگاہ سرکار عالیجاہ عزت و رفعت پناہ فلاطون دستگاہ رونق بخش عزت و اقبال قدر افزاے اہل علم و کمال زیب مسند وزارت فخر قصر امارت فیض بخش فیاض زمان فیض رسان حاتم دوران ملاذ بنی آدم ملجا و ماواے عالم شمس کلاب خورشید قباب ہز اکسلنسی نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ

بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر کی
سی آئی ای مدار المہام سرکار عالی ۔ ام اقبالہم وضاعف اجلالہم
معنون کرکے خدام سرکار فیض آثار کی نذر گذرانتا ہون ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اور نام اس رسالہ کا **تسکین الانفس بتحقیق ذیابیطس**
رکھا اور اسکو ہین بابون پر منقسم کرکے ہر باب کو چند فصلون
پر تقسیم کیا واللہ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ۔

پہلا باب ذیابیطس کی تعریف اور اوسکے پیدا ہونے کی کیفیت کے بیان مین

اور اس باب مین چند فصلین ہین

پہلی فصل ذیابیطس کے معنی کے بیان مین اور اوسکی تعریف مین

ذیابیطس ذال معجمہ سے اور بعضون نے دال مہملہ سے بھی لکھا ہے
یونانی لفظ ہے انگریزی مین اسکو ڈایابیٹس کہتے ہین ۔
غالباً یونانی ہی سے لیا گیا ہے اسکے معنی چرخ کے ہین
ہندی مین جسکو رہٹھ کہتے ہین ۔ چونکہ چرخ کی شان یہی ہوتی ہے

کہ ایدھر پانی بھرتا ہے اور اودھر نکلتا ہے اسیواسطے اس مرض کا
یہہ نام رکھا گیا ہے اور عربی مین اسکو زلق الکلیہ بھی کہتے ہین۔
اسواسطے کہ جیسے زلق المعدہ مین جسوقت آدمی کھانا کھاتا ہے
اوسیوقت یا اوسکی تھوڑی دیر کے بعد پائخانہ کی راہ اوسکو نکال
دیتا ہے ایسے ہی اس مرض مین جسوقت آدمی پانی پیتا ہو اوسکی
تھوڑی دیر کے بعد پیشاب سے نکال دیتا ہے پس نسبت اس
مرض کی گردون کی طرف وہی ہے جو معدہ کے زلق المعدہ کی
طرف اور اس مرض کے اور بھی نام ہین چنانچہ اسکو دیاسقوس اور
قوابیس بھی کہتے ہین اور دوارہ اور دولاب بھی نام رکھتے ہین
جب یہہ معلوم ہو چکا تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ذیابیطس وہ مرض
ہے جسمین تشنگی بشدت تمام ہوتی ہے اور پیشاب بکثرت آتا ہی
اور جسوقت آدمی پانی پیتا ہے اوسیوقت یا اوسکی تھوڑی دیر
کے بعد اوسکو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور پیشاب کرنے پر
مجبور ہوتا ہے اور بو اور مزہ اوسکا شیرین ہوتا ہے جسے کہ اگر
اوسکو امتحاناً مخصوص طریقون پر جلایا جاتا ہے تو اوسمین شکر
نکلتی ہے اور ڈاکٹرون کے نزدیک شکر کا نکلنا ذیابیطس مین
ضروری نہین کبھی نکلتی ہے اور کبھی نہین اسواسطے اونہون نے

اس مرض کو دو قسم پر منقسم کیا ہے شکر والا اور بے شکر والا۔
اور بعض پیشاب مین کیلوس آنیکا نام بھی ذیابطیس رکھتے ہین اوس
وقت مین اوسمین تشنگی کا زیادہ ہونا اور پیشاب کا کثرت سے
آنا بھی شرط نہین مگر یونانی طبیب اوسی مرض کو ذیابطیس کہینگے
جسمین پیشاب کثرت سے آوے اور پیاس زیادہ لگے اور پانی
پینے اور پیشاب کرنے مین زیادہ عرصہ نہ لگے بلکہ قریب قریب
ہون لیکن زمانہ پانی پینے اور پیشاب کرنے مین مختلف ہوتا ہی
کبھی تو آدمی فوراً پانی پیتے ہی پیشاب کرنے کو بیٹھ جاتا ہے
اور کبھی ان دونون مین کچھ فصل بھی ہوتا ہے غرض یہہ بات شدت
اور خفت مرض پر موقوف ہے اور ایسے ہی تعداد پانی پینے
اور پیشاب کرنے کی بھی باعتبار شدت اور خفت مرض کے
مختلف ہوتی ہے ہمنے اپنے تجربہ مین ایسے شخص بھی دیکھے
ہین جنکو پیشاب راتدن مین سو مرتبہ سے کم نہین آتا تھا اور
اتنی ہی مرتبہ پانی پیتے تھے اور فصل پانی اور پیشاب مین شاید
دس پندرہ منٹ کا ہوتا ہو تو ہوتا ہو ۔ اور اس امر سے بھی
واقف ہونا ضرور ہے کہ پچھلے طبیبون نے جو ذیابطیس مین
پیشاب کے شیرین ہونے کی قید نہین لگائی تو اسکی وجہہ یہہ

نہین ہے کہ وہ اس مرض کو نجانتے تھے بلکہ اصل وجہ اسکی یہہ معلوم
ہوتی ہے کہ ذایقہ پیشاب کا معلوم کرنا اوسکے چکھنے پر موقوف ہے
اور چونکہ پیشاب ایک نہایت غلیظ اور پلید چیز ہے اور اوسکا چکھنا
طبیعت کسی طرح سے گوارا نہین کرسکتی پس اس وجہ سے اونہون نے
اپنی کتابون مین اس سے بحث نہین کی اور چونکہ ذیابیطس کی
تشخیص صرف اس ہی پر موقوف نہین بلکہ اور بہت سی علامتین
ہین جنسے ذیابیطس کا ہونا بخوبی دریافت ہوسکتا ہے پس اس
علامت کے ذکر نکرنے سے یونانی طب مین کوئی نقصان نہین آتا
اور نہ متقدمین پر کوئی الزام آسکتا ہے علاوہ اسکے بیدک کی
کتابون مین جو سب سے پرانی ہین لکھا ہے کہ اس مرض مین
پیشاب میٹھا آتا ہے اسیواسطے اونہون نے اسکا نام مدھومیہہ
رکھا ہے بہرحال اب مختلف طریقون اور متعدد امتحانون سے
یہہ بات یقین کے درجہ کو پہونچگئی ہے کہ اس مرض کا پیشاب شیرین
ہوتا ہے پس ہمکو اوسکے یونانی طریقہ پر تحقیقات کرنے کی ضرورت پڑی

دوسری فصل گرم ذیابیطس مین پیشاب کے میٹھے ہونے کی وجہ مین یونانی طریقہ پر

جب ذیابیطس کی تعریف معلوم ہوگئی تو اب اس بات کا بھی معلوم
کرنا ضرور ہے کہ ذیابیطس ہین پیشاب کا ذایقہ شیرین کیون ہوتا ہے
ہر چند کہ پچھلی کتابون مین صراحت سے یہہ امر مذکور نہین ہے
مگر اونہون نے ایسے قواعد باندھ دئے ہین کہ ہم اونسے سب
کچھ نکال سکتے ہین چنانچہ اونہین قواعد کے بموجب مین شکر
کے مسئلہ کی تحقیقات کرتا ہون اور جو کچھ اپنی تحقیق سے ثابت
ہوا ہے اوسکو بیان کرتا ہون لیکن اس امر کے بیان کرنے
سے پہلے ایک مقدمہ کا بیان کرنا ضرور ہے اسواسطے کہ یہہ
سب تحقیق اوسی پر مبنی ہے۔ **وہ مقدمہ یہہ ہی ہے**
کہ جگر کے خون مین باتفاق اطباے فریقین شیرینی کا ہونا
ضرور ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ متقدمین کے
نزدیک خون جگر مین بنتا ہے اور اصلی ذائقہ اوسکا شیرین
ہے یعنی بہ نسبت اور رطوبات بدن کے اسمین شیرینی
ہوتی ہے اور وہ جو اکثر اوقات اوسکا ذائقہ متغیر پایا جاتا
ہے تو بوجہ آمیزش دیگر اخلاط اور اشیاء کے جیسے کھار
وغیرہ ہوتا ہے نہ اوسکی طبیعت کے سبب اور یہہ ہی وجہ
ہے کہ گوشت وغیرہ اعضا جو اوس سے بنتے ہین نمکین نہین

ہوتے بلکہ اونمین ایک قسم کی حلاوت ہوتی ہی اور ڈاکٹرون کے قول کی
موافق اگرچہ خون جگر مین نہین بنتا لیکن جو خون کہ جگر سے شش کو جاتا
ہی اوسمین بحالت صحت بھی کسیقدر شکر ہوتی ہی بہر حال اس امر مین دونون
فریق کا اتفاق ہی کہ جگر کے خون مین ایک قسم کی حلاوت ہوتی ہی اگرچہ اور
امور مین جو اسوقت ہماری بحث سے خارج ہین اختلاف ہی جب یہہ
مقدمہ ممہد ہوچکا تو ہم اب ذیابیطس والے کے پیشاب میٹھا ہونے
کی وجہ یونانی اصول اور قواعد کے موافق بیان کرتے ہین پس معلوم
کرنا چاہیئے کہ ذیابیطس متقدمین کے قول کی موافق دو قسم پر منقسم
ہی ایک وہ جو غلبہ حرارت سے ہوتا ہی اور یہہ قسم اکثر الوقوع ہی اور
دوسرا وہ جو غلبہ برودت سے ہوتا ہی اور یہہ قسم نادر الوقوع ہی لیکن
وہ جو غلبہ حرارت سے ہوتا ہی کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ حرارت غریبہ جب کسی
سبب سے جگر اور گردون مین پیدا ہو جائیگی اور انکے مزاج کو گرم کردیگی
تو اوس خون مین جو جگر مین بنتا ہی ایک قسم کا ذوبان یعنی پگھلاہٹ
پیدا ہونا شروع ہو جاویگا اور خون سے کسیقدر رطوبت جدا ہونے
لگیگی جیسا کہ خارج مین مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ جب کسی چیز کے عرق
کو جو ایک قسم کی غلظت بھی رکھتا ہو جیسے کاسنی اور مکوہ وغیرہ اشیا
کا عرق آگ پر رکھا جاتا ہی اور حرارت زائد اوسمین اثر کرتی ہی تو وہ

پھٹ جاتا ہی اور پانی اوس سے علحدہ ہو جاتا ہی بلکہ جس رطب چیز کو آگ پر
گرم کیا جاتا ہی تو اوسمین ایک قسم کا جوش آکر رقیق اجزاے غلیظ سے صاف
الگ معلوم ہونے لگتے ہین اسیواسطے فن طبعیات مین یہہ بات قرار
پا چکی ہی کہ حرارت کی شان سے تفصیل اجزا ہی یعنی رقیق کا غلیظ سے جدا
کرنا ۔ الغرض جسوقت خون سے مائیت کسی قدر جدا ہونے لگے تو وہ مائیت
اوس پانی مین ملکر جو بعد ہضم اور ترقیق غذا جگر سے براہ عروق طالع
گردون مین کو آتا ہی گردون مین کو آویگی اور وہان سے بطریق حالبین
مثانہ کی طرف دفع ہوگی اور پیشاب کے ساتھ نکل جاویگی اور چونکہ وہ مائیت
ذوبان یافتہ یعنی پگھلی ہوئی جو پیشاب مین ملی ہوئی تھی بوجہ اس کے کہ
خون کی مائیت ہی اور جگر سے جدا ہوئی ہی ذائقہ مین شیرین ہوگی تو پیشاب
کا مزہ اور بو بھی شیرین ہو جائیگی اور اگر اس مائیت کو مخصوص طریقون
سے پیشاب کی مائیت سے جدا کر کر گاڑھا کر دیا جائیگا تو شکر کا بننا
بھی اس سے ممکن ہی یہہ جو مینے کہا کہ ہر چیز جس وقت آگ پر رکھی جائیگی
تو اس سے اجزاے رقیق علحدہ ہو جائینگے تو اس سے میری مراد یہہ نہین
کہ ہمیشہ اور ہر وقت مین ایسا ہی ہوا کرتا ہی اسواسطے کہ حرارت جو رطوبت
مین اثر کرنیوالی ہی مختلف قسم کی ہوتی ہی بعض تو ایسی ہوتی ہی کہ جو صرف
اجزاے رقیقہ کو رطب چیز سے تحلیل کرتی رہتی ہی اور پگھلانے پر قادر

نہین ہوسکتی جیسے خارج مین دیکھا جاتا ہی کہ اگر تر چیز کو گرمی مین رکھا جاتا ہے
تو وہ حرارت اس تر چیز سے شیئاً فشیئاً اجزاء رقیقہ کو فنا کرتی رہتی ہی
اور یہہ اجزاء ابخار ہو کر اس سے علحدہ ہوتے رہتے ہین یہانتک کہ اوس
چیز سے رفتہ رفتہ بالکل رقت دور ہو جاتی ہی اور آخر مین خشک منجمد
ہو جاتی ہی چنانچہ اگر کسی عرق غلیظ کو دھوپ مین چند روز تک رکھدیا
جائے تو یہی اثر پیدا ہوگا اور بعض ایسی ہوتی ہی کہ اگر اوس شی رطب
مین اثر کرے تو اوسکو جلا ڈالے اور خاک بنا دے گو اس قسم کی حرارت
مین تحلیل اور ذوبان ہوتا ہو مگر وہ حرارت اسقدر شدید ہوتی ہی کہ ان
دونون اثرون کو محسوس نہین ہونے دیتی اور بعض ایسی ہوتی ہی
کہ تحلیل کے درجہ سے گذر جاتی ہی اور اس سے رطوبت رقیق جدا
کرنے لگتی ہی جسکو اصطلاح مین ذوبان کہتے ہین جیسے اوس گوشت
مین دیکھا جاتا ہی جو آگ پر بریان کیا جاتا ہی یا اوس عرق مین دیکھا
جاتا ہی جو کسی درخت کے پتون سے نکال کر آگ پر رکھا جاتا ہی اور رقیق
مائیت اسکی علحدہ ہو جاتی ہی اور بعض ایسی ہوتی ہی کہ وہ احراق
اور ذوبان اور کثرت تحلیل پر قادر نہین ہوتی بلکہ جس رطب شی مین
وہ اثر کرتی ہی اوسکو سڑا دیتی ہی اور متعفن کر دیتی ہی جیسے تر قسم کے
کھانون وغیرہ مین دیکھا جاتا ہی کہ وہ گرما مین جلد سڑ جایا کرتے ہین

الغرض حرارت اثر کرنیوالی کئی قسم کی ہوتی ہی اسواسطے یہہ ضرور نہین کہ جب
حرارت جگر اور گردون مین زائد ہوجاوے تو اوسکے ساتھ ذیابیطس کا
پیدا ہونا بھی ضرور ہو بلکہ ذیابیطس صرف اوسی وقت پیدا ہوسکتا ہی
کہ جب حرارت ذوبانی ان دونون مین اثر کرے اور نہین تو نہین *

تیسری فصل ایک شبہ کے جواب مین جو یہان وارد ہوتا ہی

یہان یہہ شبہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر کوئی کہے کہ یہہ کیا ضرور ہی کہ جو مختلف
قسم کی حرارتین خارج مین پائی جاتی ہین داخل بدن مین ایسی ہی
پائی جاوین اور نیز اسپر کیا دلیل ہی کہ گرمی اور سردی کسی خاص عضو
مین زیادہ ہوکر امراض پیدا کردیتی ہین تو اوسکے جواب مین ہم یون
کہونگا کہ مختلف آثار کی حرارتین جو خارج بدن پائی جاتی ہین تو سبب
اوسکا صرف اختلاف کیفیت حرارت ہی شدت اور خفت مین اور نیز
اختلاف مادہ قابل ہی یعنی وہ مادہ جس تاثیر کے قابل ہوگا وہی اثر قبول
کریگا اسواسطے کہ ہر اثر جیساکہ اثر کرنیوالے کے اثر کرنے پر موقوف ہے
ایسا ہی اثر قبول کرنیوالے مادہ کی استعداد پر بھی موقوف ہی دیکھو
جب وبا شدید آتی ہی تو ہوا اوس جگہہ کی اگرچہ کل فاسد ہوجاتی
ہی لیکن چونکہ استعداد لوگون کی اسکے اثر قبول کرنے مین مختلف
ہوتی ہی تو لوگون کے جسم پر اسکا مختلف ہی اثر پڑتا ہی بعض تو بہت

جلد مر جاتے ہین اور بعض لوٹ پیٹ کر اچھے ہو جاتے ہین اور بعض بالکل صحیح
رہتے ہین ایسے ہی کل اسباب کا حال ہی پس جب خارج مین حرارت اور
برودت کا بسبب انکی شدت اور خفت کے اور بسبب اختلاف مادے
اثر قبول کرنیوالے کے مختلف اثر پڑتا ہی تو ضرور ہی کہ بدن انسان کے
اندر بھی یہی حال ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور وہ محال ہی اور یہہ
جو خیال کیا جاتا ہی کہ گرمی اور سردی کسی عضو مین کم و زیادہ ہو کر مرض پیدا
نہین کر سکتی مین نہین خیال کر سکتا کہ یہہ راے کیونکر صحیح ہو سکتی ہی۔ کیا
آپ لوگون کو معلوم نہین کہ کبھی کسی عضو خاص مین گرمی زیادہ محسوس
ہوتی ہی حتی کہ اسکی سوزش اور جلن کا احساس بخوبی ہونے لگتا ہی اور
کبھی سردی زیادہ محسوس ہونے لگتی ہی اور کیا آپ صاحبون کو روزمرہ
کے برتاؤ سے کبھی یہہ تجربہ نہین ہوا کہ مختلف غذاؤن اور دواؤن کا
مختلف اثر پڑتا ہی کیا آپ صاحبون نے کبھی شدت گرمی مین جس کے
سبب سے بدن مین سوزش اور جلن پائی ہو اور خشکی اور تشنگی بیقرار کر رہی
ہو سرد تبرید نہین ہین اور اسکے سبب تسکین نہین پائی کیا آپ صاحب
اگر ایسے وقت مین جسمین حرارت آپکے بدن مین بڑہی ہوئی ہو گرم
غذاؤن کا استعمال کرین تو اس حرارت مین شدت نہین پاتے۔
کیا آپ صاحبون کے مزاج پر گرمی اور سردی کا اثر نہین پڑتا اگر

پڑتا ہی تو بجز اسکے کہ آپکے اعضا صحت کی نسبت زیادہ گرم ہو جاوین یا
زیادہ سرد ہو جاوین اور وہ گرمی اور سردی محدث امراض مختلفہ ہو اور کیا
اثر پڑتا ہی اور کیا آپ صاحب نہین جانتے کہ زیادہ دھوپ مین چلنے
سے بدن مین زیادہ حرارت محسوس ہونے لگتی ہی اور سر مین درد بھی
ہونے لگتا ہی اور پسینہ بھی بشدت تمام آنے لگتا ہی اور خشکی اور تشنگی
بھی بڑھ جاتی ہی پھر اگر آپکے اعضا اس گرمی سے متاثر نہین ہوئے
اور اس اثر قبول کرنے کے سبب یہہ عوارض ظاہر نہین ہوئے تو اور
کیا ہی مین سمجھتا ہون کہ ان باتون سے تو کوئی بھی انکار نہین کر سکتا
علاوہ بر آن آلہ منقیاس الحرارت سے انسان بخوبی محسوس کر سکتا ہی کہ
اسکے بدن کی گرمی مختلف احوال مین کہان سے کہان تک پہونچتی ہی
اور کہان سے کہان تک کم ہوتی ہی پس جب مختلف ہونا احوال گرمی اور سردی
کا بدن واحد مین ثابت ہی تو کیونکر ممکن ہی کہ آثار انکے اسمین مختلف نہون جس قدر
حرارت کہ صحت مین ہوتی ہی اگر اوس سے زیادہ ہوگی تو بیشک ضرر پہونچائیگی
اور کوئی نہ کوئی مرض گرم پیدا کردیگی علی ہذا القیاس جب اس مقدار سے کم
ہوگی تو کوئی نہ کوئی مرض سرد پیدا کردیگی اور اس بات سے تو کوئی بھی انکار
نہین کر سکتا کہ جب انسان کی حرارت نارمل سے بڑھ گھٹ جاتی ہی تو بیشک
کچھ نہ کچھ مرض پیدا ہو جاتا ہی اور یہہ خیال کر لینا کہ ہمیشہ مرض کسی عضو کی ترکیب کے

بگڑنے سے ہی پیدا ہوا کرتا ہی صرف مزاج کی تبدیلی محدث امراض نہین ہوسکتی
علم طب کو بہت بڑا نقصان پہونچاتا ہی یہی باعث ہی کہ باوجود کثرت تجربون کے
اور بے انتہا کوششون کے ڈاکٹری اصول کی مطابق اکثر امراض کے
سبب دریافت نہین ہوئے اور نہ جبتک یہہ اصول قائم ہی ہوسکتے ہین
صدہا امراض ایسے ہین جنکے باعث کم و زیادہ عرصہ مین آدمی مرجاتا ہی اور
ابھی تک باوجود کثرت سے لاشون کے چیرنے کے سبب انکے دریافت
نہین ہوئے اور تشریح کے وقت انکے اعضا مین کسی قسم کا تغیر بھی نہین
پایا جاتا پھر اگر وہ مزاج کے بگڑنے سے گرمی یا سردی کی طرف نہین تو
اور کیا ہی منجملہ انکے ایک بخار ہی کہ اکثر اسمین بھی بعد مرنے کے اعضا مین
کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا تو پھر یہہ اگر مزاج کے بگڑنے سے نہین
تو اور کس چیز سے ہی علی ہذا القیاس ذیابیطس مین بھی جگر کی ترکیب
مین اکثر اوقات کوئی خلل واقع نہین ہوتا بہرحال اسمین کچھ شبہ نہین
کہ جیسے فساد ترکیب عضو جو محسوس ہی سبب پیدا کرنے مرض کا اوس
عضو مین ہوتا ہی ایسے ہی کسی عضو کے مزاج کے بگڑنے سے بھی اس مین
مرض پیدا ہو سکتے ہین گو وہ فساد محسوس ہو یا نہو پس ممکن ہی کہ جگر مین
حرارت اوسکی اصلی حرارت کی نسبت بڑھ جاوے اور اسمین جو خون
ہی اوسکو پگھلانا شروع کردے اور وہ مائیت ذوبانیہ پیشاب کے راہ

خارج ہوکر پیشاب کو شیرین کردے ٭

چوتھی فصل ذیابیطس مین پیشاب کے شیرین ہونے کی وجہ مین

یہان تک تو قسم حار کا بیان تھا اب قسم بارد کی کیفیت سنئے کہ جب جگر اور گردون کا مزاج بہ نسبت حالت صحت کے سرد ہو جاتا ہی اور کیلوس کو اچھی طرح خون نہین بنا سکتا تو اوسوقت مین بلغم زیادہ پیدا ہونے لگتا ہی اس واسطے کہ یونانی طب مین یہہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہی کہ سب خلط جگر مین بنتے ہین اور جسوقت کہ کیلوس یعنی کیم جگر مین جاکر اسکی حرارت معتدلہ سے پکتا ہی پس جو جزو کہ عمدہ پک جاتا ہی وہ تو خون ہو جاتا ہی اور جس مین خامی رہجاتی ہی وہ بلغم ہو جاتا ہی بہر حال بلغم طبعی خون خام کا نام ہی اور اسیواسطے وہ عند الضرورت خون کے ساتھ متبدل بھی ہو جاتا ہی اور اسکا طعم بھی شیرین ہی غرض کہ جگر کے مزاج کی سردی کے وقت بلغم جگر مین زیادہ پیدا ہوتا ہی لیکن ہر قسم کے بلغم کی کثرت جگر مین محدث ذیابیطس نہین ہوسکتی ہی اسواسطے کہ بلغم بباعث اپنی سردی کے تشنگی کو دفع کرتا ہی نہ کہ زیادہ تشنگی جیسے ذیابیطس مین ہوتی ہی پیدا کرے بلکہ یہہ بلغم ذیابیطس اوسیوقت پیدا کریگا جبکہ اوسمین کسی وجہ سے لزوجت آجاوے اسواسطے کہ یہہ بلغم بسبب اپنی لزوجت کے جگر اور گردون

پر جھپٹ جاویگا اور وہان سے علحدہ ہوسکیگا پس طبیعت جو مدبر بدن
انسان ہی اوسکے غسل اور جلا کے واسطے پانی طلب کریگی اور وہ بباعث
اپنی سردی کے اسکی لزوجیت کو زیادہ کریگا پس یہی باعث تشنگی اور
شدت پیاس کا ہوگا الغرض جبکہ جگر کا مزاج سرد ہوگا تو کیلوس خام
پیشاب مین خارج ہوگا یعنی کسیقدر بلغم شیرین ہمراہ مائیت کے
جگر سے گردون مین آویگا اور وہان سے مثانہ مین اور پیشاب کے
ساتھ خارج ہوگا اور اس پیشاب کو جسوقت جلایا جاویگا تو
بیشک شکر اوسمین سے نکلے گی ۔ اور واضح ہو کہ
اکثر طبیبون کا یہہ مذہب ہی کہ کبھی تمام جسم پر سردی کے غالب
ہوجانے سے بھی ذیابیطس ہوجایا کرتا ہی اسواسطے کہ اسوقت مین
بدن کی قوت ماسکہ مائیت کے روکنے سے ضعیف ہوجاتی ہی۔ پس
اسکو روک نہین سکتی پس اسیواسطے ہمیشہ پانی کی طرف حاجت باقی
رہتی ہی لیکن میرے نزدیک یہہ مذہب صحیح نہین اسواسطے کہ جب
تمام اعضا سرد ہوجاوینگے تو لامحالہ انکے مزاج مین رطوبت بھی
آجائیگی اسواسطے کہ یہہ قاعدہ مقرر ہوچکا ہی کہ جب کسی عضو پر سردی
غالب ہوتی ہی تو اسکے مزاج کو تر کردیتی ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ غلبہ سردی
کے سبب اسکی قوت ہاضمہ مین نقصان آجائیگا پس لامحالہ اسکے

سبب اسمین رطوبت بڑھ جائیگی پس جب تمام بدن مین سردی اور تری
غالب ہوگی تو کیونکر ممکن ہی کہ تشنگی بڑھ سکے پس اسیواسطے مین اس
مذہب کو صحیح نہین سمجھتا اور اکثر طبیبون کا یہہ بھی قول ہی کہ صرف جگر
اور گردون کی ہی سردی مزاج محدث ذیابیطس ہوسکتی ہی لیکن
میرے خیال کے یہہ امر بھی خلاف ہی اسواسطے کہ جب جگر کا مزاج سرد
اور تر ہو جائیگا تو اوسکو پانی کی طرف حاجت باقی نہین رہیگی پس
اسوقت مین گو اور اعضا جگر سے پانی طلب کرینگے لیکن جگر بسبب
اپنی سردی مزاج کے اسکا احساس نکریگا دیکھو جب معدہ کا مزاج
سرد اور تر ہو جاتا ہی تو گو اُسوقت مین جگر وغیرہ اعضا مین کتنی ہی
حرارت بڑہی ہوئی ہو لیکن تشنگی نہین ہوتی یہانتک کے اگر تپ محرقہ
بھی لاحق ہو جاوے تب بھی تو غلبہ تشنگی کا نہین ہونیکا بقراط نے
فصول مین لکھا ہی کہ اگر دماغ سے بلغم سرد معدہ پر گریگا جس کے
باعث اسکا مزاج سرد اور تر ہو جاویگا تو محرقہ تپون مین بھی تشنگی
معدوم ہو جاویگی پس جب محرقہ تپون کا یہہ حال ہی تو اور باتون کا
کیا شمار ہے ۔

پانچوین فصل ذیابیطس مین غلبہ تشنگی اور کثرت ادرار ہونے کی وجہ مین یونانی طرز لکھنے پر

بیان ماسبق سے صرف اسقدر دریافت ہوگیا کہ کبھی جگر اور گردون کی گرمی مزاج خون سے رطوبت مائی شیرین علحدہ کر کر پیشاب کی مائیت کے ساتھ ملاکر اوسکو براہ مخرج بول خارج کرتی ہی جو عند الطبخ شکر بنجاتی ہی اور کبھی انکی سردی مزاج محدث بلغم لزج ہو کر مخرج بلغم حلو پیشاب کی راہ ہوتی ہی لیکن یہہ بات ثابت نہین ہوئی کہ آیا اسقدر شدید پیاس کیون لگتی ہی اور بار بار پیشاب کیون آتا ہی۔ اور پانی پیتے ہی کیون پیشاب کی راہ نکل جاتا ہی سو اسکی کیفیت یہہ ہے کہ ذیابیطس صرف حرارت جگر اور گردون کے ہی سبب سے نہین پیدا ہوتا اور ایسے ہی صرف بلغم لزج کے اون دونون پر چمٹ جانے سے ہی نہین پیدا ہوسکتا بلکہ جگر کی قوت جاذبہ اور دافعہ بھی شدید ہو جاوین اور گردون کی قوت جاذبہ شدید ہو جاوے اور قوت ماسکہ ضعیف ہو جاوے جب یہہ سب اسباب جگر اور گردون کی حرارت یا برودت کے ساتھ جمع ہو جاوینگے تو ذیابیطس پیدا ہو جاویگا اور جسقدر یہہ اسباب قوی ہونگے اوسیقدر ذیابیطس بھی قوی ہوگا۔ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جب حرارت غریبہ خون کی پگھلانیوالی جگر اور گردون مین متمکن ہو جاتی ہی اور اوس کے سبب سے جگر مین خون سے رقیق مائیت جدا ہوتی رہتی ہے تو

گردے اوسوقت اپنی شدت حرارت کے سبب رطوبت کو جگر سے کھینچتے رہتے ہین اور قوت جاذبہ انکی اوسوقت بہت تیز ہوجاتی ہی جیسا کہ خارجی حرارت مین یہہ امر بخوبی مشاہد ہی دیکھو شعلہ چراغ تیل کو چراغ سے کیسے اپنی طرف جذب کرتا رہتا ہی اور یہہ ہی باعث شدت تشنگی کا ہوتا ہی اسیواسطے وقتاً فوقتاً آدمی پانی پیتا رہتا ہی اور پیاس ہروقت لگتی رہتی ہی اور پانی پینے سے سیرابی حاصل نہین ہوتی اسواسطے کہ گردون کی حرارت جگر سے اور جگر کی حرارت معدہ سے ہروقت پانی کو طلب کرتی رہتی ہی اور جس قدر حرارت ان دونون اعضا مین زیادہ ہوگی اوسیقدر تشنگی کا غلبہ ہوگا اور چونکہ خون کی رطوبت جو بوجہ حرارت جگر ہروقت پگھلتی رہتی ہی تو جگر بباعث اسکے ردی اور غیر مالوف ہونے کے اوسکے دفع کرنے کی طرف ہمیشہ متوجہ رہتا ہی پس قوت دافعہ اسکی اوسکے دفع کرنے کے واسطے نہایت قوی اور شدید ہوجاتی ہی اور چونکہ مدفع طبعی جگر سے ان رطوبات کا گردہ ہی تو قوت دافعہ جگر کی اس رطوبت کو ہمیشہ ہمراہ مائیت مشروبہ کے گردون کی طرف کو دفع کرتی رہیگی اور چونکہ جگر بسبب شدت حرارت کے بار بار پانی معدہ سے طلب کرتا ہی اور اسیواسطے انسان بار بار پانی پیتا ہی تو بسبب شدت جذب

جگر کے یہہ پانی بہت جلد اوسمین پہونچ جاتا ہی لیکن بسبب قوی ہونے اسکی
قوت دافعہ کے اور شدت جذب گردون کے یہہ پانی اسمین ٹھہر نہین
سکتا بلکہ جلد ہمراہ پگھلے ہوئے رطوبت کے گردون کی طرف کھینچ آتا ہی
اور جگر پھر پیاسے کا پیاسا باقی رہجاتا ہی اور چونکہ گردون مین یہہ مائیت
یک لخت بہت جلدی اور تیزی کے ساتھ کھینچ آتی ہی تو وہ بھی
اسکو اپنے سے بہت جلد مثانہ کی طرف دفع کردیتے ہین اسواسطے کہ
اسقدر رمائیت کثیرہ کا اس عجلت کے ساتھ انمین آنا باعث قوی ہوتا ہے
واسطے برانگیختہ کرنے انکی قوت دافعہ کے اور تیز کرنے اوسکے کے پس
یہہ پانی پیا ہوا بہت جلد معدہ سے جگر مین آتا ہی اور جگر سے فوراً گردون
کی طرف اوترآتا ہی اور گردون سے فی الفور مثانہ کی طرف دفع ہوجاتا ہے
پس اسی سبب سے اس مرض مین جس وقت آدمی پانی پیتا ہی اوسکی
تھوڑی دیر کے بعد پیشاب کرنے کو بیٹھ جاتا ہے اگر سو مرتبہ پانی پیتا ہی
تو سو مرتبہ ہی پیشاب کرتا ہی اور اسیواسطے اس مرض کو متقدمین چرخ
سے تشبیہ دیتے ہین اور یہی معنی ذیابیطس کے ہین اور اسیواسطے
اس مرض کو دولاب بھی کہتے ہین اس تفصیل سے غالباً سب لوگون
کی اچھے طور پر سمجھ مین آجاویگا کہ اس مرض مین اس قدر شدت سے
کیون پیاس لگتی ہی اور پانی پیتے ہی آدمی فوراً کیون پیشاب کرتا ہی

لیکن یہہ امر بھی معلوم کرنا ضرور ہی کہ جو کچھ کہ مینے بیان کیا اگرچہ بالکل یونانی
اصول پر مبنی ہی لیکن اکثر اہل یونان کے مذہب کی کسی قدر خلاف بھی ہی
اسواسطے کہ اونکا مذہب یہہ ہی کہ اس مرض مین حرارت صرف گردون
ہی مین بڑھ جاتی ہی جگر اپنے حال پر قائم رہتا ہی وہ کہتے ہین کہ اگر
جگر کی حرارت بھی اسمین شامل ہوتی تو قارورہ سرخ ہوتا نہ بیرنگ
پانی سا مین اس راے کے بالکل خلاف ہون میرے نزدیک بغیر شرکت
جگر کے ذیابطیس شدید کا ہونا ممکن نہین چنانچہ اس امر کو مینے اپنی کتاب
تشخیص کامل مین عمدہ طور پر ثابت کردیا ہی اور قارورہ کا رنگین ہونا۔
دلیل اسپر نہین ہوسکتی کہ جگر مین حرارت نہین اسواسطے کہ رنگ اوسوقت
آتا ہی کہ جب مائیت جگر مین ٹھہرے اور وہان نضج پاوے اور جبکہ اسمین
اسقدر عرصہ تک نہ ٹھہری تو کتنی ہی حرارت اسمین ہو قارورہ مائی ہی
ہوگا البتہ اسقدر تو ممکن ہی کہ حرارت پگھلانیوالی صرف گردون ہی مین
متمکن ہوجاوے اور وہان کے خون کو پگھلانا شروع کردے اور
براہ پیشاب اسکو نکالتی رہے لیکن اس صورت مین اگر ذیابطیس
ہوگا بھی تو نہایت ہی خفیف ہوگا نہ شدت کا جسپر اوسکی تعریف
اچھے طور پر صادق آوے +

چھٹی فصل اپنی رائے کی اختلاف کی بیان مین

اکثر طبیبون کی رائے سے

یہہ جسقدر کہ ہمنے تقریر کی اگرچہ سراسر یونانی اصول اور قواعد پر مبنی ہے لیکن اکثر متقدمین اطبا کی رائے سے کسی قدر خلاف بھی ہے اسواسطے کہ اکثر اطبا یہہ خیال کرتے ہین کہ یہہ مرض کتنا ہی شدید ہو۔ صرف حرارت گردہ اسکو پیدا کرتی ہے وہ کہتے ہین کہ گردے بسبب اپنی شدت حرارت کے بہت تیزی اور جلدی کے ساتھہ پانی کو جگر سے طلب کرینگے اور اسیوجہ سے کثرت بول لاحق ہوگی لیکن میرے خیال مین صرف حرارت گردہ سبب تام اس مرض کیواسطے نہین ہوسکتی اسواسطے کہ گردے اسوقت مین اگرچہ اپنے مزاج کی گرمی کے بڑھ جانے کے سبب جگر سے پانی کو بہت تیزی کے ساتھہ طلب کرینگے لیکن جگر پر کونسی آفت پڑی ہے کہ وہ انکی طلب کی موافق انکی اطاعت کریگا اسواسطے کہ وہ تو صحیح اور سالم فرض کیا گیا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مائیت مشروبہ کا گردون کی طرف آنا جیسے کہ گردون کی قوت جاذبہ کے سبب ہے کہ وہ اس مائیت کو ہمیشہ حاجت کے وقت جگر سے طلب کرتے رہتے ہین۔

ایسے ہی جگر کی قوت دافعہ کے سبب بھی ہے اسواسطے کہ خالق مطلق جل علی شانہ نے جگر مین قوت دافعہ رکھی ہے جو ہر چیز کو اپنے وقت پر اسکے موقع پر دفع کرتی رہتی ہے چنانچہ صفرا کو پتے کی طرف اور سوداکو طحال

کی طرف اور خون کو رگون کی طرف اور رطوبت مشروبہ کو رفع حاجت کے
بعد گردون کی طرف دفع کرتی ہی اگر یہہ قوت پورے طور پر جگر مین نہوتی
تو کیونکر ممکن تھا کہ اسقدر مختلف چیزین پورے طور پر ملی ہوئی ہونے کے
بعد بالکل جدا ہوکر اپنے اپنے موقعون پر پہونچتین اسیواسطے جب جگر کی
قوت دافعہ مین نقصان آجاتا ہی تو یہہ چیزین اپنے اپنے موقعون پر
نہین پہونچسکتین پس جبتک جگر صحیح ہی اور یہہ قوت بھی اپنے حال پر
قائم ہی تو کیونکر ممکن ہی کہ ذیابطیس ہوسکے اسواسطے کہ صرف گردون
مین ہی حرارت بڑھ جاویگی اور جگر صحیح وسالم رہیگا تو گو گردے
اسوقت مین نہایت تیزی کے ساتھ جگر سے پانی طلب کرینگے لیکن چونکہ
جگر کی قوت دافعہ صحیح اور سالم ہی تو وہ اس پانی کو اوس قدر جلدی کر
ساتھ نجانے دیگی کہ جسقدر گردے طلب کرتے ہین اسواسطے کہ جب جگر
کی سب قوتین یعنی ہاضمہ و ماسکہ و دافعہ صحیح ہین تو بیشک اپنا اپنا
فعل کرینگی غایۃ مافی الباب یہہ ہی کہ بنسبت صحت کے پیشاب جلد آنے
لگیگا اور تشنگی بھی کسی قدر بڑھ جاویگی لیکن اس امر سے ذیابطیس پیدا
نہین ہوسکتا ذیابطیس تو جبھی پیدا ہوگا کہ جب جگر کی قوت دافعہ بھی تیزی
کے ساتھ اپنا کام کرنے لگے اور پانی کو جگر سے گردون کی طرف جلد دفع
کرنے لگے اسواسطے کہ پانی اس وقت مین جگر مین نہ ٹھریگا اور گردون کی

طرف چلا جاویگا پس جگر پہلے سے کا پیاسا باقی رہجاویگا اس مقام پر ایک شبہ ہوتا ہی
جسکو ہم بیان کرتے ہین وہ یہہ ہی کہ اگر کوئی کہے کہ جب جگر کے اندر اس مرض مین اس
قدر حرارت ہوتی ہی کہ خون کو پگھلا دیتی ہی تو ضرور ہی کہ اسکے ساتھ جگر کا خون بھی
بہت گرم ہو جاوے اسواسطے کہ ذوبان بغیر زیادہ گرم ہونے کے ممکن
نہین اور جب جگر کا خون اسقدر گرم ہو جاویگا تو ضرور ہی کہ اوسوقت مین
حمی مطبقہ یا سونوخس لازم ہووے حالانکہ اکثر اوقات گرمی سے
ذیابیطس عارض ہوتا ہی اور بخار مطلق نہین ہوتا اور یہہ صاف اس بات پر
دلیل ہی کہ اس مرض مین جگر کی حرارت شریک نہین ہوتی ورنہ ممکن نہ تھا
کہ بغیر دموی تپ کے یہہ مرض ہوسکتا اب اس شبہ کا جواب بھی سن لیجئے
کہ واقعی ذوبان کو حرارت لازم ہی اور بے حرارت کے ذوبان نہین
ہوسکتا لیکن یہہ ضرور نہین کہ جب خون گرم ہو تو خواہی نخواہی بخار ہی پیدا
کردے اسواسطے کہ حرارت دو قسم کی ہوتی ہی ایک سادہ دوسری مادی
مادی حرارت کو تو البتہ ضرور ہی کہ بخار پیدا کر دیگی مگر سادہ حرارت کو یہہ ضرور
نہین کہ جب جگر مین قرار پاوے تو بخار کا بھی ہونا اوسکو لازم ہو چنانچہ
جالینوس نے تصریح کر دی ہی کہ جگر کی سادہ حرارت کو تپ کا ہونا لازم نہین
بلکہ اکثر اوقات اسمین ایک قسم کی اعضا شکنی محسوس ہوتی ہی اور بدن کی رگین
زیادہ گرم محسوس ہوتی ہین اور چونکہ ذیابیطس مین جو حرارت کہ جگر مین متمکن

ہوتی ہے وہ سادہ ہوتی ہے مادی نہین ہوتی اسیواسطے قی صفراوی اور
اسہال صفراوی وغیرہ علامتین اسمین کچھ نہین ہوتین تو بخار بھی اسمین
نہین ہوتا البتہ کسی قدر گرم رہنا جسم کا خصوصًا رگون کا بنسبت صحت
کے اس مرض مین ضرور ہے علاوہ برآن ایک بڑی وجہ یہہ بھی ہے کہ سونوخس
یعنی دموی تپ جب عارض ہوتی ہے کہ جب خون مین اس قدر گرمی آجاوے
کہ اسکے سبب سے اسکو غلیان اور جوش ہوجاوے اور جبتک اسمین جوش
نہ آویگا اوسوقت تک اس تپ کا ہونا ممکن نہین اور معلوم ہے کہ خون مین جوش
اوسوقت آسکتا ہے کہ جب حرارت بالفعل اسمین بڑھ جاوے اور بغیر اسکے
نہین آسکتا بخلاف ذوبان کے کہ یہہ بغیر جوش مین آئے خون کے بھی ہوسکتا ہے
بلکہ خون کے مزاج کا بنسبت اسکے اصلی حالت کے زیادہ گرم ہوجانا بھی
اسکو پیدا کرسکتا ہے گو بالفعل حرارت اسمین بہت کم بڑھے یا مطلق نہ بڑھے
چنانچہ خارج مین مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی چیز رطوبتدار جسمین غلظت
بھی ہو زیادہ گرمی پاتی ہے تو رقیق رطوبت اس سے علحدہ ہونے لگتی
ہے خواہ اسکا جسم گرم محسوس ہو یا نہو بہرحال ذوبان کی حرارت کو یہہ
ضرور نہین کہ وہ بخار ہی پیدا کرے اور ایک وجہ ذیابیطس مین بخار
کے نہونے کی اور بھی ہے وہ یہہ ہے کہ خون مین جوش اوسوقت آویگا کہ
جب حرارت غریبہ اسمین اثر کرے اور اوسکو البتہ بخار لازم ہے اور

ذیابیطس مین یہہ حال نہین اسواسطے کہ یہان تو حرارت جگر مین بیٹھ گئی
ہی جسکی مجاورت سے خون مین کسی قدر گرمی آگئی ہی اور دزوبان جو
ہوتا ہی وہ صرف بوجہ حرارت جگر کے ہوتا ہی نہ نفس خون کی حرارت سے
سبب اور یہی باعث ہی کہ اسکے ساتھ بخار نہین ہوتا لیکن یہہ واجب نہین کہ
کبھی اس مرض مین بخار نہو بلکہ کبھی آ بھی جاتا ہی جبکہ حرارت اسقدر بڑہ جاتی
ہے کہ خون کو جوش مین لے آتی ہے +

ساتوین فصل شکر کے نکلنے کی تحقیق مین ڈاکٹری طریقہ پر اور اس بات مین کہ اوسمین ہماری رائے کیا ہے

یہان تک جو مینے بیان کیا وہ سراسر یونانی اصول اور طریقون پر مبنی
ہی اور اوسکے دیکھنے سے بخوبی ظاہر ہوجاویگا کہ اس طریقہ پر ذیابیطس کا
سمجھنا کیسا آسان ہی اور اوسکے پیدا ہونے کی کیسی عمدہ اور قوی
دلائل ہین اب ہم ڈاکٹری اصول پر اس مرض کی حقیقت بیان کرتے ہین
اور بعد اوسکے اپنی رائے بھی ظاہر کرتے ہین شکر کے پیدا ہونے مین
ڈاکٹرون کی رائے مختلف ہی بعض کہتے ہین کہ شکر معدہ مین پیدا ہوتی ہی
اور بعض کہتے ہین کہ جگر مین پیدا ہوتی ہی اور یہہ لوگ جو جگر مین پیدا ہونا
بیان کرتے ہین آپس مین مختلف ہین بعض تو کہتے ہین کہ جگر مین شکر صرف

بحالت مرض پیدا ہوتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ ہمیشہ بحالت صحت بھی پیدا
ہوتی ہی لیکن اب علی العموم علیہ فرانس کے ڈاکٹر برنارڈ صاحب کی رای
کو ہی جیا بحث انکے تجربون سے یہہ ثابت ہی کہ اگر کسی حیوان کو نارکر امتحان کرین
تو اوسکے ہی پارٹک وین مین یعنی اجوف صاعد مین اکثر شکر پائی جاویگی
اور پورٹل وین یعنی باب الکبد مین نہین اور جگر سے ایک شی جسکو گلائی کوجین
کہتے ہین علحدہ کیجا سکتی ہی جب اس چیز مین تھوک اور پنکریاٹک رطوبت
اور خون اور جگر کی ساخت وغیرہ کا اثر ہوتا ہی تو اوسمین انگوری شکر
کی خاصیتین پیدا ہو جاتی ہین ان تجربات سے صاحب موصوف یہہ
نتیجہ نکالتے ہین کہ صحت کی حالت مین بھی جگر کے اندر شکر پائی جاتی
ہی اور شکر جگر سے اجوف صاعد یعنی ہی پارٹک وین مین آجاتی ہی اور
جب اسکا گذر پھیپھڑون مین ہوتا ہی تب کاربانک ایسڈ ہوا اور پانی
مین تبدیل ہوکر برآمد گی دم کی ہوا کے ساتھ نکل آتی ہی پس اس
قاعدہ کی بموجب یہہ صاف ظاہر ہی کہ حالت صحت کے اندر جو شکر جگر مین
پیدا ہوتی ہی شش اوسکو زائل کر ڈالتا ہی اور یہہ کہ پیشاب مین شکر
اوسوقت پائی جاتی ہی کہ جب جگر کی شکر پیدا کرنے کا فعل بڑھ جاتا ہی
بنسبت شش کی زائل کر دینے کے فعل کے کیونکہ بعض حالت غیر طبعی مین
ایسا ہو سکتا ہی کہ جگر مین اس قدر زیادہ شکر پیدا ہو جاوے کہ خون کی

ایک ہی دورہ کے ساتھ ساری شکر پھیپھڑے مین زائل نہو سکے تب وہ
زائد مقدار شکر کی خون کے ساتھ ملجاویگی اور گردے اوسکو جسم سے
علحدہ کردینگے علاوہ براین گو شکر حالت صحت جگر مین اپنی مقدار معینہ پر
ہی پیدا ہو لیکن جب پھیپھڑون مین مرض ہوگا تو وہ اوسکو زائل نکر سکینگے
اور پیشاب کی راہ باہر آجاویگی اور بعض ڈاکٹرون کا قول ہی کہ گلای کوجین
جگر مین زلالی مادہ سے یعنی اوس مادے جس سے البیومن پیدا ہوتا ہی تیار ہوتا ہی -
اور انکا قیاس یہہ ہی کہ مادہ مذکور کو بحالت صحت چربی مین بدل جانا چاہئے
بہر حال یہہ ائین ڈاکٹر صاحبون کی شکر کے بارہ مین ہین اور بعض ڈاکٹرون
کا یہہ بھی قول ہی کہ شکر جو جگر مین بنتی ہی اس مادہ سے بنتی ہی جو ماکول
غذاؤن مین ہوتا ہی بدلی مادہ سے نہین بنتی وہ دلیل لاتے ہین کہ
جن غذاؤن مین شکر زیادہ ہوتی ہی اونہین سے زیادہ شکر بنتی ہی اور
ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ بالفعل عام راے یہی ہی کہ جو ڈاکٹر برنارڈ صاحب
کی راے ہی اور سب لوگ اسی راے کو پسند کرتے ہین یہہ بیان ڈاکٹر
صاحبون کا ہی شکر کے بارہ مین - لیکن مین کہتا ہون کہ یہہ بیان بالکل
غیر کافی ہی اور کسی طرح اس سے تسکین خاطر نہین ہوسکتی اول تو اسپر
کیا دلیل ہی کہ گلای کوجین سے شکر بنتی ہی اور اگر فرض بھی کیا جائے
کہ اس سے شکر بنتی ہی تب بھی یہہ مسئلہ صاف نہین ہوتا اسواسطے کہ

جبتک یہ امر نہ معلوم ہو کہ وہ کونسا فساد جگر مین آتا ہی جسکے سبب سے شکر
جگر مین زیادہ پیدا ہونے لگتی ہی اور مرض ذیابیطس ہو جاتا ہی تبتک
مطلق کام نہین چل سکتا اصل یہہ ہی کہ جبتک یہی نہ معلوم ہو کہ اس
بیماری کا اصلی سبب کیا ہی تبتک علاج کس چیز کا کیا جاویگا صرف
اس بات کے دریافت سے کہ جگر مین اس مرض سے شکر پیدا ہوتی ہی وہ
بھی مشکوک طور پر کیا ہو سکتا ہی حالانکہ ابھی تک یہہ امر مطلق دریافت
نہین ہوا کہ اس مرض مین کونسا فساد جگر کو لاحق ہوتا ہی جسکے سبب سے
یہہ مرض پیدا ہوتا ہی اور یہہ کہنا کہ خاص سبب اسکا نیموگاسٹرک
عصب کا خراش ہی کافی نہین ہو سکتا اسواسطے کہ شکر تو جگر مین پیدا
ہوتی ہی اوس فساد کو معلوم کرنا چاہیے جو جگر مین اسوقت آجاتا ہی۔
اور باعث زیادتی تولد شکر کا ہوتا ہی اب اس فساد کا سبب خواہ نیموگاسٹرک
کا خراش ہو یا اور کچھ ہو اسواسطے کہ یہہ کیونکر ممکن ہی کہ جگر اپنی حالت صحت
پر قائم رہے اور فعل اسکا بڑھ جاوے اور یہہ امر جب ممکن نہین تو
سب سے مقدم اسی امر کا دریافت کرنا ہی۔ مین ڈاکٹر کلوڈ برنارڈ صاحب
کے انصاف کا قائل ہون جو تحریر فرماتے ہین کہ کسی مولف کو آجتک
کیفیت پیدا ہونے شکر کی دریافت نہین ہوئی اور نہ اسکا علاج دریافت
ہوا صاحب وسائل بھی نہایت افسوس کے ساتھ اقرار کرتا ہی کہ یہہ

مسئلہ ابھی تک دریافت نہین اور اگر بالفرض ہم اپنی اس تقریر کو کاٹ
بھی ڈالین اور قلم حک اسپر پھیر بھی دین تب بھی تو وہ دلیل جس کو
ڈاکٹر برنارڈ صاحب تحریر فرماتے ہین اور تمام ڈاکٹرون مین سفتی بہ ہی
سمجھ مین نہین آتے اول تو اسواسطے کہ جگر مین شکر کا پیدا ہونا حالت صحت
مین معلوم نہین کرکس واسطے ہی اگر یہہ کہا جاوے کہ شکر اعضا کو قوی
کرتی ہی اور ہضم غذا پر معین ہی جیسا کہ بعض کتابون مین تحریر ہی تو پھر
جگر سے ششش مین پہونچکر فنا کیون ہوجاتی ہی تمام بدن کے خون مین
کیون نہین دورہ کرتی اور جگر سے براہ اجوف صاعد بطن ایمن قلب
مین پہونچکر وہان سے پھیپھڑے مین جاکر کیون فنا ہوجاتی ہہ
دوسرے اگر جگر مین بحالت مرض ذیابیطس شکر پیدا ہوکر خون مین
ملتی تو چاہیئے تھا کہ اس مرض والے کا خون بنسبت دوسرون کے
خون کے نہایت درجہ شیرین ہوتا حالانکہ کوئی بھی اسکا قائل نہین اور
یہہ بات تو ہرگز سمجھ مین نہین آتی کہ خون مین بہت شکر ملے اور اوسکا مزہ
نہ بدلے تیسرے یہہ بات بھی ہمارے خیال مین نہین آتی کہ جب شکر
زیادہ ہوتی ہی تو گردے اوسکو کیون نکالتے ہین اگر کہا جاوے کہ گردے
اوس سے ایذا پاتے ہین اسواسطے اوسکو نکالتے ہین جیسا کہ جامع شفائیہ
والا کہتا ہی تو ہم کہتے ہین کہ ششش اوس سے ایذا کیون نہین پاتا اسواسطے

کہ شکر کا اخراج تو فعل تشنگی کا ہر نہ گردون کا فعل پس چاہیے تھا کہ وقت
زیادہ ہونے اوسکے کے تشنگی اوس سے ایذا پاتا اور اس مرض والے کو تشنگی
کا خلل ضرور ہوتا یا تشنگی ہی اوسکو موذی سمجھ کر نکالتا اور اگر یہی غرض کرین
کہ گردے یہی اسکو نکالتے ہین اور بدن انسان کی دھوبی یا خاکروب یہی
ہین تب بھی یہہ دلیل تمام نہین ہوتی اسواسطے کہ ذیابطیس کو لازم ہے
عطش شدید کا ہونا اور پیشاب کا کثرت سے آنا اور جتنی مرتبہ پیاس لگے
اوتنی ہی مرتبہ پیشاب کا آنا اور پانی پینے کا زمانہ اور پیشاب کرنے کا زمانہ
قریب قریب ہونا پس اگر سبب ان تمام عوارض کا اسی شکر کا دفع ہونا گردون
کی طرف ہے تو چاہیے کہ سادہ ذیابطیس مین یہہ عوارض نپائے جاوین اس
واسطے کہ اوسمین شکر نہین نکلتی حالانکہ باتفاق اوسمین بھی یہی عوارض پائے
جاتے ہین علاوہ برآن بعض اوقات صرف شکر ہی نکلتی ہے اور تشنگی اور
ادرار نہین ہوتا جیسا کہ تفصیل اوسکی عنقریب آتی ہے انشاء اللہ تعالی

آٹھوین فصل غلبہ تشنگی اور کثرت بول کی وجہ مین ڈاکٹری طریقہ پر

یہانتک تو بیان شکر کے پیدا ہونے اور اوسکے نکلنے کا تھا پیشاب مین
ڈاکٹری طور پر اب کثرت تشنگی اور پیشاب کا سبب اسی طریقہ پر بیان
کرتا ہون اور اپنی راے ناقص سے اسمین بھی دخل معقول دیتا ہون

اور کہتا ہون کہ اس امر مین کہ اس مرض مین تشنگی کیون زیادہ ہوتی ہی اور پیشاب
کثرت سے بار بار کیون آتا ہی اور پانی پیتے ہی حاجت پیشاب کی کیون ہوتی ہی
ڈاکٹر صاحبون کے قول مختلف ہین بعض تو فرماتے ہین کہ ان باتون کے سبب
ہمکو معلوم نہین جیسے ڈاکٹر کلو دبر نارڈ صاحب وغیرہ اور غالباً تعداد انہین
لوگون کی زیادہ ہوگی اور بعض ڈاکٹر جیسے صاحب سائل الابتہاج وغیرہ کہتے
ہین کہ شدت پیاس کا سبب اس مرض مین کثرت سے آنا پیشاب کا ہی اس
واسطے کہ زیادہ رطوبت کا نکلنا بدن سے اسی امر کا مقتضی ہی کہ اسکے عوض مین
بہت سا پانی پیا جاوے تاکہ بدل ما یتحلل ہو جاوے اور یہانتک وہ اس قول پر
جما ہوا ہی کہ کہتا ہی کہ اسکے سوا دوسرے قول پر ہرگز اعتبار نکرنا چاہیئے مگر میرے
نزدیک یہہ راے درست نہین معلوم ہوتی اسواسطے کہ اکثر اوقات پیشاب کی
کثرت لاحق ہو جاتی ہی جیسا مرض کثرت بول یا سلس البول مین اور تشنگی اسکے
ساتھ مطلق نہین ہوتی پس اگر کثرت بول علت تامہ شدت تشنگی کا ہوتی تو ممکن
نتھا کہ کبھی کثرت بول بغیر شدت تشنگی کے پائی جاتی علاوہ برآن اگر اسکو
بفرض محال ہم تسلیم بھی کرلین تب بھی تو مقصود حاصل نہین ہوتا اسواسطے
کہ مقصود بیان کرنا سبب غلبۂ تشنگی اور نکلنے پیئے ہوئے پانی کا ہی
سرعت کے ساتھ اور اس توجیہ سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی اور طرفہ
یہہ ہی کہ اگر بفرض محال اسکو بھی ہم تسلیم کرلین تب بھی تو مقصود حاصل

نہین ہوتا اسواسطے کہ پھر پوچھینگے کہ سبب کثرت ادرار کا اس مرض مین
کیا ہی سو اسکا جواب جو وہ دینگے وہ ہمکو معلوم ہی اسواسطے کہ وہ اسی کتاب
مین تحریر فرماتے ہین کہ کثرت ادرار کا سبب ہمکو معلوم نہین پس لامحالہ
یہہ دلیل انکی بالکل ناتمام اور غیر قابل وثوق ہی اور بعض ڈاکٹر جیسے
صاحب جامع شفائیہ خیال کرتے ہین کہ سبب کثرت تشنگی اور پیشاب
کا اس مرض مین زیادہ ہونا مقدار شکر کا ہی جگر مین اور کہتے ہین کہ
زیادتی مقدار شکر کی اسواسطے کثرت بول اور غلبہ تشنگی کا سبب ہوتی ہی
کہ اگر پیشاب اپنی مقدار طبعی پر اس مرض مین رہتا تو شکر کے ملنے سے
بہت گاڑہا ہو جاتا اور پیشاب کی باریک نلکیون سے نہ نکل سکتا اس
واسطے طبیعت بہت سے پانی کو رگون اور خون سے طلب کرتی ہی
اور وہ خارج سے طلب کرتے ہین پس غلبہ تشنگی اور کثرت بول لاحق
ہوتی ہین لیکن میرے خیال مین یہہ قول تو بالکل ہی وقعت نہین رکھتا
اول تو طبیعت مدبرہ بدن انسانی کا جو متقدمین اطبا کی راے ہی
بطور ڈاکٹری اثبات ہی نہایت مشکل ہی اور اگر فرض بھی بطریق فرض
محال کر لیا جاوے تب بھی طبیعت کا یہہ کام نہین کہ مادۂ فاسد کو تمام
بدن مین پھیلاوے اور سارے بدن کو ایذا پہونچاوے بلکہ اوسکا کام
تو یہہ ہی کہ اعضاے شریف سے مادہ کو اعضاے خسیس کی طرف دفع

کرتی ہی جیسے بحرانات وغیرہ مین یہہ امر بخوبی مشاہد ہی پس جو شکر کہ جگر
سے شش مین پہونچکر فنا ہو جاتی ہی چاہیئے تھا کہ وقت زیادہ ہونے اسکی
مقدار کے کسی عضو خسیس کی طرف دفع ہوتی نہ کہ طبیعت اوسکو تمام بدن
مین پھیلا دے دوسرے اگر ہم اس امر کو تسلیم بھی کرلین کہ یہہ طبیعت
کا ہی فعل ہی اور اس امر کو بھی تسلیم کرلین کہ بدن کے خاکروب گردے ہی ہین یعنی
خون کو صاف کرنا ہر چیز سے گردون کا ہی کام ہی نہ دوسرے اعضاء کا
جیسا کہ انکا مذہب ہی تب بھی تو یہہ دلیل مثبت مدعا نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ اگر مقدار کثیر شکر کا دفع ہونا گردون کی طرف باعث شدت تشنگی اور
کثرت بول اس سبب سے ہوتا ہی کہ پیشاب غلیظ ہو جاوے اور باریک
نالیون مین نہ نکلے تو چاہیئے تھا کہ ایسی ہی تشنگی اور کثرت بول وسوقت
بھی عارض ہوتی کہ جب یوریا اور نمک وغیرہ خون مین زیادہ پیدا ہوتی
اور پیشاب کی راہ کثرت سے دفع ہوتی پس واجب تھا کہ گردے اور
مثانہ کے ریگ والون کو بھی ایسی ہی تشنگی اور کثرت بول لاحق ہوتی ورنہ
ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور وہ محال ہی تیسرے یہہ کہ اگر ہم بفرض محال
یہہ بھی تسلیم کرلین کہ یہہ اثر شکر کا ہی ہی اور چیزون کا نہین ہی تب بھی تو مدعا
ثابت نہین ہوتا اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا تو جب شکر پیشاب مین زیادہ آتی
تب ہی غلبۂ تشنگی اور کثرت بول لاحق ہوتی اور اوس سے انکا جدا ہونا محال

ہوتا حالانکہ بڑے بڑے ڈاکٹرون نے تصریح کردی ہی اور اپنا مشاہدہ
بیان فرمادیا ہی کہ اگر دماغ مین نیموگاسٹرک عصب کے نیچے خراش کیا جاوے
تو جگر مین شکر زیادہ پیدا ہوگی اور پیشاب کی کثرت لاحق ہوگی پھر اگر
شکر مین یہہ خاصیت ہی تو یہان وہ کہان چلی گئی جو سمجھے یہہ کہ اگر ہم تمام
امور کو تسلیم بھی کرلین جب بھی تو یہہ دلیل کسی طرح تمام نہین ہوسکتی -
اسواسطے کہ اگر ذیابیطس مین غلبہ تشنگی اور کثرت بول کا باعث شکر کا
نکلنا ہی ہوتا ہی تو ذیابیطس سادہ مین جسمین شکر نہین ہوتی کیون تشنگی غالب
ہوتی ہی اور کیون پیشاب زیادہ آتا ہی حالانکہ باتفاق یہہ امر ثابت ہوچکا ہی
کہ جیسے تشنگی اور پیشاب کی کثرت ذیابیطس شکری مین ہوتی ہی ویسی ہی
ذیابیطس سادہ مین بھی ہوتی ہی چنانچہ وسائل مین لکھا ہی کہ مینے ایک ذیابیطس
والی لڑکی کو دیکھا جسکو سادہ ذیابیطس یعنی بے شکر کا عارض تھا اور
ہر روز اوسکو بوزن ثلث حصہ اوسکے جسم کے پیشاب آتا تھا اور ایسے ہی
اور کتابون مین بھی اوسکی تصریح کی گئی ہی اگر وہان آپنے یہہ توجیہ تمام
نکال بھی لی تو یہان کیا فرماوینگے - اور بعض صاحب فرماتے ہین کہ اس
مرض مین جسم کی قوت جاذبہ کا قصور ہوتا ہی لیکن مین نہین خیال کرسکتا کہ
اس مرض مین قوت جاذبہ کا قصور کیونکر ہوسکتا ہی اسواسطے کہ ڈاکٹری
قاعدہ کی موافق جذب ہونا اسکو کہتے ہین کہ مادہ غذا جسم کی پرورش کیوالی

دوران خون مین پہونچنی رہے اور اس کیفیت کو دو حصون پر منقسم کرتے
ہین اول ہیولٹر ٹیوابسارپ شن یعنی رطوبات دوران مین تازہ غذا کا پہونچنا
دوم انٹراسٹی شئیل ابسارپ شن اور یہہ اوس کیفیت جاذبہ کا نام ہے جسمین
بعض موجودہ ساختہا ہے جسم حل ہوکر خون مین جذب ہوجاتے ہین اور
بعض حکما خیال کرتے ہین کہ انٹراسٹی شئیل قسم کا فعل جاذبہ صرف جسم کے
بیکار اجزا کے خارج ہونیمین کارآمد ہے۔ اور بعض قیاس کرتے ہین کہ بعض
اجزا ایک حصہ جسم سے جذب ہوکر بعض اوقات کسی دوسرے بڑھنے والے
جزو بدن کو پرورش کرتے ہین بہرحال اگر قوت جاذبہ جسم کی ضعیف ہوجاتی
تو ضرور تھا کہ رطوبات مائی اور رطوبات غذائی کو معدہ اور امعا سے
جذب نکرتی یا کم جذب کرتی پس کل یا اکثر حصہ غذا اور پانی کا معدہ
اور امعا ہی مین رہتا اور بدن مین نہ پہونچتا پس ضرور تھا کہ اس مرض
کو دستون کا آنا لازم ہوتا اسواسطے کہ جب معدہ اور امعا مین یہہ غذا
باقی رہیگی اور جسم مین نہ پہونچیگی تو خواہی نخواہی دستون کی راہ نکلیگی
یا معدہ اور امعا مین جمع ہوکر مہلک امراض جیسے قولنج وغیرہ پیدا
کریگی علاوہ برآن جسم کے ضعف جاذبہ کو لازم ہے کہ اسمین قلت بول
یا حبس بول عارض ہووے نہ کثرت بول جیسے ذیابیطس مین اسواسطے
کہ جب تمام اعضاے بدن کی قوت جاذبہ ضعیف ہوجاویگی تو ممکن نہین کہ

پانی پیا یا ہوا بدن کی رگون مین دوران خون کے ساتھ ایسے ہو پہنچ سکے جیسے صحت مین پہونچتا تھا پس لامحالہ اسوقت مین گردون کی رگون سے بہت کم رسیگا اور قلت بول عارض ہوگی یا مطلق حبس ہوگا جیسے ہیضہ مین مشاہدہ ہی اور اگر یہ کہا جاوے کہ ذیابطیس مین بدن کی رگون کی قوت جاذبہ مین نقصان نہین آتا بلکہ اور اعضا کی قوت جاذبہ مین نقصان آجاتا ہی تو یہ امر ممکن نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ رگین بھی تو جسم کے اعضا ہی مین سے ہین کیونکر ہو سکتا ہی کہ تمام جسم کی قوت جاذبہ تو ضعیف ہوجاوے اور رگون کی قوت جاذبہ بدستور قایم رہی اسواسطے کہ دوران خون تو رگون ہی مین ہوتا ہی۔ جب انکی قوت جاذبہ بدستور قائم ہی تو دوران خون مین تازہ رطوبات جذب ہونے کا کون مانع ہی اور اگر ایسا ہوتا تو ضرور تھا کہ ذیابطیس والے کے جسم کی رگین خون سے پر ہون مین اسواسطے کہ رگین تو تازہ رطوبات اور کیلوس کو معدہ اور امعا سے بدستور جذب کرتی ہین لیکن اعضا رگون سے خون کو جذب نہین کرتے یا کم کرتے ہین پس لامحالہ خون کا اجتماع رگون مین بہ نسبت صحت کے اسوقت زیادہ ہوگا حالانکہ کسی ذیابطیس والے کی رگین خون سے ممتلی نہین نظر آتین ــ ٭

نوین فصل ذیابطیس کی دماغی ہونے کے ثبوت مین ڈاکٹری اور یونانی طریقہ پر ٭

بعض ڈاکٹرون کا یہہ بھی قول ہی کہ ذیابیطس دماغی مرض ہی جگر کا نہین۔ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ اگر دماغ کے چوتھے صحن کے بیچ مین سوئی چبھاوین تو وہان سے امڈی لوٹری نرد یعنی عصب سماعی اور نیوگسٹرک یعنی عصب متحر جو آٹھوین جوڑیکا ایک حصہ ہی شروع ہوتے ہین تو اونکی ایذا کے باعث پیشاب زیادہ آتا ہی اور جگر مین شکر پیدا ہو جاتی ہی اور اگر اوس جگھ سے اوپر سوئی چبھاوین تو پیشاب زیادہ ہوتا ہی اور اس مین البیومن یعنی بیضاوی رطوبت ہوا کرتی ہی لیکن شکر نہین ہوتی اور اگر اوس جگھ سے ذرا نیچے سوئی چبھاوین تو جگر مین شکر زیادہ پیدا ہوتی ہی لیکن پیشاب زیادہ نہین آتا پس معلوم ہوا کہ شکر کا جگر مین زیادہ پیدا ہونا دماغ کی ایذا کے سبب ہی ہمکو ان ڈاکٹر صاحبون کی اس بات کا تو نہایت درجہ شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ ہمکو اونہون نے ایک جدید اور مفید تجربہ بتلایا جسکو ہم اس سے پہلے نجانتے تھے مگر البتہ ہم اس بات کو نہین تسلیم کرسکتے کہ اسکے باعث ذیابیطس مرض دماغی ہو گیا اسواسطے کہ شکر کا بنانا جگر کا فعل ہی جبتک اسمین کچھ خرابی نہ آویگی اسکے فعل مین تغیر نہین آسکتا اب اس خرابی جگر کا سبب خواہ دماغی تکلیف ہو یا اور کچھ ہو مقصود یہہ ہی کہ دماغی اذیت ذیابیطس کا بلا واسطہ سبب نہین ہو سکتی اور بواسطہ ہونے سے مرض اوسکی طرف منسوب نہین ہوتا

دیکھو صرع وغیرہ اکثر امراض دماغی معدہ کی اذیت کے سبب عارض ہوتے ہین۔
لیکن امراض معدی نہین کہلاتے علاوہ برآن ذیابیطس کا پیدا ہونا کچھ دماغی
اذیت پرہی موقوف نہین بلکہ اور اسباب سے بھی پیدا ہوسکتا ہی چنانچہ کبھی
خاص جگر کی بیماری سے بھی ہوجایا کرتا ہی اور بعض دوائین بھی مثلاً سنکھیا
اور کنین یا اور کوئی شی جو امعا کی رگون کو خراش کرے اس مرض کو پیدا
کرسکتی ہین چنانچہ ڈاکٹر جان ولسن جانسٹن صاحب ایم ڈی سول سرجن
لدھیانہ نے اسکو تحریر فرمایا ہی اس موقع پر ہمکو متقدمین کی تحقیقات پر بھی
آفرین بلکہ صد ہزار آفرین کرنا چاہیئے اسواسطے کہ اگرچہ انھون نے صاف اور
صریح طور پر نہین کہا کہ ذیابیطس کبھی دماغ کی مشارکت سے بھی پیدا
ہوجاتا ہی مگر اسمین شک نہین کہ وہ ایسے طریقے ہمکو بتلا گئے ہین جنسے ہم
یہہ بات عمدہ طور پر نکال سکتے ہین شیخ نے لکھا ہی کہ بعض شعبے چھٹے جوڑ
کے دماغی اعصاب سے اور نیز تیسرے جوڑ کے احشا کی طرف اوترتے
ہین اور معدہ اور جگر اور گردون پر جاتے ہین اور انکے افعال کی تقویت
کرتے ہین پس اس سے یہہ صاف ظاہر ہی کہ جب ان اعصاب مین کچھہ
نقصان آویگا تو ان اعضا کے فعل مین جنمین یہہ اعصاب ونترتے ہین اور
انکے افعال کو تقویت بخشتے ہین ضرور کچھ نہ کچھ خرابی آویگی چونکہ جگر کا
فعل متقدمین کے نزدیک خون کا بنانا ہی پس جب اوس عصب کو اذیت

پہونچیگی جو اوسکی طرف اوترتا ہی تو بیشک اوسکو اس فعل مین نقصان آویگا
اور بلغم جلو اسمین زیادہ پیدا ہوگا جیسا سابق مین بیان کیا گیا ہی پس
ذیابیطس پیدا ہوجاویگا اور ڈاکٹری تشریح بھی اسی کے مطابق ہی۔
ڈاکٹر جان ولسن جانسٹن صاحب تحریر فرماتے ہین کہ عصب نیوموگسٹرک
جو آٹھوان جوڑ ہی شاخ در شاخ ہو کر معدہ پھیپھڑہ جگر وغیرہ مین پھیلتا ہی
صرف فرق اتنا ہی کہ شیخ چھٹا جوڑ بتلاتا ہی اور ڈاکٹر صاحب آٹھوان جوڑ
سو یہہ فرق چندان معتد بہ نہین بہرحال ذیابیطس کا دماغ کی شراکت
سے ہونا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین یونانیون کے خلاف نہین
بلکہ موافق اونکے اصول اور تشریح کی ہی جیسا کہ شیخ کے قول سے ثابت
ہو گیا ہی۔

دوسرا باب ذیابیطس کی علامتون کے بیان مین

اور اسمین چند فصلین ہین۔ +

پہلی فصل ذیابیطس کے اقسام مین اور اوسکی علامات مشترکہ کے بیان مین جو سب قسمون مین پائی جاتی ہین خواہ کسی مین کم خواہ زیادہ

واضح ہو کہ یونانی طب مین ذیابیطس چند قسم کا ہوتا ہی اور ہر ایک قسم کی

علامتین اور علاج جدا جدا ہین تا وقتیکہ ہر ایک کو کامل طور پر تشخیص کرکر اوسکا
خاص علاج نکیا جاوے اوسوقت تک کسی طرح صحت کی امید نہین
ہوسکتی اسواسطے کہ اصل مین علاج مرض کے سبب دفع کرنے کا نام ہے
جبتک کسی بیماری کا خاص سبب معلوم کرکر اسکو دفع نکیا جاویگا تو کیونکر
صحت کلی کی امید ہوسکتی ہی ہرچند کہ اول باب مین دریافت ہوچکا ہی کہ
ذیابیطس درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہی لیکن یہہ قسمت اولی قسمت ہی
ہر ایک قسم اسمین سے چند چند قسم پر منقسم ہی چنانچہ مین اُنکی تفصیل
سناتا ہون ایک وہ ہی کہ جو جگر اور گردون کی حرارت سے ہو دوسری
وہ ہی جو تمام بدن کی رگون کی حرارت سے ہو تیسرے وہ ہی جو معدہ اور
جگر اور گردون کی حرارت سے ہو چوتھے وہ ہی جو جگر اور گردون کی
برودت یعنی سردی سے ہو پانچوین وہ ہی کہ معدہ اور جگر اور گردون کی
سردی کے باعث سے ہو چھٹے وہ ہی کہ دماغ کی مشارکت سے ہو چنانچہ
آیندہ فصلون مین ہر ایک قسم کی خاص خاص علامتین دریافت
ہوجاوینگی لیکن وہ علامتین جو تمام اقسام اور انواع مین مشترک ہین
اور کل اقسام کے ذیابیطس مین پائی جاتی ہین وہ یہہ ہین کہ اس مرض
والے کو پیشاب بنسبت صحت کی مقدار اور شمار مین زیادہ آتا ہی یعنی
جتنی مرتبہ کہ صحت مین پیشاب کرنے کا عادی تھا اس مرض مین اوسکو

چند مرتبہ زیادہ آنے لگتا ہی اور نیز پیاس کا زیادہ ہوجانا بھی اس مرض
کی علامات مشترکہ مین ہوی کسی قسم کا ذیابیطس ہو زیادتی پیاس سے
خالی نہین ہوتا اور ایک بڑی علامت اسکی یہہ بھی ہی کہ اس مرض والے
کو پانی سے سیرابی حاصل نہین ہوتی اور کتنا ہی پانی پیئے پیاس نہین
بجھتی لیکن یہہ علامت ہر وقت نہین پائی جاتی بہہ کیفیت جبھی ہوتی ہی
کہ جب مرض کی شدت ہو ورنہ نہین ہوتی البتہ اس قدر تو ضرور ہی کہ جیسے
صحت مین پانی سے سیرابی حاصل ہوتی ہی اس مرض مین گو خفیف اور
ابتدائی حالت مین بھی ہو ایسی سیرابی نہین حاصل ہوتی اور نیز اس مرض
والے کا زمانہ پانی پینے اور پیشاب کرنے کا بنسبت صحت کے قریب ہوجاتا ہے
مگر یہہ قرب باعتبار مختلف ہونے شدت اور خفت مرض کے مختلف ہوتا ہی
شدت مرض مین تو یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ پانی پینے اور پیشاب کرنیمین
دس بارہ منٹ سے زیادہ وقفہ نہین ہوتا بلکہ کچھ عجب نہین کہ اس سے بھی
کم ہوتا ہوا اور جس قدر مرض خفیف ہو گا اوسیقدر وقفہ ہو گا مگر صحت
کی حالت سے بہر حال مہلت کم ہوگی اور نیز یہہ علامت بھی مشترک ہی کہ اس
مرض والے کے پیشاب کا ذائقہ شیرین ہوتا ہی اور اوسکی بو بھی شیرین ہوتی
ہی اور جس مقام پر اس مرض والا پیشاب کرتا ہی وہان مکھیون اور چیونٹیون
اور مکوڑون کا ہجوم رہتا ہی جیسا کہ مٹھائی پر رہتا ہی اور اس علامت

سے بھی اکثر اس مرض والا پہچانا جاتا ہی اگرچہ ڈاکٹر صاحبون نے اس مرض کو
دو قسم پر منقسم کیا ہی ایک وہ کہ جسمین پیشاب کی راہ شکر نکلے دوسرے وہ
کہ صرف پیشاب بلا شکر کے زیادہ آوے اور پیاس بھی زیادہ لگے لیکن
حقیقت مین ذیابیطس وہی ہی جسمین پیشاب شیرین ہو ورنہ وہ مرض
کثرت البول یا سلس البول مین شمار کیا جاویگا نہ ذیابیطس مین اور نیز یہہ علامت
بھی مشترک ہی کہ اس مرض والے کے پیشاب مین رنگ نہین ہوتا اور نہ جلن اور
سوزش سے آتا ہی بلکہ پتلا پانی سا ہوتا ہی اور سبب اسکا یہہ ہی کہ اس مرض
والے کے جگر مین پانی بہت تھوڑی دیر توقف کرتا ہی اور واضح رہے
کہ یہہ مرض کتنا ہی شدید اور قوی ہو اسمین پیشاب بے اختیاری سے
نہین نکل جایا کرتا جیسے سلس البول مین نکل جایا کرتا ہی بلکہ اسمین ایک
نوع کا اختیار باقی رہتا ہی لیکن اس مرض والا حاجت معلوم ہونیکے بعد
پیشاب کو روک بھی نہین سکتا بلکہ مجبور پیشاب کرنے پر ہوتا ہی اور عجب
نہین کہ جب بیماری خفت کے ساتھ ہو تو کسیقدر عرصہ تک آدمی
پیشاب کو روک بھی سکے بہرحال سلس البول کی سی بے اختیاری تو
کسی وقت مین نہین ہوتی اور نہ صحت کا سا اختیار رہتا ہی اور اس مرض
کی ایک خاص علامت یہہ بھی ہی کہ اس مرض مین ہمیشہ زبان اور بدن
کی کھال خشک رہا کرتی ہی اور دانت بوسیدہ ہو جاتے ہین اور آخر مین

گرجایا کرتے ہین اور اس مرض والے کو پسینہ بھی بہت کم آتا ہی یا مطلق نہین آتا اسواسطے کہ پانی بدن کی رگون اور جلد تک نہین پہونچتا اور بعض اوقات اس مرض والے کے منہ سے اور نیز پسینہ اور پائخانہ سے بھی میٹھی بو آنے لگتی ہی اور یہہ دلیل مرض کے بہت شدید ہونے کی ہی اور اس مرض والے کو اکثر یا تو تپ دق ہو جایا کرتی ہی یا مرض سرطان مین مبتلا ہو کر مرجایا کرتا ہی مینے چند اس مرض والون کو دیکھا کہ آخر مین اونکو سرطان خبیث ہوگیا اور اسی مین وہ مرگئے دق تو اس مرض مین اسواسطے ہو جایا کرتی ہی کہ یہہ حرارت جو جگر یا تمام بدن کے خون مین متمکن ہی آخر مین نفس اعضا مین قرار پاجایا کرتی ہی اور اسی کا نام طب کی اصطلاح مین دق ہی اور سرطان اس وجہ سے ہو جایا کرتا ہی کہ جب خون سے رقیق مائیت ہمیشہ جدا ہوتی رہیگی تو بدن کے خون مین وقتاً فوقتاً ایک قسم کی غلظت آتی رہیگی۔ یہانتک کہ بعد گذرنے ایک زمانہ کے خون اس شخص کا غلیظ ہو جاویگا جسکو اصطلاح مین سودا کہتے ہین اور بباعث نہ پہونچنے پانی کے اوسمین حدت اور حرارت بھی بڑھ جاویگی پس سرطان پیدا ہو جاویگا۔ اسواسطے کہ سرطان اسی مادہ سے پیدا ہوا کرتا ہی لیکن اسقدر بھی معلوم کرنا ضرور ہی کہ ہر ذیابیطس والے کو سرطان کا ہونا ضرور نہین۔ بلکہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب طبیعت اس مادہ کو کسی خاص طرف کو

دفع کرنا چاہیے یا خود بخود بہ یادہ کسی عضو خاص پر بسبب اوسکے ضعیف ہونے کے گرے
اور نہین تو نہین اور واضح ہو کہ اس مرض والے کا پیشاب بنسبت صحت کے پیشاب
کی بھاری اور وزنی ہوا کرتا ہی یعنی اگر اس مرض والیکا پیشاب اور صحیح آدمی
کا پیشاب مقدار مین برابر لیکر علحدہ علحدہ تولا جاوے تو اس مرض والیکا
پیشاب بنسبت صحیح آدمی کی پیشاب کے ہمیشہ وزن مین بھاری ہوگا اور
وجہ اسکی یہہ ہی کہ اس مرض والے کے پیشاب مین پگھلی ہوئی رطوبت جو شکر کا
مادہ ہی یا بلغم شیرین نکلے ہو رہتے ہین واللہ اعلم وعلمہ احکم واتم - + ✣

دوسری فصل اس مرض والی کی قارورہ کی شناخت کے بیان مین ڈاکٹری طریقہ پر اور جو اوسمین ہماری راے ہی ✣

واضح ہو کہ ڈاکٹری مین اس مرض کی عمدہ شناخت قارورہ سے ہوتی ہی -
یعنی اوسکو متعدد طریقون سے امتحان کیا جاتا ہی اگر اوسمین شکر ہوتی ہی
تو یقین کیا جاتا ہی کہ ذیابیطس ہی اور جو نہین تو نہین اور ہر چند کہ اس امر
کی تفصیل اکثر ڈاکٹری کتابون مین موجود ہی لیکن ہم ڈاکٹر جان ولسن
جانسٹن صاحب ایم ڈی سول سرجن لدھیانہ کی کتاب سے جو نہایت
معتبر کتاب ہی چند طریقے امتحان کے نقل کرتے ہین جنسے شکر کا ہونا

پیشاب مین بخوبی واضح ہوجاویگا وہ فرماتے ہین کہ اول تو پیشاب سے اس
مرض مین ذرا میٹھی بو آتی ہے اور اگر اوسکو دیر تک کسی برتن مین رکھچھوڑین
تو شکر کی قلمین بھی حاصل ہوتی ہین رنگت بول کی مثال بھوسے کے اور وزن
متناسبہ اکثر ایکہزار بیس سے زیادہ ہوتا ہی بہرحال کچھ پیشاب لیکر
بذریعہ حرارت اوسکو اوڑانا چاہیئے اوڑانے کے بعد باقی بھوری کالی شتر
رال کی موافق رہجاتی ہے اور اوسمین ایک قلمدار اور دوسری بے قلم شئ
ہوتی ہین انکو تھوڑی شراب ملاکر گھول لین اگر بخوبی نہ گھلے تو اور شراب
ملاکر جوش دین جب سرد ہوگا تو خودبخود قلمین شکر کی گرجاتی ہین اور
رنگت مین ابلق اور یہ انگوری شکر کی سی ہوتی ہین اور خوردبین سے بخوبی
نظر آتی ہین۔ دوم تار دورہ مین قدرے خمیر ملاوین اگر اوسمین شکر ہے تو
خمیر ہوجاویگا۔ ہر آدھی رتی ایسی خمیر دار شکر سے ایک مربع انچہ کاربونک اسڈ
بخار پیدا ہوجاتا ہی مثلاً اگر کوئی شیشی چھ انچہ لمبی اور ایک انچہ اندر سے
مربع لیکر اوسمین آدھی چھٹانک پیشاب بھردین اور اوسکے منہ مین خمیر
رکھکر شیشہ کو اوندھا کردین جب خمیر اوٹھیگا تو معلوم ہوجاویگا کہ کسقدر
کاربونک اسڈ ہوا ایک مربع انچہ مین ہے اور کتنی شکر آدھی چھٹانک پیشاب
مین ہے اور اس خمیر کی شناخت سے معلوم ہوجاتا ہی کہ مرض ہزال الکلیہ مین
شکر نہین بنتی بیضاوی رطوبت پیدا ہوجاتی ہی کیونکہ جسم کے اندر

ایلبیومنٹس اجزا کے اصراف سے جگر کی رگون مین یعنی ہیپٹے ٹک وین مین شکر
ہو جایا کرتی ہی شاید مرض ہزال الکلیہ مین بہت زیادہ اصراف ایلبیومینٹس اجزا
کا ہوتا ہی اور وہ ایلبیومینٹس جزا عضا کے کام سے بگڑ جاتے ہین اور کسی سبب
سے شکر نہین بنتی اور نہ یوریا جز جو پیشاب مین ہوا کرتا ہی درست ہوتا ہی۔
سیوم ٹرامرس شناخت ایک شیشہ کی نلکی مین قدرے پیشاب لیکر اوسمین
تین چار قطرے نیلا تھوتہ کے عرق کے ڈالین اور اوسکے بعد پٹاس یعنی کھار
کا عرق اوسمین ڈال کر دیکھین کہ وہ پیشاب سیاہ نیلا سا ہو جاے ایک
لمحہ تک اوسکو پھر جوش دین اگر پیشاب مین شکر ہی ایک زردبھورے رنگ کا
تہ نشین ہوگا جسکو سب اکسایڈ آف کاپر یعنی تانبہ کہتے ہین۔ چہارم۔
جو فی لنگس شناخت کہلاتی ہی نیلا تھوتہ چار رتی ٹارٹریٹ آف پٹاس
یعنی وہ مرکب جو بنتا ہی پٹاس یعنی کھار اور اوس شئے سے جو بعد بننے شراب
انگورون کے باقی رہجاتی ہی پندرہ رتی پٹاس یعنی کھار کا عرق چار ماشہ
ان سبکو ملا کر شیشہ کی نلی مین جوش دین اور پیشاب بقطرہ قطرہ اوسمین
ڈالتے جادین اگر شکر ہی تو دھندلا ہو جاتا ہی اور زرد تہ نشین تانبہ کا
نیچے بیٹھتا جاتا ہی اور جو بدل جاتا ہی مثال اینٹ کی رنگت مین اگر اس
طرح سے نہو تو ہموزن عرق مذکور کے پیشاب اوسمین ملا دین اور جوش
دے کر علحدہ رکھین سرد ہوتے وقت اگر مثال دودھ کی ہو جاوے

تو اوسمین شکر ہی ورنہ نہین اس شناخت سے اگر ۱/۸ حصہ رتی کا بھی شکر
پیشاب مین ہووے تو معلوم ہو جاتی ہے وزن تناسبہ قارورہ کا اس مرض مین
ایکہزار تیس سے ایکہزار چوہتر تک ہوتا ہی لیکن بحساب وسط ایک ہزار
چالیس تک ہوتا ہی اگر ایک ہزار بیس ہووے تو دو ایک رتی شکر ہوتی
ہی ہر دس چھٹانک پیشاب مین اور ایکہزار بیس سے پچاس تک ہر ہر درجہ کے
لئے فی دس چھٹانک پیشاب کیواسطے دس رتی شکر زیادہ ہوتی ہی۔
کسی آدمی کو اگر دس سیر پیشاب روز آوے اور وزن تناسبہ اوسکا
ایکہزار پچاس ہی تو قریب ایک سیر کے شکر اوس پیشاب مین خارج ہوتی ہی
چوبیس گھنٹے کے عرصہ مین اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہی۔ اس
شکر کی آمد مین غذا سے بہت فرق ہو جاتا ہی مثلاً اگر کاربوہیڈریٹس اجزا
کی غذا کھائی جاوے تو اسکے چار سے چھ گھنٹے تک زیادہ شکر نکلنے
لگتی ہی۔ اوائل مرض مین جب کاربوہیڈریٹس کی غذا کھانے سے
شکر بنتی ہی اوسوقت علاج سے فائدہ ہو جاتا ہی اگر ایسی غذا اوسوقت
نکھاوین تو پیشاب معمولی مثال تندرست کی آنے لگتا ہی اور وزن
تناسبہ بھی اوسکا درست ہوتا ہی لیکن مرض کے مزمن ہونے کے
وقت ایلبیومینٹس غذا سے بھی شکر پیدا ہو جاتی ہی اوسوقت
اگرچہ کسی قسم کی غذا نکھائی جاوے تو بھی پیشاب مین شکر

آویگی اور وہ مصری جو بحالت تندرستی پیدا ہوکر اکثر پھیپھڑہ مین
تبدیل ہوجاتی ہی وہ بھی تبدیل نہین ہونے پاتی کاربونک اسڈ بنجار
مین جب مرض زیادہ مزمن ہوجاوے تو اعضا مین زیادہ اصراف
ہونے سے مریض لاغر ہوجاتا ہی اور اس اصراف کی باعث ایک قسم
کی اور مصری جسکو آئی نوسائیٹ یا عضلات کے شکر کہتے ہین ۔
پیشاب مین آتی ہی اس شکر کی شناخت بہ نسبت اوپر کی قسم کے شکر کے
علحدہ ہی یعنی ٹرامرس شناخت سے اسمین کچھ نہین ہوتا اصل شناخت
اسکی یہہ ہی کہ تھوڑے پیشاب کو لیکر اوڑادین جبتک کہ قریب سوکھنے کے ہووے
تب ایک برتن مین امونیا یعنی نوسادر کا عرق لیکر اوسمین کلورائڈ آف
کیلسیم جو بنتا ہی چونہ اور نمک کے تیزاب سے قدرے ڈالین اور سکو
ملاکر دیکھین بصورت ہونے اس شکر کے گلابی رنگ پیدا ہوجاویگا ۔
انتہی بعبارتہ ۔ اب مین کہتا ہون کہ واقعی ان طریقون سے قارورہ کا
امتحان بخوبی ہوسکتا ہی اور قارورہ مین شکر کا ہونا برای العین مشاہدہ
کیا جاسکتا ہی لیکن اس مقام پر اسقدر معلوم کرنا بھی ضرور ہی کہ
یہہ ضروری بات نہین کہ جب قارورہ مین شکر نکلے تو خواہ مخواہ اُس
شخص کو ذیابیطس کی بیماری بھی ہو اسواسطے کہ یہہ جب ہوتا کہ جب
شکر کا نکلنا مخصوص ذیابیطس کے ہی ساتھ ہوتا حالانکہ ایسا نہین

بلکہ شکر بلا ذیابیطس کے بھی نکل سکتی ہی اس سبب سے کہ شکر کا نکلنا
یعنی بول کا شیرین ہونا مخصوص جگر کے ساتھ ہی جب کیموس مین
یعنی اوس مادہ مین جو جگر مین خون ہوتا ہی خامی رہیگی تو بیشبہ
پیشاب اس وجہ سے کہ اومین کسیقدر رسوب اس مادہ کے ملے
ہوے ہونگے ضرور شیرین ہوگا اور ایسے ہی جسوقت کیلوس مین کسی
قدر خامی باقی رہیگی تو جب بھی پیشاب کا شیرین ہونا ممکن ہے
اسواسطے کہ جب کیلوس مین کسیقدر خامی باقی رہیگی تو وہ جگر مین
ہو نحکر عمدہ طور پر جیساکہ چاہیئے ہضم ہوسکیگا پس کیموس مین بھی
کسیقدر خامی باقی رہیگی اور یہی خامی پیشاب کے شیرین ہونے
کے باعث ہوگی بہر حال صرف کیلوس اور کیموس کے نقصان سے
بھی پیشاب شیرین ہوسکتا ہی اگرچہ ذیابیطس نہو اسواسطے کہ
ذیابیطس تو جب ہی ہوگا کہ جب جگر کی قوت دافعہ اور گردون کی
قوت جاذبہ شدید ہوجاوین اور گردون کی قوت ماسکہ ضعیف
ہوجاوے اسواسطے کہ اسی وقت مین آدمی پیشاب زیادہ کرسکتا ہی
اور پانی بھی زیادہ پی سکتا ہی بہر حال ذیابیطس مین شکر کا ہونا ضروری
ہی لیکن شکر کے نکلنے کو ذیابیطس کا ہونا لازم نہین اور یہہ جو میننے
اس مقام پر تقریر کی یہہ صرف یونانی طریقہ پر ہے ڈاکٹری

طریقہ کا حال متحقق نہین کہ اسمین کیا ہی غالبًا اسمین بھی یہی امر ہوگا
اور اگر نہو تب بھی کچھ نہین اسواسطے کہ ہر قوم کی اصطلاح جدا گانہ
ہوتی ہی اسپر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا اور واضح ہو کہ یہہ جو مینے کہا
کہ کبھی شکر بلا ذیابطیس کے بھی نکل سکتی ہی یہہ صرف اوس صورت مین
ہی کہ جب شکر کی مقدار تھوڑی ہو اور در صورت زیادہ ہونے مقدار
شکر کے پس ذیابطیس کا ہونا ضرور ہی اسواسطے کہ زیادہ شکر جب ہی
نکل سکتی ہی کہ جب جگر اور گردون دونون مین نقصان آوے جسکی
وجہ سے مقدار پیشاب کی بڑھ جاوے اور تشنگی بھی زیادہ ہو جاوے
اور اسی کو ذیابطیس کہتے ہین

تیسری فصل جگر اور گردون کی حرارت سے ذیابطیس ہونیوالیکی علامتون مین

جب ذیابطیس جگر اور گردون کی حرارت سے ہوتا ہی تو اوسکے ساتھ
تشنگی بہت ہوتی ہی اور ہمیشہ پانی پینے کو دل چاہا کرتا ہی اور سرد
پانی سے تشنگی کو تسکین ہوا کرتی ہی بلکہ جسقدر پانی زیادہ سرد
ہوگا اوسی قدر زیادہ تسکین بخش ہوگا اور گرم پانی پینے سے اور
زیادہ پیاس لگیگی اور منہ اور ہونٹ اور زبان ہر وقت خشک

رہتے ہین اور جلد بدن پہ کھرکھراپن اور خشکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور
زبان پر لزوجت نہین ہوتی بلکہ صاف ہوتی ہے اور جگر اور گردون کا
مقام بنسبت تمام بدن کے زیادہ گرم معلوم ہوتا ہے اور کبھی جگر اور
گردون مین گرمی محسوس ہوا کرتی ہے اور بھوکھ بالکل جاتی رہتی ہے
یا بہت کم ہو جایا کرتی ہے اور پائخانہ قبض سے دوسرے تیسرے چوتھے
روز آیا کرتا ہے اور وہ بھی خشک جیسے اونٹ اور بکری کی مینگنین اسواسطے
کہ جگر کی حرارت براز کی رطوبت کو خشک کر ڈالتی ہے پس وہ خشک اور
سخت پتھر سا ہو جایا کرتا ہے لیکن جس قدر آدمی کھانا کھالیتا ہے ہضم
اچھے طور پر ہو جایا کرتا ہے ہاضمہ مین کچھ نقصان نہین ہوتا اسواسطے
اس شخص کو نہ کھٹی ڈکارین آتی ہین اور نہ نفخ اور نہ قراقر معدہ
مین ہوتا ہے مگر اوسوقت مین کہ جب حرارت غریزی ضعیف ہو جاوے
اور معدہ کی قوت ساقط ہو جاوے اور یہہ جو ہمنے کہا کہ اس قسم
مین پائخانہ خشک ہوتا ہے اور ہضم اچھا ہوتا ہے تو اس سے مراد یہہ
نہین ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے بلکہ اسکو اکثریت پر محمول کرنا چاہیے
اسواسطے کہ ممکن ہے کہ ذیابطیس ایسے شخص کو عارض ہو کہ جسکا معدہ
پہلے سے ضعیف ہو پس ایسے شخص کو گو ذیابطیس جگر کی حرارت
سے ہی عارض ہو لیکن نہ اوسکو قبض ہوگا نہ پائخانہ خشک آویگا بلکہ

اکثر اوقات اوسکو دست آتے رہینگے اور نفخ اور رقرا قر بھی رہیگا اور
خاص علامت اس قسم والے کی یہہ ہی کہ اس شخص کو ہمیشہ پیاس معلوم
ہوگی خواہ معدہ خالی ہو یا بھرا ہوا بلکہ اگر کسیقدر کچھ سکون ہوتا ہی تو
کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر تک ہوتا ہی اور اس قسم مین آدمی
پیاس کو روک نہین سکتا بلکہ تھوڑی دیر کا روکنا بھی پیاس کو بہت
بڑہا دیتا ہی اور سوزش اور جلن شکم مین پیدا کر دیتا ہی جبتک
سرد پانی نہ پیا جاوے کسیطرح سکون نہین ہوتا اور نبض اس
قسم والے کی بہت سریع اور متواتر ہوتی ہی اور صلابت سے خالی
نہین ہوتی اور جس قدر زمانہ گذرتا جاتا ہی اوسیقدر صلابت نبض
مین بڑھتی جاتی ہی اور قارورہ پتلا بیرنگ پانی کی مانند ہوتا ہی
لیکن جب مرض ابتدائی حالت مین ہوتا ہی یا خفیف ہوتا ہی تو قارورہ
کی رنگت سرخی یا زردی مائل ہوتی ہی اور اکثر اوقات اس قسم والے
کے پیشاب پر چکنائی بھی ہوتی ہی اسواسطے کہ گردون کی حرارت
اونکی چربی کو پگھلاتی رہتی ہی اور انطاکی نے تذکرہ مین لکھا ہی کہ
اس قسم والے کے پیشاب کو ہمیشہ سرخ ہونا لازم ہی مگر میرے
نزدیک یہہ صحیح نہین اسواسطے کہ پیشاب مین رنگ وسوقت آویگا کہ
جب مائیت جگر مین اتنے عرصہ ٹھہرے کہ وہ اوسکے پکانے پر قادر ہووے

اور جب ٹھہرے ہی نہین تو پیشاب مین رنگ کیسے آسکتا ہی اگرچہ حرارت
جگر مین کتنی ہی بڑہی ہوئی ہو علاوہ اسکے ذیابیطس کی حرارت اکثر
سادہ ہوتی ہی نہ مادی اسواسطے کہ حرارت مادی اکثر سڑانیوالی ہوتی
ہی پگھلانیوالی نہین ہوتی اور سادہ حرارت سے پیشاب مین رنگ نہین
آسکتا اور یہہ ہی باعث ہی کہ دق مین باوجود اعضا کے بہت گرم ہونیکے
قارورہ پانی سا بیرنگ ہوتا ہی اور ایک علامت اس قسم والے کی یہہ بھی
ہی کہ بیمار اپنے بدن مین ایک قسم کی خفیف حرارت سی محسوس کرتا ہی جس سے یہہ
گمان کرتا ہی کہ شاید اوسکو بخار رہتا ہی خاص کر اوسوقت کہ جب غذا معدہ
اور امعا سے جگر کی طرف پہونچے اور وہان پکنا شروع کرے اور واضح
رہے کہ اس قسم والا یوماً فیوماً دبلا ہوتا جاتا ہی اور بدن اوسکا سوکھتا
جاتا ہی اور روز بروز خشکی بڑھتی جاتی ہی مگر جسم پر اوسکے ورم نہین
آتا یہانتک کہ حرارت غریزی ضعیف ہوجاوے اور قوت ساقط
ہوجاوے پس اوسوقت ورم کا آنا البتہ ممکن ہے۔ +

چوتھی فصل اوس ذیابیطس گرم کی علامتون مین جو تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہووے

اس سے پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ گرمی کا ذیابیطس کبھی تو فقط جگر اور

گردون ہی کی حرارت سے ہوتا ہی اور کبھی معدہ کی حرارت یا تمام بدن کی حرارت
بھی اونکے ساتھ شریک ہوتی ہی اور چونکہ اول قسم کے علاج مین اوس
اس قسم کے علاج مین کسی قدر فرق ہی تو اس قسم کی علامتون کا
بھی بیان کرنا ضرور ہی واضح ہو کہ اکثر اسباب اس قسم کے اور اول
قسم کے مشترک ہین اسواسطے کہ جیسے حرارت جگر اور گردون کی
بسبب کثرت استعمال غذاؤن اور دواؤن بہت گرم کے پیدا
ہو جاتی ہی ایسے ہی کل جسم کی حرارت یا صرف معدہ اور جگر اور گردون
کی حرارت بھی انھین چیزون سے پیدا ہو سکتی ہی صرف فرق اتنا ہی
کہ اگر کل بدن کی رگون مین استعدا داس حرارت کے قبول کرنے کی
ہوگی تو یہہ مرض تمام جسم کی حرارت کی شرکت سے پیدا ہو جاویگا ورنہ
جگر اور گردون کی حرارت سے پیدا ہوگا اور کبھی اسکے ساتھ معدہ
مین بھی حرارت بڑھ جاویگی خلاصہ تقریر کا یہہ ہی کہ گرمی اگرچہ کتنی ہی
زیادہ ہو مگر یہہ ضرور نہین کہ بدن کے تمام اعضا اوسکا اثر برابر ہی قبول
کرین بلکہ جس عضو مین قابلیت اوسکے اثر قبول کرنے کی زیادہ ہوگی
وہی اثر زیادہ قبول کریگا اور جسمین بالکل نہوگی وہ بالکل قبول نکریگا
مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص کا اصلی مزاج سرد ہی مگر اوسکا معدہ اور
جگر اور گردے اصل خلقت مین گرم واقع ہوے ہین پس یہہ شخص

جب گرم چیزون کا استعمال کریگا تو اوسکے یہہ تینون اعضا ہی اوسکا اثر قبول کرینگے اور اعضا مین اوسکا اثر کچھ نہو گا - مینے ایک مولوی صاحب کو دیکھا جنکی عمر ساٹھہ برس سے متجاوز تھی شاید اونہون نے قوت باہ کی ہوس مین کچلے کی معجون کا استعمال کیا اور یہانتک کھائی کہ ہر روز کی مقدار مین تولون تک نوبت پہونچائی آخر کار اونکے جگر اور گردون مین حرارت بڑھ گئی اور ذیابیطس کا مرض پیدا ہو گیا اور ایک مدت تک ہا انجام کار جب مین نے اونکا علاج کیا تو خداوند تعالی کے فضل سے اونکو بالکل صحت ہو گئی اور چند سال تک اچھے رہے مگر چونکہ بسبب اس مرض کے خون مین غلظت آگئی تھی اور کچھ کچلون کا بھی اثر باقی تھا فساد خون کا اور جذام کا مرض ہو گیا اور اسی مین قضا کی خدا اونکو غریق رحمت کرے اور نیز استعمال گرم جوہرون کا اور دھاتون کے کشتون کا جیسے پارہ اور فولاد اور شنگرف وغیرہ کے کشتے بڑے قوی سببون مین سے ہین واسطے پیدا کرنے ذیابیطس کے اور کبھی پیدا ہو جاتا ہی یہہ مرض گرم ہوا مین بہت رہنے سے اور شدت گرما مین بہت سفر کرنے سے اور زیادہ پیدل چلنا بھی اس ذیابیطس کے پیدا کرنے کا سبب ہو جاتا ہی اسواسطے کہ زیادہ پیدل چلنا گردون کو زیادہ گرم اور ضعیف کر دیتا ہی اور اوسکی شرکت سے جگر مین بھی حرارت آجاتی ہی اور کثرت سے جماع کرنا جسمین منی کم نکلے اور

کمر کو حرکت دینا بہت بڑے اکثر اسکا سبب ہو جاتا ہی اسواسطے کہ یہہ حرکت
گردون کو گرم کریگی اور اونکی شرکت سے جگر بھی گرم ہو جاویگا اور
بعض دواؤن مین خاصیت بھی اسکے پیدا کرنے کی ہوتی ہی جیسے کنین اور
سنکھیا مین کہ انمین ذیابیطس پیدا کرنے کی خاصیت ہی پس بلا شدید
ضرورت کے انکا استعمال کرنا نچاہیئے یہہ بیان گرم ذیابیطس کے
اسباب کا تھا لیکن علامتین اس خاص قسم کی پس واضح ہووے
کہ اس قسم مین بھی بالکل وہی علامتین پائی جاتی ہین جو قسم اول مین
ہوتی ہین مگر چند باتون کا فرق ہی ایک تو یہہ کہ جو تمام بدن کی حرارت کی
شرکت سے ہوتا ہی اوسمین بیمار کی بھوک بڑھ جاتی ہی اور جوع کلبی پیدا
ہو جاتی ہی بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہی کہ آدمی کتنی ہی غذا کھاوے
پیٹ نہین بھرتا اور بھوکے کا بھوکھا ہی رہ جاتا ہی مینے اپنے تجربہ مین
متعدد مریضون کو دیکھا ہی کہ وہ رات دن مین آٹھہ دس سیر سے کم
نہ کھاتے تھے اور دو تین گھڑے چھاچھ سے کم نہ پیجاتے تھے اور
پھر بھی بھوک کے مارے الغیاث الغیاث کرتے تھے اور بعض ایسے ادن مین
ایسے بھی تھے کہ گو اونکو بھوک زیادہ تھی مگر غربت کے سبب اس قدر
کھانا میسر نہ آتا تھا اور رات دن بھوک کے مارے تحلیل ہوے جاتے تھے
اور اسکا سبب یہہ ہی کہ جب حرارت تمام بدن مین بڑہی ہوئی ہوگی تو اوسکی

رطوبتون کو تحلیل اور فنا کرتی ہیگی پس اعضا بدل ما یتحلل کے بہت
محتاج ہونگے اور رگون سے غذا کو جو سینگی اور وہ جگر سے اور جگر ماساریقا
سے اور وہ قم معدہ سے پس خواہ مخواہ زیادہ بھوک لگیگی لیکن اتنی بات
ضرور سمجھنی چاہیئے کہ جوع کلبی بدن کی حرارت کے سبب وسوقت عارض
ہوتی ہی کہ جب گرمی کے سبب سے اعضا کی قوت جاذبہ ضعیف ہو جاوے
اور جب ضعیف ہو جاویگی تو گو حرارت بدن مین کتنی ہی بڑہی ہوئی ہو بھوک
زیادہ نہوگی بلکہ کم یا معدوم ہوگی اور نیز حرارت دو قسم کی ہوتی ہی ایک
مستوی اور دوسری مختلف مستوی حرارت مین اس گرمی کا احساس
نہین ہوتا اور مثل مزاج اصلی کے ہو جاتی ہی پس اس وقت مین زیادتی
تحلیل کا اعضا کو احساس نہین ہوتا اسواسطے اس حرارت مین بھوک بھی
نہین بڑہتی اور یہی سبب ہی کہ دق مین باوجود سے کہ اعضا مین حرارت
بہت بڑہی ہوئی ہوتی ہی لیکن اوسکے مریض کو جوع کلبی عارض نہین
ہوتی اور جو ذیابیطس کہ صرف گردون اور جگر کی حرارت کے سبب ہوتا
ہی اوسمین بھوک نہین بڑہتی بلکہ کم ہو جاتی ہی اور میرا خیال ایسا ہی کہ جو
معدہ کی حرارت کی شرکت کے سبب ہو اوسمین بھی بھوک نہ بڑہیگی دوسرے
یہہ کہ جو بدن کی شرکت سے ہوگا اوسکے اعراض بہت شدید ہونگے لیکن
اسکے ساتھ یہہ بات بھی ہی کہ اسکا بیمار مدت دراز تک زندہ بھی رہ سکتا ہی

بلکہ برسون تک یہہ بیماری قائم رہ سکتی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اس بیماری والے
کو چونکہ شدت سے بھوک ہوتی ہی اور کثرت سے کھانا کھاتا ہی تو کچھہ نہ کچھہ تو
بدل مایتحلل اوسکے بدن مین پہونچتا ہی رہتا ہی اسیواسطے برسون تک اوسکا
زندہ رہنا ممکن ہی اور جو کہ صرف جگر اور گردون کی حرارت سے ہوتا ہی اگرچہ
اوسکے اعراض اسکی نسبت کم ہوتے ہین لیکن اسقدر دیرپا نہین ہوتا
بلکہ بدن اسمین وقتاً فوقتاً ضعیف ہوتا جاتا ہی اور وجہ اسکی یہی بھوک
کم ہوتا اور کم کھاتا ہی اور جس قدر غذا کم ہوگی اوس قدر اس مرض کا زمانہ
تھوڑا ہوگا بعض وقات ایک برس یا اوس سے کم مین آدمی مرجاتا ہی
تیسرے یہہ کہ جو بدن کی حرارت کی شرکت سے ہوتا ہی اوسمین آدمی غذا
کتنی ہی کھاوے معدہ مین زیادہ ٹھہر نہین سکتی لیکن بہت جلد تحلیل
ہوجاتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد پھر بھوک لگ جاتی ہی اور جو بدن کی
شرکت سے ہو اوسمین یہہ بات نہین ہوتی +

پانچوین فصل اوس ذیابطیس کی علامتونمین کہ جو معدہ کی حرارت کی شرکت سے ہو +

واضح ہو کہ جیسے ذیابطیس کبھی تمام بدن کی شرکت سے ہوجایا کرتا ہے
ایسے ہی کبھی معدہ کی حرارت کے سبب سے بھی ہوجایا کرتا ہی لیکن صرف

معدہ کی حرارت اس مرض کو پیدا نہین کرسکتی ہی تاوقتیکہ جگر اور گردون کی
حرارت اسکے ساتھ نہو اور اس قسم مین بھی وہی علامتین پائی جاتی ہین
جو عام ذیابیطس حار مین عارض ہوتی ہین فرق اتنا ہی کہ اسمین معدہ کی
حرارت کے آثار بھی ابتدا سے نمایان ہوتے ہین بخلاف اور قسمون کے چنانچہ
خاص علامت اس قسم کی یہہ ہی کہ اسمین کھانا کھاتے ہی معدہ مین ایک
قسم کا تغیر پیدا ہوجاتا ہی اور جلتی ہوئی ڈکارین آنے لگتی ہین اور غذا
اور دوا کا ضرر یا نفع معدہ مین پہونچتے ہی تھوڑی دیر کے بعد محسوس
ہونے لگتا ہی بخلاف کبدی کے کہ ضرر یا نفع دوا اور غذا کا کسی قدر عرصہ
کے بعد معلوم ہوتا ہی اور علی ہذا القیاس اگر کوئی سرد چیز بالفعل و
بالقوت استعمال کیجاوے تو اس قسم والے کو فورًا ہی ایک قسم کا سکون
معلوم ہوگا بخلاف کبدی کے اور ایک بڑی علامت اس قسم کی یہہ بھی
ہی کہ اس قسم والے کو ابتدائے مرض سے کثیف اور دیرہضم غذائین
جلد ہضم ہوتی ہین اور لطیف اور سریع الہضم غذائین اچھے طور پر ہضم
نہین ہوتین اور اس قسم کی ایک یہہ بھی علامت ہی کہ آدمی کو غذا کھاتے
ہی تبخیر ہونے لگتی ہی اور بہت تھوڑی دیر کے بعد کیفیت بخار کی سی
معلوم ہونے لگتی ہی بلکہ اکثر اوقات نبض اور بدن مین بھی تغیر واقع
ہوجاتا ہی نبض سریع ہوجاتی ہی اور بدن گرم ہوجاتا ہی بہرحال جب

معدہ کی شرکت سے ذیابیطس واقع ہوگا تو معدہ کی حرارت کی علامتین بھی اوسکے ساتھ ابتدا ہی سے ہونگی بخلاف کبدی کے کہ اوسمین معدہ کی حرارت کی علامتین ابتدا سے نہین ہونین بلکہ اگر ہوتی ہین تو بعد مدت کے جب معدہ بھی جگر کا شریک ہوجاتا ہی ہوا کرتی ہین اور بھوک اس قسم مین بھی کم ہوجاتی ہے ✣

چھٹی فصل اوس سرد ذیابیطس کی علامتون مین جو صرف جگر اور گردون کی سردی سے واقع ہو اور اوسکے اسباب کے بیان مین

سرد ذیابیطس بنسبت گرم کی بہت کم عارض ہوتا ہی یہانتک کہ شیخ نے لکھا ہی کہ مجھ کو کبھی اس قسم کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا اور مینے بھی جبتک ہندوستان مین رہا اس قسم کا مریض نہین دیکھا لیکن جب سے دکن مین آیا ہون تو البتہ اس قسم کے تین چار مریضون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہی اور اونکا علاج بھی کیا ہی اور خدا نے اونکو صحت بھی بخشی ہی اور سبب اکثری اس قسم کا یا تو کثرت سے سرد پانی پینا ہوتا ہی خصوصًا جاڑے کے موسم مین یا بہت شدت سے سردی کھانا ہوتا ہی اسواسطے کہ جگر اور گردے اوسوقت مین سرد ہوجاتے ہین اور پورے طور پر خون کو

ہضم نہین کرسکتے بلغم غلیظ زیادہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی یہہ قسم کثرت
استعمال دواؤن یا غذاؤن سرد سے بھی عارض ہوجاتی ہے
اسواسطے کہ مزاج اسوقت مین سرد ہوجاتا ہی اور بلغم زیادہ پیدا ہونے
لگتا ہی اور کبھی یہہ قسم اوس وقت مین بھی عارض ہوجاتی ہی کہ جب
تخمہ اور فساد ہضم متواتر عارض ہووے اسواسطے کہ غذا اس
وقت مین اچھے طور پر ہضم نہوگی پس خواہ مخواہ بلغم زیادہ ہوگا
اور بعض اوقات خون کے زیادہ نکلنے سے بھی یہہ مرض پیدا ہوجاتا
ہی خواہ وہ خون قی سے نکلے یا بواسیر کے مسون سے یا اور کہین سے
اسواسطے کہ بہت سے خون کے نکلنے سے جگر کا مزاج سرد ہوجاتا ہی اور
قوت ہاضمہ اوسکی خون جید نہین بنا سکتی پس بلغم اوسمین بڑھ جاتا ہی
پس وہ بلغم اگر لزج ہی تو بتشبہ ذیابیطس کے پیدا کرنے کا باعث
ہوگا اور اکثر طبیبون نے لکھا ہی کہ یہہ قسم ذیابیطس کی کبھی تمام بدن
کی سردی سے بھی پیدا ہوجاتی ہی اسواسطے کہ اسوقت مین قوت
ماسکہ جگر اور رگون کی پانی کے روکنے سے ضعیف ہوجاتی ہی اور
حاجت پانی کی طرف ہر وقت باقی رہتی ہی لیکن اپنے خیال مین مین
اس رائے کو صحیح نہین سمجھتا اسواسطے کہ سردی کا تمام اعضا پر غالب
ہونا مانع ہوگا پانی کی طلب سے اسواسطے کہ تمام اعضا اسوقت مین

بسبب اپنی سردی مزاج کے پانی کے محتاج نہونگے کیونکہ جب سردی اوسپر غالب
ہوگی تو رطوبت غریبہ جو تر کرنیوالی ہی زیادہ بڑھ جاویگی پس پانی سے
مستغنی ہو جاویگی مگر بقدر ضرورت کے الغرض یہہ قسم ذیابیطس کی کئی
علامتون کے سبب پہچانی جاتی ہی ایک تو یہہ کہ اسمین ایسی شدت کی پیاس
نہین ہوتی جیسے ذیابیطس گرم مین ہوتی ہی لیکن کبھی اس قسم مین بھی
پیاس بہت بڑھ جاتی ہی جبکہ مقدار بلغم لزج کی جو جگر اور گردون پر چڑہا
ہوا ہی بہت زیادہ ہو دوسرے یہہ کہ اس قسم مین زبان خشک نہین ہوتی اور
نہ ہونٹھ سوکھے ہوے ہوتے ہین اور نہ جلد مین یبوست اور کھرکھراپن پایا
جاتا ہی بلکہ اکثر اوقات ہونٹھ اور زبان تر ہوتی ہی اور منہ سے تھوک
بہت آتا ہی لیکن تھوک کا زیادہ آنا اور زبان کی تری اس قسم مین بھی
ضروری نہین ہی بعض اوقات اس قسم مین بھی زبان خشک ہوتی ہی لیکن
اسمین خشکی ایسی نہین ہوتی کہ جیسی گرم مین ہوتی ہی اسمین اگر زبان
پر ہاتھ پھیرا جاتا ہی تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شی لزج زبان پر
چپٹی ہوئی ہی اور زبان صاف نہین ہی تیسرے یہہ کہ اس قسم مین جگر
اور گردون کا مقام گرم نہین ہوتا اور نہ وہان حرارت محسوس
ہوتی ہی بلکہ اکثر اوقات یہہ دونون جگہین بہ نسبت اور جگہون کی
زیادہ سرد ہوتی ہین چوتھے یہہ کہ اس قسم مین قبض نہین ہوتا اور نہ

پائخانہ خشک آتا ہی بلکہ اکثر اوقات نرم پائخانہ گاوی زیادہ مقدار مین
آیا کرتا ہی اور اگر نرم نہین آتا تو خشک بھی نہین آتا جیسا گرم مین
آتا ہی پانچوین اس قسم والے کا ہضم بھی درست نہین ہوتا اسی
واسطے اکثر معدہ مین ثقل اور نفخ رہا کرتا ہی لیکن اس علامت کا
ہونا ابتدا سے ہی ضرور نہین ہی بلکہ یہہ علامت اوسوقت پائی
جاتی ہی کہ جب معدہ بھی جگر کا سردی مین شریک ہو جاوے اور
نہین تو نہین چھٹے یہہ کہ اس قسم مین حال بیمار کا خلو سے معدہ مین
بنسبت امتلاء معدہ کی اچھا ہوتا ہی اسی واسطے کھانا کھانے کے
بعد بہ نسبت خلو کی پیاس بہت شدید ہو جاتی ہی اور پیشاب
زیادہ آنے لگتا ہی اور خلو مین کسیقدر تسکین رہتی ہی اور ساتوین
یہہ کہ اس بیماری والا جسقدر سرد پانی زیادہ پیئے گا اوسیقدر
پیاس کی بھڑک اور زیادہ ہوگی اور گرم پانی پینے سے تشنگی
کو سکون ہوگا اور اگر پیاس کا روکنا چاہیے گا تو اوسکے سبب سے
بدن مین گرمی اور خشکی نہ بڑھیگی جیسا کہ گرم ذیابیطس مین
بڑھتی ہی بلکہ پیاس کو ایک قسم کی تسکین ہوگی اور یہہ خاص
علامت بلغم کے ذیابیطس کی ہی اور آٹھوین یہہ کہ اس قسم مین
نہ تو نبض زیادہ سریع اور متواتر ہوتی ہی اور نہ نبض مین صلابت

بڑھی ہوئی ہوتی ہے بلکہ ایک قسم کی نرمی پائی جاتی ہے اور علی ہذا
القیاس قارورہ بھی پتلا پانی سا نہین ہوتا بلکہ اکثر اوقات کسیقدر
غلظت اوسمین ہوتی ہے مگر واضح رہے کہ اس قسم مین بھی قارورہ
کا غلیظ ہونا ضروری نہین اسواسطے کہ بلغم لزج لسبب اپنے غلظ
ولزوجت کے پیشاب مین کبھی نہین ملتا پس وہ پتلا ہوتا ہے اور اس
قسم والے کے پیشاب پر کبھی دہنیت نہین ہوتی تو ین یہہ کہ اس
قسم والے کے بدن کا گوشت اکثر نرم اور متخلخل ہوتا ہے اور جلد مین
ایک قسم کی نرمی اور بلغمیت پائی جاتی ہے پس یہہ وہ علامتین ہین کہ
اس قسم مین پائی جاتی ہین گو ان تمام علامتون کا ہر شخص مین ہونا
ضروری نہین ہے لیکن اکثر تو پائی ہی جاوینگی - + + + +

ساتوین فصل اوس سرد ذیابیطس کی علامتون کے بیان مین جو معدہ کی سردی کی شرکت سے ہو

پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سرد ذیابیطس کبھی تو صرف جگر اور گردون
ہی کی سردی کے سبب عارض ہوتا ہے اور کبھی معدہ کی بھی
سردی انکی شریک ہوتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مطلق سردی
ان اعضا کی ذیابیطس پیدا نہین کر سکتی اسواسطے کہ سردی ان
اعضا کی تشنگی کو دور کرتی ہے نہ کہ ذیابیطس پیدا کرے بلکہ وہی

سردی ذیابطیس پیدا کرنے پر قادر ہوسکتی ہی جو بلغم لزج کو معدہ اور
جگر مین پیدا کرے پس وہ ان دونون عضوون مین اور گردون مین
چمٹ جاوے اور طبیعت اوسکی دھونے اور دفع کرنے کے واسطے پانی
طلب کرے پس آدمی بار بار پانی پینے پر مجبور ہو اسواسطے کہ یہہ پانی
پیا ہوا بسبب اپنی سردی اور رطوبت کے بلغم کی لزوجت اور بڑہا دیگا
پس جسقدر آدمی پانی پیتا جاویگا اوسیقدر اور زیادہ پیاس لگتی جاویگی
اور اسباب اس قسم کے وہی ہین جو اول قسم مین گذرے اور کبھی اس
مرض کو کثرت آرام طلبی اور سکون کی بھی پیدا کر دیتی ہی اسواسطے کہ اس
وقت مین ہضم جید نہین ہوتا اور بلغم کثرت سے پیدا ہوتا ہی پس ممکن ہی کہ
اوس سے یہہ مرض پیدا ہو جاوے اور علی ہذا القیاس جملہ علامتین بھی
وہی ہین کہ جو پہلی قسم مین گذرین مگر ان چند باتون مین فرق ہی ایک
تو یہہ کہ جو ذیابطیس معدہ کی شرکت سے ہوگا اوسمین ضعف ہضم کی
علامتین جیسے معدہ کا ثقل اور نفخ اور قراقر اور ترش ڈکارین بہت
شدت سے پائی جائینگی اور پائخانہ بھی نرم آویگا اور تھوڑی بہت
خامی بھی اوسمین ضرور ہوگی اور جو کہ معدہ کی شرکت سے نہین ہوتا اوسمین
اگرچہ اکثر اوقات پائخانہ نرم آیا کرتا ہی لیکن اوسمین خامی نہین ہوتی
ہان جب معدہ بھی اوسمین شریک ہوجاتا ہی تو اوسوقت مین یہہ سب

علامتین اسمین بھی پائی جاتی ہین لیکن بہت دنون کے بعد بیماری کے
پیدا ہونے سے لاحق ہوتی ہین نہ ابتدا سے دوسرے یہ کہ جو ذیابطیس معدہ
کی شرکت سے ہوتا ہی اوسمین قی کرنا بہت نفع دیتا ہی بلکہ فی الفور اوسکے
سبب تشنگی کو تسکین ہوتی ہی اور جس ذیابطیس مین کہ معدہ شریک
نہین ہوتا اگرچہ اوسمین بھی بعض اوقات قی نفع کرتی ہی لیکن ایسی شدت
کے ساتھ نہین کرتی جیسا اسمین کرتی ہی تیسرے یہ کہ جو ذیابطیس صرف
جگر اور گردون کی سردی سے ہوتا ہی تو اوسمین بھوکھ ہمیشہ کم ہوجایا کرتی
ہی اور جب معدہ ان اعضا کا شریک ہوجاتا ہی تو بھوکھ کا حال مختلف
ہوتا ہی کبھی کم ہوجاتی ہی اور کبھی بڑھ جاتی ہی بڑھ تو اوسوقت جاتی ہی
کہ جب فم معدہ پر ترش بلغم چیٹ جاوے اور گھٹ اوسوقت جاتی ہی
کہ جب یا تو معدہ کا مزاج سرد ہوجاوے یا اوسمین بلغم جو ترش نہو بھرجاوے
چوتھے یہہ ہی کہ جو معدہ کی سردی کی مشارکت سے ہوگا اوسمین کھانا کھانے
ہی تشنگی کا بہت غلبہ ہوگا اور اوسوقت تک رہیگا کہ کھانا معدے سے نکل جاوے
اور جگر مین جاکر خون بنجاوے اور بعد اوسکے نہ چندان تشنگی کا غلبہ رہیگا
اور نہ پیشاب کی کثرت ہوگی اور جو ذیابطیس کہ صرف جگر اور گردون
کی سردی سے ہوتا ہی اوسمین غلبہ پیاس کا کھانے سے چند ساعت
کے بعد شروع ہوتا ہی اور یہہ بہت بڑی علامت نمبر کی ان دونوں کے ہے

آٹھوین فصل دماغی ذیابیطس کی علامتون اور اوس کے اسباب کے بیان مین

ہم پہلے باب مین ذکر کر چکے ہین کہ ذیابیطس کبھی دماغ کی شرکت
سے بھی پیدا ہو جاتا ہی اور وجہ بھی اوسکی بیان کر چکے ہین اور سبب
اس قسم کے ذیابیطس کا اکثر ضربہ اور سقطہ ہوتا ہی جو عصب سماعی یا
عصب متحیر پر واقع ہووے اور ممکن ہی کہ مزاج ان پٹھون کا متغیر
ہو جاوے جسکے سبب وہ اپنا خاص فعل انجام نہ دے سکین پس جگر کے
فعل مین بھی اوسکے باعث نقصان آجاوے اور ذیابیطس پیدا
ہو جاوے اس صورت مین بغیر ضربہ اور سقطہ کے بھی ذیابیطس دماغی
کا ہونا ممکن ہی علامت اس قسم کی یہہ ہی کہ اس سے پہلے یا تو کوئی ضربہ
اور سقطہ دماغ پر واقع ہوا ہوگا یا دماغ مین کوئی آفت آئی ہوگی۔
غرض کہ دماغی ذیابیطس مین دماغ کی آفت کا مقدم ہونا ضرور ہی۔
اور باوجود اسکے دماغ کی آفت کا کسیقدر موجود ہونا بھی ذیابیطس
کے ساتھ شرط ہی یہہ ممکن نہین کہ دماغی آفت کو تو مطلق آرام ہو جاوے
اور دماغی ذیابیطس باقی رہے اور ایک خاص علامت اوسکی یہہ بھی ہی
کہ اس قسم والے کے دماغ مین کسی نہ کسی قسم کا خلل ضرور ہوگا بلکہ اکثر
اوقات بعض حواس بھی مختل ہونگے اور اکثر اوقات اوسکے ساتھ تشنج

اور معدہ اور طحال مین بھی خلل پایا جاویگا مگر ان سب باتونکا جمع ہونا ضروری نہین

تیسرا باب ذیابطیس کے علاج کے بیان مین

اور اسمین بھی چند فصلین ہین

پہلی فصل ذیابطیس کے علاج کے کلی قاعدون کے بیان مین

مین اس فصل مین وہ باتین لکھتا ہون جنکا ملحوظ رکھنا اس مرض کے علاج مین عام طور پر طبیب پر واجب ہی اور اگر اس مرض کے علاج کے وقت یہہ قاعدے ملحوظ خاطر نہینگے تو صحتیابی بیمار کی دشوار ہی واضح ہووے کہ یہہ مرض امراض ردیہ مہلکہ مین سے ہی جس سے جانبری دشوار ہی اسواسطے کہ اصل علاج اس مرض کا گردہ کی قوت ماسکہ کا قوی کرنا ہی اور وہ اس مرض مین نہایت دشوار ہی اسواسطے کہ اثر ہر دوا کا کسی عضو مین اوسوقت ہوتا ہی کہ جب وہ وہان ٹھہرے اور چونکہ کوئی رطوبت گردہ مین اسوقت ٹھہر نہین سکتی تو ہر دوا کا اثر بھی اوسمین تاوقتیکہ نہایت ہی قوی نہو ہو نہین سکتا یہہ ہی سبب ہی کہ سالہا سال تک یہہ مرض رہتا ہی اور بہار طبیب صاحبون اور ڈاکٹر صاحبون کی دہلی کے لیو تک لیجاتے ہین اور مدتون تک دربارداری کرتے ہین مگر مرض صاحب ٹس سے مس

نہین ہوتے یہہ خدا کی خاص عنایت ہی جو اوسنے مجھکو اس مرض کے
علاج کا اک خاص ملکہ عنایت فرمادیا ہی جسکے باعث میرے علاج سے
بہت سے بیمار اچھے ہوگئے ورنہ یہہ مرض جیسا ہی اوسکو سب خاص وعام
جانتے ہین۔ اب مین چند قاعدے اس مرض کے علاج کے لکھتا ہون
جو عام طور پر کارآمد ہوسکتے ہین متقدمین اطبا کا اتفاق ہی اور ہم
بھی اسکا تجربہ کرچکے ہین کہ اس مرض مین قی کرنا نفع کرتا ہی کسی قسم
مین کم اور کسی قسم مین زیادہ اسواسطے کہ قی سے رطوبتین بدن کے
اوپر کی جانب کو کھچتی ہین اور ایسے ہی قبض کا دفع کرنا اور طبیعت کا
ملین رکھنا بھی اس مرض مین نافع ہوتا ہی اسواسطے کہ وہ رطوبت
کو گردون کی طرف متوجہ نہین ہونے دیتا لیکن بہتر یہہ ہی کہ ملین
چیزین پلائی نجاوین بلکہ گاہ گاہ طبیعت کے قلینین ایسے حقنون سے
جنمین ملین دواؤن کے ساتھ گردون کی تسنجین کرنیوالی دوائین
اور قوت دینے والی اونکو ہون کرین اور صرف ملین دوائین اس
مرض مین دینا نہایت مضر ہی اسواسطے کہ وہ بدن کی رگون اور
اعضا کو ڈھیلا اور ضعیف کرتی ہین پس لامحالہ اس مرض کی زیادتی
کا باعث ہونگی اسواسطے قابض اور مقوی دواؤن کا بھی حقنہ
مین ملین دواؤن کے ساتھہ ملانا ضرور ہی اور چونکہ ذیابیطس

اکثر حرارت سے عارض ہوتا ہی تو اکثر علاج اوسکا ایسی سرد چیزون سے کیا جاتا ہی
کہ جو سرد ہون اور اونمین قوت قابضہ بھی ہو اور جس قدر کہ ان دواؤن
مین قوت قابضہ بڑہی ہوئی ہوگی اوسی قدر اس مرض کیواسطے
شدید النفع ہونگی اور جو دوا یا غذا مدر ہی یعنی پیشاب زیادہ لاتی ہی
وہ اس مرض کی سخت دشمن ہی ایسی دواؤن کے دینے سے نہایت
احتیاط چاہیئے مگر اوسکے ساتھ ہی یہہ بات بھی کہنی ضرور ہی کہ اس مرض کی
دواؤن مین جبتک کسی قدر مدرات نہ ملائی جاوینگی نفع بھی زیادہ
حاصل نہوگا اسواسطے کہ یہہ مدر چیزین اون قابض دواؤن کے اثر
کو گردون ہی کی طرف جلد کھینچکر لیجاوینگی پس اسوقت زیادہ اثر
ان دواؤن کا گردون مین ہوگا اور اگر یہہ دوائین اون قابض
دواؤن کے ساتھ نہ ملائی جاوینگی تو ان دواؤن کا اثر گردون کے
ساتھ مخصوص نہوگا بلکہ حق تو یہہ ہی کہ گو دوا کتنی ہی قوی ہوگی گردون
تک اوسکا اثر بہت ہی کم پہونچیگا اسی سبب سے شیخ نے قانون مین لکھا ہی
کہ ماء الخیار و ماء القرع اس مرض مین بہت نافع ہین حالانکہ یہہ دونون
مدر ہین مگر اس قول سے یہہ سمجھنا اچھا ہے کہ تنہا یہہ مدر چیزین دینی
جائز ہین بلکہ قابض چیزون کے ساتھ انکا دینا مفید ہی اور فاضل
قرشی اور حکیم علی گیلانی قانون کی شرح مین لکھتے ہین کہ تعریق

یعنی پسینہ لانا اس مرض مین بہت مفید ہی اسواسطے کہ وہ رقیق رطوبتون
کو جلد کی طرف کو جو گردون کی طرف کی ضد ہی کھینچتا ہی لیکن یہہ
لکھتے ہین کہ اسکا استعمال بہت دشوار ہی اسواسطے کہ اس بیماری والی
سرد ہوا کے بہت محتاج ہوتے ہین اور یہہ پسینہ کی مانع ہی مگر مین
کہتا ہون کہ ایسے علاجون کی کوئی ضرورت نہین اسواسطے کہ
تعریق اس مرض مین گو کسی قدر مفید ہو مگر اوسکا ضرر اوسکے
نفع سے بہت بڑھا ہوا ہی اسواسطے کہ یہہ یبوست پیدا کرتی ہی
اور بدن کی رگون اور مسامون کو ڈھیلا کرتی ہی اور اونکی رطوبتون
کو نکالتی ہی پس لامحالہ اسکا ضرر اوسکے نفع سے بڑھا ہوا ہوگا۔ اور
جہان تک ممکن ہو اس مرض مین حرکات بدنی اور نفسانی سے
بچاوین اور متقدمین کے نزدیک اس مرض مین جبکہ ابتدائی حالت
مین ہو فصد کا کھولنا اور خون کا نکالنا بھی جائز ہی جبکہ بدن مین
خون غالب ہو اور اسکی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ خون کے نکلنے سی
گردے محتاج غذا کے ہونگے اور خواہ مخواہ خون کو مائیت سے
چوسینگے اور یہہ اس مرض مین مفید ہی مگر میرے نزدیک یہہ علاج
اوسی زمانہ کا تھا کہ جسمین بدن خون سے ممتلی ہوتے تھے اور
قوتین بہت قوی ہوتی تھین اب اس زمانہ مین خصوصًا ہندوستان

کے باشندون مین اس قسم کے علاج غالباً مفید ہونگے بلکہ انکا ضرر انکے نفع سے

بڑھا ہوا ہوگا اور نیز کو کھہ اور کمر کا سُن کر دینا مخدر ضمادون کے استعمال سے

اس مرض مین نہایت مفید ہی اسواسطے کہ مخدر گردون کی قوت جاذ

کو ضعیف اور سست کر دیتی ہی پس وہ زیادہ پانی کو جگر سے کھینچ نہین

سکتی اور جہان تک ممکن ہو اس مرض مین کمر پر زور نڈالین اور جماع

کو اپنے اوپر حرام مطلق سمجھین کہ یہ اس مرض مین سم قاتل کا حکم رکھتی

ہی اور دوڑ دھوپ اور زیادہ چلنے پھرنے سے بھی اپنے آپکو بچاوین

دوسری فصل گرم ذیابطیس کے علاج مین

اسکو ہم چند قسم پر منقسم کرتے ہین

قسم پہلی ذیابطیس کی عام تدبیرون اور مفید علاجون مین

جب ذیابطیس گرم شروع ہووے تو چاہیئے کہ بیمار کو گرمی

سے بچاوین اور گرم دوا اور گرم غذا سے پرہیز کراوین اور ہمیشہ

استعمال سرد دواؤن کا جنمین قوت قابضہ ہو کرتے رہین۔ اور

ماء القرع اور ماء الخیار کا استعمال قرص کافور وغیرہ کے ساتھ

بہت مفید ہی اور گاوی چھاچھہ کا استعمال تو نہایت ہی مفید ہی

بلکہ اگر بجاے سالن اور پانی کے اوسی کو استعمال کرین تو بہت

جلد نفع ہو اور پیاس کو ہرگز نروکین جس وقت پیاس معلوم ہو

اوسیوقت سرد پانی جس قدر تشنگی ہوا وسقدر پیوین اور پانی جسقدر سرد ہوگا اوسیقدر مفید ہوگا بلکہ بہتر تو یہہ ہر کہ چھاچھ یا پانی جو کچھ پیوین برف مین سرد کر کر پیوین اور چھاچھ اگر بکری کی ہو تو اور بھی زیادہ مفید ہر اگر ترش بھی ہو تو بہت ہی اچھی ہر اور اگر ہو سکے تو ایک بہت بڑے ظرف مین چھاچھ بھروا کر اوسکو برف سے ٹھنڈا کر کر اوسمین دیر تک بیٹھے رہین یعنی اوس سے آبزن کرین اور بہت سرد پانی مین غوطے لگانا اس حد تک کہ بدن سرد ہو جاوے اس مرض مین بہت مفید ہر اور آش جو کا پینا اس مرض مین خواہ تنہا خواہ روغن بادام ملا کر بھی نافع ہر اور سرد شربتون کا استعمال جیسے شربت انار ترش اور شربت غورہ اور شربت حماض اور شربت لیمون اور شربت فالسہ اس مرض مین بہت زیادہ تسکین دیتا ہر اور لعاب اسپغول اور آب انار ترش اور آب شاہ توت اور آب آلو بخارا بھی اس مرض مین نافع ہین اور شیخ نے قانون مین لکھا ہر کہ اگر تین انڈون کو سرکہ مین ایک رات دن تر کر کر پی لیوین تو اس مرض کیواسطے بہت نافع ہر اور اگر گائو دیا بکری کی ترش چھاچھ کا مقطر پانی لیکر پیا کرین تو تشنگی کی تسکین کے واسطے بہت مفید ہر اور اس مرض مین ہمارے مجربات سے یہہ ہر کہ لیوین جو کا آٹا اور ترش چھاچھ کا مروق

پانی جو گاڑھی چھاچھ سے لیا ہوا ہو اور اوسکا بوزہ بناوین اور اوسکو استعمال کرین اور جسقدر اسکے عمل اور ترویق مین تکرار کیا جاویگا اوسیقدر مفید ہی اور سرد خوشبوؤن کا سونگھنا بھی جیسے کافور اور نیلوفر اور صندل اور کیوڑہ وغیرہ بہت تسکین دیتا ہی اور اس بیماری والے کو لازم ہی کہ اپنی پشت کے نیچے بستر پر سرد خوشبو کے پھول رکھکر سویا کرے یہانتک کہ کل جسم اوسکا پھولون ہی پر ہو جیسے نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور بہی اور سیب کے پھول اور نسرین کے پھول اور گدھل کے پھول اور ترنج یا کاغذی لیمون کے پھول اور ہارسنگھار اور کاسنی اور سدا گلاب کے پھول۔ اور علی ہذا القیاس گل فردوس اور بستان افروز اور گل کدو اور گل پیٹھ اور گل کشنیز غرض اس بیماری والے کو اپنی کمر کے نیچے اس قسم کے پھول رکھکر سونا ضرور ہی اور آلو بخارا کا استعمال تو اس مرض مین نہایت ہی مفید ہی جس حیلہ سے ممکن ہو اسکا استعمال کرین حکیم علی گیلانی قانون کی شرح مین فرماتے ہین کہ ہمنے اسکے استعمال سے عجیب اور غریب منفعتین دیکھی ہین اور جگر اور گردون کے مقام پر ہمیشہ سرد ضماد کیا کرین اور قرص کافور اور قرص دیابطیس اور قرص گلنار اور قرص طباشیر وغیرہ بھی اس مرض مین مفید ہین اور جامون اور

فالسون کا استعمال ہمارے تجربہ مین نہایت ہی مفید پایا گیا ہو اگر ان دونون کی گٹھلیون
کو خشک کر کے پیسکر اسکا سفوف بنا لیا جاوے اور ہر روز بقدر چھ ماشہ کے چھاچھ کے
ساتھ مین استعمال کیا جاوے تو بہت ہی جلد نفع دیتا ہو اور یہہ دوا بھی اس مرض
مین مفید ہی۔ صفت کشنیز خشک گلسرخ طباشیر تخم کاہو تخم خرفہ گل ارمنی
گلنار صمغ عربی ہر ایک آدھا ماشہ کافور ایک رتی سب دواؤن کو کوٹ
چھان کر ایک تولہ شربت انار مین ملا کر ہمراہ معمولی شربدید کے کھلا دیا کرین۔
اور اگر جامون اور فالسہ کی چھال کو باریک پیسکر سفوف بنا کر املی کے آب زلال
کے ساتھ بقدر چھ ماشہ کے کھا لیا کرین تو یہہ بھی ذیابیطس کیواسطے نافع ہین اور
اہل تجربہ کا اتفاق ہی کہ اس مرض مین خوب سرد پانی پی کر قی کرنا بہت ہی
نفع دیتا ہی اور واجب ہی کہ اس مرض مین گرم غذا ہرگز ندین بلکہ سرد
ترکاریون پر جیسے کدو خرفہ پالک توری بھنڈی قناعت کرین اور جوا
نکہ کی روٹی اسمین مفید ہی بلکہ اگر ہو سکے تو روٹی کو چھاچھ مین ہی تر
کر کر کھایا کرین در صورت ضعف کے حلوان کا گوشت یا مرغی کے
چوزون کا گوشت بھی دینا مناسب ہی تاکہ ضعف نہ بڑھنے پاوے اور تازہ
مچھلی بھی مفید ہی اور دودھ کا استعمال بھی بہتر ہی لیکن مچھلی کا استعمال
احتیاط سے کرنا چاہئے تاکہ اوس سے پیاس نہ بڑھنے پاوے اور
دال مونگ اور دال مسور بھی غذا مین دینا کچھ مضائقہ نہین اور آش

جو بھی بہت فائدہ کرتا ہی اور خشکہ عمدہ جانولون کا بنسبت گیہون کی روٹی
کے اس مرض مین زیادہ مفید ہی خصوصاً جبکہ اوسکو ترش چھاچھ گاڑی
یا املی کے آب زلال کے ساتھ استعمال کیا جاوے اسواسطے کہ اسوقت مین
ہم دوا اور ہم غذا ہوجاویگا اور گاؤ کے دودھ یا بکری کے دودھ کی
فیرینی بھی اسمین فائدہ دیتی ہی اور اگر گاہے گاہے حلوان یا مرغی
کے چوزون کے گوشت مین پلاؤ پکوا کر کھالیا کرین تو کچھ مضائقہ نہین -
لیکن کثرت اسکی تشنگی زیادہ پیدا کرتی ہی اور جگر اور انتون اور جو کے کی
بھاجی بھی اس مرض مین جائز ہی اور سرد ترشی کا استعمال بھی بقدر ضرورت
یعنی صرف ذائقہ کے واسطے کچھ حرج نہین اور سرد میوے کل جائز ہین مگر وہ
کہ جنمین ادرار ہی جیسے بہی اونسے احتراز چاہیئے ۰

دوسری قسم گرم ذیابیطس کی قسمون کے علاج کی تفصیل مین

چونکہ سابق مین ہم کہہ چکے ہین کہ گرمی کا ذیابیطس کبھی تو تمام بدن کی
حرارت سے ہوتا ہی اور کبھی صرف جگر اور گردون ہی کی حرارت اسکو
پیدا کردیتی ہی اور کبھی معدہ کی حرارت بھی اونکی شریک ہوجاتی ہی -
پس ضرور ہی کہ ان قسمون کے علاج کا تفاوت بھی ہم بیان کرین -
پس معلوم ہو کہ علاج گرم ذیابیطس کی سب قسمون کا ہرچند کہ ایک ہی

طریقہ پر اور ایک ہی قسم کی دواؤن سے کیا جاتا ہی لیکن مراتب کے تفاوت کا
فرق ہی اسواسطے کہ جو ذیابیطس زیادہ قوی اور شدید ہوگا اوسکا علاج
بھی نہایت ہی قوی اور بہت ہی سرد دواؤن سے کیا جاویگا بہ نسبت
ضعیف یا متوسط کے اور چونکہ عام بدن کی حرارت والا ذیابیطس نہایت
ہی سخت اور قوی ہوتا ہی اور ایسی ویسی دوائین اوسمین کچھ موثر
نہین ہوتین تو ضرور ہی کہ اسکا علاج بہت ہی قوی دواؤن سے
کیا جاوے اور نہایت ہی سرد دوائین اوسمین استعمال کیجاوین
تاکہ وہ بسبب شدت سردی اپنی کے بدن مین بیٹھی ہوئی حرارت کو
کھودین اور بسبب اپنی قوت قبض کے رگون اور اعضا کی قوت
ماسکہ کو قوی کردین اور آیندہ قسمون مین جو ہر قسم کی دوائین اس
مرض کے مفید لکھی جاوینگی تو طبیب کو مناسب ہی کہ اونمین سے ہر قسم
کی دوائین ہر قسم کیواسطے منتخب کرے اور تمام بدن کی گرمی کے
ذیابیطس والے کو لازم ہی کہ اکثر اوقات سرد پانی مین بیٹھا کرے
یہانتک کہ کل بدن ڈوب جاوے اور بیمار اپنے بدن کے اندر خوب سردی
محسوس کرنے لگے اور جسقدر پانی زیادہ سرد ہوگا اوسیقدر زیادہ نافع
ہوگا بلکہ اگر بجاے پانی کے چھاچھ مین جو برف سے سرد کیگئی ہو
بٹھایا جاوے تو بہت زیادہ مفید ہوگا اور جو ذیابیطس کہ جگر اور

گردون کی حرارت سے ہی اور عام بدن اوسمین شریک نہین ہی تو اوسمین اس علاج کی کوئی حاجت اور ضرورت نہین ہی بلکہ بعض اوقات مضرت کا خوف ہی اس قسم مین بجاے اس علاج کے گردون اور جگر کے مقام پر سرد ضماد لگاوین یا برف کے پانی یا چھاچھ مین کپڑا اتر کر کر اس مقام پر اکثر اوقات رکھا کرین اور اگر معدہ بھی شریک ہو تو اس ضماد اور کپڑے کا معدہ پر بھی استعمال کرین اور یہہ بھی سمجھین کہ تمام بدن کی حرارت والے ذیابطیس مین اس قسم کے ضماد اور کپڑے چندان نافع نہین ہوتے اسواسطے کہ اوسمین تو تمام بدن مین حرارت متمکن یعنی بیٹھی ہوئی ہی کسی خاص جگہ کے سرد کرنے سے کیا نفع کی امید ہوسکتی ہے اور بہت سرد پانی پی کر قے کرنا اگرچہ گرم ذیابطیس کی ہر قسم مین نفع کرتا ہے مگر اوس قسم مین جسمین معدہ کی حرارت بھی شامل ہو غایت درجہ مفید ہے اب مین اس مرض کے علاج کا ایک ایسا قاعدہ لکھتا ہون جسپر لحاظ کرنے سے ہر قسم کے گرم ذیابطیس کا علاج آدمی بخوبی کر سکے اور جو عوارضات اوسمین گاہ گاہ عارض ہو جاتے ہین اونکی تدبیر پر بھی قادر ہو سکے وہ یہہ ہے جب کوئی مریض کسی طبیب پاس اس مرض کی شکایت لاوے تو اول اوسکو قرص یا سفوف ذیابطیس کے جو آیندہ قسمون مین آوینگے استعمال کراوے اور اگر معلوم ہو کہ ذیابطیس شدید ہے اس قسم کے قرص وغیرہ مفید ہونگے اور یہہ بھی

دریافت ہوجاوے کہ حرارت بہت بڑھی ہوئی ہی تو یہہ قرص یا سفوف
ہمراہ کسی عرق کے اون عرقون مین سے جو آئندہ لکھے جاوینگے
استعمال کراوے اور اگر یہہ معلوم ہو کہ قلب مین بھی حرارت متمکن ہوگئی
ہی اور دق شروع ہوگئی ہی یا ہونیوالی ہی تو ہمراہ ان دواؤن کے
سرد مفرحات کا بھی کسی وقت مین استعمال کراوین اور اگر قبض شدید
لاحق ہو تو گاہ گاہ ملین حقنون کا جنکے نسخے ہم آگے لکھینگے استعمال
کیا کرین اور اگر مریض خفقان اور حرارت قلب کی شکایت کرتا ہو تو
خمیرہ صندل وغیرہ دن رات مین کسی وقت خصوصًا خفقان کے وقت
دیدیا کرین اور اگر اس بیماری والے کو دست شروع ہوجاوین
تو جوارش آملہ و مفرح آملہ اور سفوف اسہال کبدی وغیرہ کا استعمال
بھی برابر جاری رکھین اور اگر اس بیماری والے کو بخار بھی رہتا ہو
تو عرق شیر یا عرق کافور کا استعمال ہمراہ ذیابطیس کی دواؤن کے
کرانا مفید ہی اور واضح ہو کہ طبیب کی توجہ اس مرض کے علاج مین
دو باتون کی طرف ہونا ضرور ہی ایک تو حرارت اور یبوست کا
تسکین دینا دوسرے گردون کے مجاری کا تنگ کرنا لیکن ایسے
موقعے کہ جہان دونون باتون کی طرف توجہ برابر ہونی چاہیے کم ہوتے
ہین لہذا طبیب کو لازم ہی کہ ان دونون امرون مین سے جس امر کی

شدت دیکھے اوسی امر کی طرف اپنی توجہ زیادہ مبذول کرے مثلاً اگر دیکھے کہ
مرض مین حدت اور حرارت بہت بڑہی ہوئی ہی اور بیمار گرمی اور شعلہ کی
بدن یا شکم مین بہت شکایت کرتا ہی تو اوسوقت مین سراسر توجہ اپنی مبردات
کے استعمال پر مبذول رکھے اور جہانتک ممکن ہو سرد دواؤن کا استعمال
کراوے اور ہرگز زیادہ سردی سے خوف نکرے اور اگر دیکھے کہ بیمار چندان
حرارت اور سوزش کی شکایت نہین کرتا اور نہ اوسکی نبض وغیرہ سے بہت
زیادتی حرارت کی پائی جاتی ہی اور باوجود اسکے تشنگی اور پیشاب کی بہت
کثرت ہی تو اوسوقت مین زیادہ توجہ گردہ کے مجاری کے تنگ کرنے کی
طرف رکھے اور زیادہ مبردات سے جنکی کیفیت حرارت مرض کی حرارت سے
بڑہی ہوئی ہو پرہیز کرے اسواسطے کہ زیادہ سرد چیزون کا استعمال عجب
نہین کہ اسوقت مین کوئی دوسرا مرض پیدا کردے اور یہہ بات بھی یاد
رکھنی چاہیئے کہ یکلخت بہت شدید اور قوی حابسات کا دیدینا بھی
گاہے اس مرض مین نقصان کرجاتا ہی اسواسطے کہ جبتک سبب مرض کا دفع
نکیا جاویگا حابسات کے استعمال سے گو پیشاب کمجاویگا لیکن یہہ مادہ کسی
اور جگہہ آفت شدید برپا کردیگا اس سبب سے کہ جو رطوبت کہ جگر یا بدن کی
رگون مین گھل کر پیشاب کے راہ خارج ہوتی تھی اب وہ بدن مین ہی
موجود رہیگی اور کچھہ نہ کچھہ آفت پیدا ضرور کریگی جیسے ایک ذیابطیس والے کو

دیکھا جسکو بہت کثرت سے پیشاب آتا تھا کہ بسبب قوی حابسات کے
استعمال کے یک لخت اوسکا پیشاب رک گیا اور شاید معمولی طور پر یا
اوس سے کسی قدر زائد آنے لگا لیکن بہت ہی تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکا
بدن پھوٹ نکلا اور جابجا دنبل ہونے لگے اور ایک اور عورت کو دیکھا کہ
یک لخت اوسکی زیادتی پیشاب کی موقوف ہوگئی اور اپنی حالت اصلی
پر آنے لگا لیکن اوسکے ساتھ ہی یہ کیفیت ہوگئی کہ بخار لازمی طور پر
رہنے لگا اور کسی تدبیر سے موقوف نہوا یہانتک کہ اوس بیماری نے اوسی
مرض مین قضا کی ۔

تیسری قسم گرم ذیابطیس صحیح کے قرصون کے نسخون کے بیان مین

قرص جو ذیابطیس کو نافع ہی ۔ صفت طباشیر رب السوس تخم خیارین
تخم کاہو تخم خرفہ بریان صندل سفید ہر واحد ایک جزو کشنیز خشک
بریان گل ارمنی نشاستہ ہر ایک نصف جزو گل نار سماق صمغ عربی ہر ایک ڈیڑھ
جزو کوٹ چھان کر اسپغول کے لعاب مین قرص بنالین چھہ ماشے سے
سات ماشے تک معمولی بدرقون کے ساتھ استعمال کرین **ایضاً قرص**
جو اس مرض کو بہت ہی نافع ہین اور قوی العمل ہین کشتہ قلعی چودہ
ماشے کشتہ مرجان چار ماشے گلسرخ برادہ دندان فیل سوختہ

تخم کاہو مقشر کشنیز خشک مقشر زرشک حب کاکنج صمغ عربی گلنار
ہر ایک چہار درم مغز تخم خیار مغز تخم تر بوز تخم خرفہ مقشر صندل سرخ
صندل سفید ہر ایک دو درم تخم کاسنی ایک درم کافور نصف درم
سب دواؤن کو کوٹ چھان کر ترشی انار کے پانی مین چار چار ماشے
وزن کے قرص بنالین ایک قرص صبح کو بکری کے تازہ دودھ کے ساتھ
کہ جسمین حرارت ابھی باقی ہو کھالیا کرین اور شام کو ایک قرص شربت
ورد کے ساتھ اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ قرص جیسے ذیابیطس کو نافع
ہین ویسے ہی سرعت بول اور سیلان منی کو بھی بہت مفید ہین او
گردہ اور مثانہ کی طاقت دینے کو بھی بینظیر ہین اگرچہ تعداد انکے کھانے
کی اسّی روز ہے لیکن بیس روز مین بھی انکا اثر بخوبی محسوس ہوجاتا ہے
اگر سیلان منی اور مذی کی رعایت سے تخم کنگھی شقاقل مصری
ثعلب مصری ہر ایک ایک تولہ داخل کرین تو بہتر ہے۔ **ایضاً**
قرص جو اس مرض کیواسطے نہایت مفید ہین صدفہ مروارید ناسفتہ
پسے ہوئے بسد کہربا شمعی زہر مہرہ خطائی ہر ایک تین ماشے طباشیر
رب السوس ہر ایک چار ماشے تخم خرفہ تخم کاہو ہر ایک تیرہ ماشے
کشنیز خشک تخم حماض یعنی چوکہ کے بیج گل ارمنی زرشک ہر ایک
بوئے تین ماشے صندل سفید گلنار پوست سماق صمغ عربی

ہر ایک پونے دو ماشے کافور ایک ماشہ خاکستر پوست بیضۂ مرغ چار ماشے
بدستور متعارف قرص بنالین اور ان سب کی پندرہ خوراکین کرلین
اور ایک قرص کو ہمراہ کسی عرق کے ذیابیطس کے عرقون مین سے جو
آگے آوینگے استعمال کرین اگر پوست سماق بہم نہ پہونچے تو بجائے
اوسکے تخم سماق یا گرد سماق کرلین **ایضا** قرص جو ذیابیطس کو نافع
ہین منقول از قانون شیخ بوعلی سینا رحمۃ اللہ علیہ سے **صفت**۔
طباشیر گل مختوم سرطان بحری مغسول ہر ایک اک جزو لک مغسول
سویم حصہ جزو تخم خشخاش تخم کاہو ہر ایک ڈیڑھ جزو سبکو کوٹ چھانکر
اسپغول کے لعاب مین قرص بنالین چار ماشے سے چھ ماشے تک ہمراہ
معمولی بدرقون کے استعمال کرین **ایضا** قرص ذیابیطس کو
نافع شرح قانون حکیم علی گیلانی اور کامل الصناعہ سے منقول۔
صفت طباشیر پانچ درم تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک سات درم
تخم حماض کشنیز خشک گل سرخ گل ارمنی ہر ایک تین درم صندل
سفید گلنار سماق ہر ایک دو درم کافور آدھا درم سب کو باریک
کوٹ چھان کر خرفہ یا کاہو کے پانی مین قرص بنالین ہر روز ایک
درم سے ایک مثقال تک کھٹ میٹھے انار کے پانی کے ساتھ اور یا
سیب یا ترش انگور کے پانی کے ساتھ کھالیا کرین **ایضا** قرص

طباشیر جو اس مرض کیواسطے بہت مفید ہین منقول ذخیرۂ خوارزم شاہی
اور ایلاقی سے **صفت** طباشیر دس درم تخم کاہو تخم خرفہ پندرہ
پندرہ درم دھنیان خشک جو تین دن تک سرکہ مین بھگو کر بریان
کر لیا گیا ہو گل سرخ گل ارمنی ہر ایک پانچ درم گلنار دو درم کافور
آدھا درم صندل سفید صمغ عربی اقاقیا دو دو درم سب کو کوٹ
چھانکر اسپغول کے لعاب یا خرفہ کے پانی مین قرص بنالین چھہ ماشے
سے دس ماشے تک انار کے پانی کے ساتھ استعمال کیا کرین ۔
ایضاً قرص ذیابیطس مولانا عبدالعزیز پنجابی رحمۃ اللہ علیہ کی
اکسیر اعظم سے منقول **صفت** تخم خرفہ تخم کاہو پندرہ پندرہ درم
طباشیر رب السوس پانچ پانچ درم کشنیز خشک تخم حماض گل ارمنی
تین تین درم صندل سفید گلنار سماق صمغ عربی دو دو درم
کافور آدھا درم سب کو کوٹ چھان کر خرفہ یا ترش انار کے
پانی مین قرص بنالین اور چھ ماشے سے نو ماشے تک معمولی بدرقون
کے ساتھ استعمال کرین اور شرح اسباب اور علامات مین تخم خرفہ اور
تخم کاہو کا وزن دس دس درم لکھا ہی **ایضاً** قرص اوسی کتاب سے
منقول ہی **صفت** طباشیر تخم کاہو تخم خرفہ گلسرخ گلنار گل ارمنی
سب اجزا برابر کوٹ چھان کر خرفہ یا انار کے پانی کے ساتھ قرص

بنالین اور چھہ ماسنے سے نو ماشے تک استعمال کیا کرین **ایضاً** قرص **صفتہ** - گلنار چار درم گلسرخ تین درم اقاقیا دو درم صمغ عربی ایک درم کتیرا آدھا درم سبکو کوٹ چھان کر قرص بنالین اور بقدر حاجت لعاب اسپغول کے ساتھہ کھالیا کرین **ایضاً** قرص جو اس مرض مین نہایت ہی نفع کرتے ہین شفاء عاجل سے منقول **صفتہ** طباشیر رب السوس صمغ عربی کتیرا ہر ایک نصف درم کافور افیون ایک ایک قیراط سب کو کوٹ چھان کر اسپغول کے لعاب مین قرص بنالین اور آب زلال تمر ہندی کے ساتھہ مین استعمال کیا کرین یہہ کل ایک خوراک ہے **ایضاً** قرص ذیابیطس جو اس مرض مین معمول ہین **صفتہ** طباشیر رب السوس ہر ایک دس درم تخم کاہو بیس درم تخم خرفہ بندرہ درم اور گل ارمنی کشنیز خشک گلسرخ ہر ایک پانچ درم اقاقیا صمغ عربی صندل سفید صندل سرخ گلنار ہر ایک دو درم کافور نصف درم - سبکو کوٹ چھان کر گلاب مین قرص بنالین اور تین درم اسمین سے سات تولے ترش انار کے پانی کے ساتھہ مین ایک تولہ مصری ڈالکر پی لیا کرین **ایضاً** قرص نافع ذیابیطس قرابادین جلالی مصنفہ مولانا جلال الدین مرحوم امروہوی سے منقول **صفتہ** حب الاس تخم حماض مقشر ہر ایک دو درم صمغ عربی نشاستہ ہر ایک

ایک درم اسپغول کے لعاب مین قرص بنالین اور سات ماشے کھالیا کرین
ایضاً قرص مجرب اور معمول جو اس مرض مین نافع ہین **صفت** کشتہ قلعی
کشتہ مرجان گلسرخ دندان فیل سوختہ تخم کاہو مقشر کشنیز خشک مقشر
زرشک حب کاکنج صمغ عربی گلنار ہر ایک چودہ ماشے مغز تخم خیار مغز
تخم کدو مغز تخم تربوز تخم خرفہ مقشر صندل سفید صندل سرخ ہر ایک
سات ماشے تخم کاسنی ساڑھے تین ماشے کافور پونے دو ماشے
کشتۂ نقرہ کشتہ طلا جو سرد بوٹیون سے پھونکے گئے ہون تین تین
ماشے سب کو کوٹ چھان کر ترش انار کے پانی مین قرص بنالین اور
صبح کے وقت ساڑھے چار ماشے سے چھہ ماشے تک تازہ بکری
کے دودھ کے ساتھ کھالیا کرین اور کبھی اسمین زمرد کا کشتہ
دو ماشے اور افیون ایک ماشہ بھی اضافہ کیجاتی ہی **ایضاً** قرص دیگر
کہ اس مرض مین بہت نافع ہین منقول بیاض جد امجد مرحوم و مغفور سے
صفت رامک مازو سبز پوست انار شیرین زاج سیاہ صمغ عربی —
سبکو وزن مین برابر لیکر کوٹ پیس کر حب الاس کے پانی مین قرص
بنالین اور دو ماشے سے تین چار ماشے تک کھالیا کرین **ایضاً**
قرص کافور جو اس مرض کیواسطے مفید ہین اور جگر کی حرارت کو دفع
کرتے ہین منقول قرابادین جلالی سے **صفت** طباشیر چار درم گلسرخ

تین درم شکر طبرزد ترنجبین تخم خیار دو دو درم زعفران کافور ایک ایک
درم سب کو کوٹ چھان کر اسپغول کے لعاب مین قرص بنا لین مقدار
خوراک ساڑھے تین ماشے ہی ایضاً قرص منقول قرابادین قادری
سے صفت کافور پونے دو ماشے گلسرخ ترنجبین دس دس درم تخم خیار
پانچ درم تخم کاہو دو درم خرفہ سیاہ چھ درم تخم کاسنی دو درم مغز تخم
کدو چار درم رب السوس تین درم طباشیر پانچ درم سب کو کوٹ چھان کر
لعاب مین اسپغول کے قرص بنا لین مقدار خوراک چار ماشے - + +

چوتھی قسم گرم ذیابیطس کے سفوف اور دواؤن کے بیان مین

سفوف جو گرم ذیابیطس کو نافع ہی اور ہمیشہ معمول اور مجرب رہا ہی
منقول جناب عموی صاحب قبلہ مرحوم کی بیاض سے صفت مروارید
ناسفتہ کہربا شمعی لبسد کشتہ قلعی چھوٹی اور بڑی الائچی کے دانے
سرخ اور سفید صندل ست گلوست سلاجیت گل ارمنی کتیرا ہر ایک
چھ چھ ماشے زہر مہرہ خطائی طباشیر سفید مغز تخم کدو شیرین -
مغز تخم خیارین زرشک بیدانہ ہر ایک تولہ تولہ بھر کافور قیصوری
دو ماشے ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لین اور چھ ماشے
اسمین سے شربت انار مین ملا کر کھا لیا کرین ایضاً سفوف جو گرم ذیابیطس
مین مستعمل ہی اور اکثر نفع کرتا ہی صفت گولر کے درخت کی اندرونی

چھال دو جزو گل ارمنی گلنار انار دانہ شیرین مغز تخم انبہ آملہ مقشر کشنیز
خشک ہر ایک ایک جزو شکر سب کی برابر سفوف کر کر بقدر مناسب سرد
پانی کے ساتھ کھاوین اور کبھی اسمین فالسہ کی چھال اور فالسہ کی گٹھلیین
اور جامون کی چھال اور جامون کی گٹھلیین اور انبہ کی چھال ایک ایک
جزو اضافہ کر دیجاتی ہین اور اگر ربیتہ البسد بر بھی ملائی جاتی ہی تو نہایت
قوی العمل ہو جاتا ہی اور مقدار شربت اسکا اسوقت مین ساڑھے چار ماشے
سے چھ ماشے تک ہوتا ہی چھاچھ کے ساتھ یا پیٹھے یا کدو کے پانی کے ساتھ
ایضاً سفوف جو ذیابیطس کو نفع دیتا ہی اور گردہ کی حرارت کو دفع کرتا ہی
اور گردہ کی چربی پگھلنے کو مانع ہوتا ہی اور اس باب مین عجیب الاثر
اور بہت مجرب ہی صفت صمغ عربی کتیرا نشاستہ تخم کاسنی مغز تخم کدو
مغز تخم تربوز مغز تخم خربوزہ تخم کاہو گل نیلوفر تخم خطمی گلسرخ گاؤزبان
تخم حماض صندل سفید کشنیز خشک حجر الیہود گل ارمنی گل فوفل ہر ایک
چھ ماشے ثعلب مصری دو تولے سب کو کوٹ چھان کر سب کے نصف
وزن مصری ملا کر سفوف کر لین اور پانچ ماشے سے سات ماشے تک تازہ
پانی کے ساتھ کھاوین ایضاً سفوف جو ذیابیطس کیواسطے نہایت مفید
اور مجرب ہی منقول قدیم بیاض سے صفت گلو خشک برگ جامون
قلعی کشتہ خاکستر مرجان صدف دریائی سودہ اصل السوس مقشر

صمغ عربی کتیرا نیلوفر گاؤزبان مروارید ناسفتہ گلسرخ کشنیز خشک تخم خرفہ
صندل سفید کافور گلنار فارسی گل ارمنی تخم خشخاش سفید مغز چلغوزہ
موصلی سیاہ تخم سرالی سب اجزا کو ہموزن لیکر کوٹ چھان کر سفوف کرین
اور چھ ماشے ماء القرع یا ماء الرائب یعنی دہی کے پانی کے ساتھ کھایا کرین
اور کبھی اس نسخہ مین کنگھی گھاس بھی اضافہ کردیجاتی ہر اور بعضی بیاضون
مین یہہ نسخہ اس طرح مذکور ہر ست گلوست برگ جامون قلعی کشتہ
خاک مرجان صدف سوختہ اصل السوس مقشر صمغ عربی کتیرا طباشیر
سفید گل گاؤزبان مروارید ناسفتہ تخم خرفہ سیاہ گلسرخ کشنیز خشک
صندل سفید ہر ایک چھ ماشے کافور قیصوری تین ماشے گلنار گل ارمنی
تخم خشخاش ہر ایک چھ ماشے سماق تولہ بھر مغز چلغوزہ موصلی سیاہ
چھ چھ ماشے تخم سرالی چھ ماشے زرشک منقی تولہ بھر ایضاً سفوف
جو ذیابیطس کو بہت نافع ہر اور بارہا تجربہ مین آیا ہر صفتہ موصلی دکھنی
ایک تولہ ستاور آملہ منقی مصطگی خار خسک ست گلوست سلاجیت
بنسلوچن نکھان ہیدمنڈی ہر ایک آدھا تولہ اینٹ پرانی کنوئین کی
مدبر نین تولے مصری سب کی برابر سب کو کوٹ چھان کر سفوف کرین
ساڑھے چار ماشے سے چھ ماشے تک مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرین
اور کنوئین کی اینٹ کے مدبر کرنے کا طریقہ یہہ ہر کہ اینٹ کو لیکر اول اوس سے

اوسکو خوب صاف کرلین کہ کوئی چیز خس و خاشاک سے اوسمین لگی نرہے اور اوسکو
جو کوب کرکر پانی مین ڈالدین تاکہ تہ نشین ہوجاوے پس اوس پانی کو دور کرکر دوسرا
پانی ڈالدین اسیطرح سے پانچ مرتبہ کرین اور اگر سات مرتبہ کرین تو اور بہتر
ایضاً سفوف جو پرانے ذیابیطس کو دفع کرتا ہی اور گردہ اور مثانہ کو قوت
دیتا ہی **صفتہ** گوندکتیرا طباشیر گل ارمنی گل قبرسی گل مختوم صندل سفید
گھسا ہوا گلنار اقاقیا بسد رب السوس شادنج عدسی مغسول خرفہ مقشر
خار خسک ست گلو ست سلاجیت قلعی کشتہ مروارید پسے ہوئے ہر ایک دو ماشے
تخم خشخاش مغز تخم خیارین ہر ایک چار ماشے مغز تخم کدو مغز بادام شیرین
مغز فندق نشاستہ مغز چلغوزہ موچرس ہر ایک تین ماشے سب دواؤن کو
کوٹ چھان کر سفوف کرلین اور ایک تولہ اسمین سے اوس پانی کے ساتھ کہ
جسمین گلو تازہ بھگوکر خوب ملی ہوئی ہو استعمال کرین **ایضاً** سفوف گلو
کہ پرانے ذیابیطس کو بقول بعضے طبیبون کے مجرب اور ممتحن ہی گلو خشک کو
خوب باریک پیس کر اوسکی برابر شکر تری ملا کر دو ہتھیلی کی برابر ہر روز
کھالیا کرین مگر ہمنے کبھی اسکا تجربہ نہین کیا **ایضاً** سفوف قلعی کہ ذیابیطس
مین حکیم وارث علی خان صاحب کے مجربات سے ہی **صفتہ** قلعی سیماب
بلیلہ ہیل پاپڑہ سوختہ کہربا مروارید گلاب مین پسی ہوئی سب مساوی الوزن
تولہ تولہ بھر اول سیماب اور قلعی کو گرہ دیکر پیس کر اور دواؤن کے ساتھ

خوب پیس لین اور سفوف کرلین صبح کے وقت ایک ماشہ سرد پانی کے ساتھ
کھالین اور ترشی اور بادی سے پرہیز کرین **ایضا** سفوف واسطے دیابطیس
کے جو ہمیشہ حکیم وارث علی خان صاحب کا معمول تھا اور یہہ جریان اور سوزاک
اور اسہال بواسیری کو بھی نفع دیتا ہی **صفت** طباشیر مصطگی کتیرا صمغ عربی
گل ارمنی سندروس گلنار اقاقیا کزمازج رال سفید کتھا سفید انار دانہ
ترش چھوٹی الائچی اور بڑی الائچی موچرس عود غرقی زرشک بیدانہ جوا
مہرہ ہر ایک چھہ ماشے بارتنگ مازو سبز بریان ہلیلہ زرد بریان مروارید
ناسفتہ ہر ایک نو ماشہ سماق حب الاس زیرہ سفید بریان درونج عقربی۔
بیل گری بریان پوست ہلیلہ بریان ہر ایک ماشے زہر مہرہ خطائی عنبر
اشہب ہر ایک پانچ ماشے شقایق نعمان پانچ ماشے قرنفل ایک ماشہ زرورد
سنگ یشب ہر ایک چار ماشے بسد پسا ہوا مرجان پسا ہوا تخم مو ہر ایک
ساڑھے تین ماشے ان سب دواؤن کو کوٹ چھان کر سفوف کر لین اور
نگاہ رکھین مقدار شربت تین ماشے سے نو ماشے تک ہی اول سفوف کھا کر
اوسکے اوپر ریشہ خطمی کوٹ کر پاؤ سیر پانی اور چار تولے گلاب مین جوش
دیکر چھانتک کہ نصف رہے شیرۂ مغز بادام اضافہ کر کر پی لین اور جس جگہ
کہ حرارت بڑھی ہوئی ہو تو وہان اس سفوف مین سے عنبر اور قرنفل موقوف
کردین اور علی ہذا القیاس جس مریض کو کہ قبض لاحق ہو یہہ دوا ندین

بلکہ اس دوا کا دینا وہین زیادہ مفید ہی جہان اس مرض کے ساتھ دست
بھی کسی قدر آتے ہون **ایضا** سفوف کہ خود ذیابیطس کے واسطے نہایت ہی
مفید ہی قرابادین جلالی سے منقول **صفت** خبث الحدید یعنی لوہے
کا میل بیس درم لیکر اور اوسکو کوٹ چھان کر سات روز تک سرکہ شراب مین
بھیگا رکھین اسقدر کہ سرکہ اوسکے اوپر رہے اور پھر نکال کر اوسکو خشک
کرلین اور خوب باریک پیس لین اور کندر کے چھلکے ایک ادن تک سرکہ مین
تر کر اور خشک کر کر پیس لین اور پانچ درم اوسمین سے لین اور طباشیر
چار درم کشنیز تین درم شنوکران دو درم ان سبکو کوٹ چھان کر اون دونون
دواؤن مین ملا کر سفوف بنا لین اور سات ماشے اسمین سے کھا لیا کرین
ایضاً سفوف جو ذیابیطس کے واسطے مجرب اور آزمودہ ہی منقول بیاض
سے **صفت** ست گلو جیست کشتہ ست جامون ست سلاجیت ہر ایک تین
ماشے طباشیر سفید الائچی خورد برادہ صندلین خستہ فالسہ ترین کتھا سفید ہر یک
چھ ماشے رسوت تولہ بھر کافور قیصوری تین ماشے سب کو کوٹ چھان کر
نصف وزن مصری ملا کر سفوف کرلین اور چھ ماشے اسمین سے کھا لیا کرین
ایضاً سفوف مجرب ذیابیطس کے واسطے **صفت** مروارید ناسفتہ۔
زمرد اخضر کشتہ طلا کشتہ نقرہ کشتہ سرب دو دو درم ست سلاجیت
الائچی خورد ستاور ریگچھان بیدموچرس ہر یک ایک درم گوکھرو انبکی جڑ کی

چھال ہر ایک چار چار درم ست گلو چھ درم مصری سیئیں درم سب کو کوٹ
چھان کر سفوف کر لین اور ایک تولہ چھوٹے گوکھرو کے شیرہ کے ساتھ کہ
تولہ یا دو تولے گوکھرو سے لیا گیا ہو صبح کیوقت کھایا کرین اور کبھی اس
سفوف مین ربیتہ البیر دو صد سالہ چھ درم جسکو کھاری نمک اور بکری کے
دودھ اور ریرم ڈنڈی اور اونٹ کٹیلی اور سنکھا ہولی کے عرق مین
بیس بیس مرتبہ بجھاؤ دیا گیا ہو اضافہ کر لیا جاتا ہی **ایضا** سفوف جو
ذیابیطس کے واسطے بہت نافع ہی **صفت** مرگانک طلا نقرہ کشتہ مروارید
کشتہ ست سلاجیت عود غرقی مصطگی کندر کہربا بسد قرفہ سورنجان
جفت بلوط سعد کوفی صمغ ڈھاک اقاقیا گلنار ہر ایک چھ ماشے قلعی کشتہ
اور ست گلو ہر ایک ڈیڑھ تولہ سرب کشتہ ست سلاجیت زمرد کشتہ
ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف کرین **ایضا** سفوف
جو گردون کو قوی کرتا ہی اور دونون قسم کے ذیابیطس یعنی حار اور
بارد مین تھوڑے سے تغیر کے ساتھ بہت مفید ہوتا ہی اور منی کو بھی
گاڑھا کرتا ہی اور اس باب مین بہت مجرب ہی **صفت** موصلی سیاہ موصلی
سینبھل صمغ سینبھل موصلی سفید تالمکھانہ سبوس اسپغول تج دار چینی
کبابہ چوب چینی گوکھرو کلان تخم کونچ تخم اٹنگن تخم تمر ہندی مقشر
مصطگی بہیجبند سمندر سوکھ کمرکس چنیان گوند ھاقرقرحا صمغ ببول

طباشیر کبود آملہ مقشر الائچی خورد موچرس ہبون پھلی ایک ایک تولہ۔
مائین کلان مجیٹھہ ستاور ثعلب مصری بہمن سرخ بہمن سفید تودری سرخ
تودری زرد درونج عقربی تخم سرپالی برم ڈنڈی قلعی کشتہ مرجان
محرق دو دو تولہ پوست بیضہ مرغ مکلس ایک تولہ سندروس ڈیڑھ تولہ
ست بہروزہ ست گلوست سلاجیت تخم کنگھی نقرہ کشتہ میدہ چوب مغز کنول گٹہ
مازو سبز کلان زنجبیل سنٹھ مولسری نیم رس مغز پنبہ دانہ بوزیدان بدہاری کند
اندرجو لحیۃ التیس نبات کابلی ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ مائین خورد خیار نازک ببول
سایہ مین سوکھی ہوئی پوست ببول برگ نازک ببول سایہ مین سوکھے ہوے ایک
ایک تولہ کوٹ چھان کر سفوف بناوین اور آدھ سیر گاؤ کے دودھ مین دو
تولہ ہر روز ڈال کر پکاوین یہانتک کہ دودھ بستہ ہوجاوے تھوڑے
سے گھی اور الائچی مین بگھار کر بیلیا کرین لیکن اگر ذیابیطس گرم قسم کا
ہو تو اسمین سے بعض اجزاء حارہ جیسے عاقرقرحا زنجبیل مصطگی وغیرہ
موقوف کر کر بجاے انکے خستہ جامن خستہ فالسہ پوست انبہ مغز خستہ
انبہ بریان دو دو تولہ اضافہ کرلین اور اگر ربیتہ البیر دو تولہ اسمین
اضافہ کرلیجاسئے تو بہت مناسب ہے **ایضاً** سفوف کہ ذیابیطس کے واسطے
مجرب ہے اور گردہ اور مثانہ کے ضعف کے واسطے بہت نافع چنانچہ
شاہ جی احمد علی شاہ صاحب کو لوہے کے کشتہ کے کھانیکے سبب سے

ذیابطیس شدید لاحق ہوگیا تھا اسی دوا کے کھانے سے بالکل جاتا رہا اور کچھ
اثر اوسکا باقی نرہا یہانتک کہ اسکے بعد سالہاسال تک زندہ رہے مگر کبھی
کچھ شکایت اسکی عارض نہوئی صفتہ جنگلی بیری کی جڑ جو زمین کے اندر ہو
دو سیر لیکر خوب کوٹ لین اور آدھ سیر گیہون سفید اوسمین ملا کر ایک دیگ مین
ڈال کر اوسمین پانی بھر کر ہلکی آگ پر جوش دین یہانتک کہ دونون چیزین
خوب گل جاوین پس دیگ کو آگ سے اوتار کر گیہون اوسمین سے نکال لین
اور اونکو سایہ مین خشک کرلین جب خشک ہوجاوین تو اونکو باریک پیس لین
اور آدھ پاؤ سفید موصلی کو بھی پیس کر اوسمین ملاوین اور سفوف بنالین
اور اگر چاہین کہ قوی ہوجاوے تو رہبتہ البیر چھ تولے اور خستہ گوندنی خستہ
فالسہ خستہ جامون چھ چھ تولے ملاوین اور بعض اوقات انکے اوزان
مین کچھ فرق کیا جاتا ہی اور بعض دوائین اور بھی اسمین ملائی جاتی ہین تو
اوسکو نہایت ہی مفید ہوجاتا ہی +

پانچوین قسم معجونات اور مفرحات اور جوارشات کے بیان مین جو ذیابیطس کو نفع کرتی ہین

جوارش آملہ + مخترع حکیم علوی خان مرحوم واسطے دفع کرنے شدت
حرارت گردون کے اور واسطے ذیابیطس کے کہ جو ضعف قلب اور
خفقان اور دستون کے ساتھ ہو صفتہ آملہ منقی دس مثقال

زرشک منقی پانچ مثقال کافور زعفران ہر ایک آدھا مثقال گلسرخ
تین مثقال طباشیر زہر مہرہ خطائی گل داغستانی کہربا گل ارمنی
مغسول یشب سبز صندل سفید ابریشم مقرض مائین خورد ہر ایک ایک
مثقال کشنیز مقشر تخم خرفہ مقشر ہر ایک تین مثقال احجار کو سماق کے
کھرل مین گلاب مین پیسین اور باقی دواؤن کو کوٹ چھان کر بہی شیرین
کے آب اور سیب شیرین کے آب پچاس پچاس مثقال مین ملا کر جوارش
بنالین مقدار شربت سات ماشے ہی۔

خمیرہ صندل ترش کہ دل کا مقوی ہی اور اس مرض مین ہمیشہ
معمول اور مجرب ہی حکیم علوی خان صاحب کا مخترع ہی۔ صفتہ۔
گل گاوزبان گل سرخ ہر ایک ڈیڑھ تولے صندل سفید تین تولے عرق
بید مشک اور گلاب اور عرق نواکہ مین جسکا وزن پاؤ پاؤ بھر ہو رات
کو بھگو دین اور صبح کو جوش دین کہ تہائی باقی رہے مل کر صاف کر کر
زرشک تین تولے تمرہندی ساڑھے تین تولے آلو بخارا پندرہ عدد
اوس پانی مین رات کو بھگو دین صبح مل کر صاف کر کر قند سفید نو تولے
آملہ مربہ پندرہ عدد شربت سیب پانچ تولے ملا کر قوام کرلین بعد
اوسکے طباشیر اور ابریشم مقرض کشنیز مقشر ہر ایک ایک تولہ اوسمین
ملا کر رکھ چھوڑین اور نو ماشے کھایا کرین **مفرح آملہ** جو دل و جگر کے

کی حرارت کو رفع کرتا ہی اور خفقان کو دور کرتا ہی اور صعود بخارات کا مانع ہی اور ہمیشہ معمول اور مجرب ہی صفت۔ آملہ بگلاب پرورده پانچ درم کشنیز خشک طباشیر سفید تخم خرفہ سیاہ تخم خیار زرشک بیدانہ صندل سفید ورق نقرہ مروارید ناسفتہ ہر ایک دو درم لسان کہربا شمعی یاقوت رمانی یشب سبز عقیق یمنی زہر مہرہ خطائی ابریشم مقرض۔ بادرنجبویہ سماق گل نیلوفر گل اغشانی تخم کاہو مقشر پوست ترنج تخم کاسنی قاقلین گلسرخ ہر ایک دو دو درم مشک خالص نو رتی کافور قیصوری سواد و ماشے آب انار شیرین آب بہی شیرین آب سیب شیرین آملہ مربہ ہر ایک پانچ پانچ تولے عرق بید مشک گلاب تین تین تولے قند سفید دس تولے سب کو کوٹ چھان کر جواہرات کو گلاب مین پیس کر دستور کی موافق مفرح تیار کرلین ساڑھے تین ماشے سے چھہ ماشے تک کھایا کرین۔

مفرح زمردی جو ذیابطیس اور جگر کے تمام گرم امراض کے واسطے بہت ہی مفید ہی اور اعضاے رئیسہ کو تقویت بخشتا ہی۔ جناب حموی صاحب مرحوم کی بیاض سے منقول صفت۔ آملہ بگلاب پرورده خشخاش سفید تخم خرفہ کشنیز خشک ہر ایک بیس مثقال مغز تخم تربوز مغز تخم کدو مغز تخم خیار گل مختوم گل داغستانی ابریشم

سفوف بہمنین پوست نارنج گل گاؤزبان زہر مہرہ خطائی طباشیر
ہر ایک پانچ مثقال عصارہ زرشک تخم کاہو مقشر نشاستہ گل سرخ
کنجد مقشر نیلوفر کہربا زمرد ورق نقرہ ہر ایک دو مثقال مشک خالص
سوا دو ماشے کافور سوا دو ماشے عنبر اشہب ترنجبین شیر خشت شربت
سیب شیرہ مربا آملہ ہر ایک سو سو مثقال موافق دستور کے معجون
بنالین اور بعضے مزاجون مین مروارید ناسفتہ کہربا شمعی مرجان ورق
طلا چار چار مثقال اضافہ کیا جاتا ہی اور بعض نسخون مین عنبر کا وزن
ایک مثقال ہی لیکن درصورت شدت حرارت کے عنبر کا داخل کرنا
مناسب نہین اور نیز اگر قبض نہو تو ترنجبین اور شیر خشت کا بھی داخل کرنا
بہتر نہین بلکہ بجاے انکے شربت سیب اور شیرہ آملہ اضافہ کرلیا جاوے

معجون ذیابیطس کہ ذیابیطس کے واسطے نہایت درجہ نافع ہی اور
جگر مین حرارت کتنی ہی بڑہی ہوئی ہو اوسکو فی الفور دفع کردیتی ہی

صفت ربیبۃ البیر مدبر جو صد سالہ سے کم نہو لیکر بکری کے دودھ
اور گائے کے دہی اور کیلہ کے پانی اور پالک اور خرفہ اور کھیرا اور
کدو کے پانی مین سات سات مرتبہ بجھاؤ ین اور نیلوفر کے عرق مین
کھرل کرین بعد اوسکے طباشیر زہر مہرہ یشب سبز کہربا شمعی گل مختوم
گل ارمنی ہر ایک سات ماشے لیکر بید سادہ کے عرق مین کھرل کرین

پس زہر مہرہ گل نیلوفر مغز تخم کدو مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھا تخم خشخاش سفید ہر ایک تین درم زرشک منقی چھہ درم پوست آملہ چار درم مصطگی مروارید ناسفتہ گل سیوتی گل گاؤزبان زرورد سبزی کنول گٹہ برادۂ صندل سفید برادہ صندل سرخ ابریشم خام ہر ایک دو درم کندر تین درم کافور ایک درم آرد کنار دشتی خستہ دور کردہ دو درم ان دواؤن کو کوٹ چھان کر نگاہ رکھین اور موتیون کو بارہ پہر تک گلاب اور کیوڑہ مین کھرل کرین بعد اوسکے آب انار ترش آب انار شیرین شربت نارنج شربت ترنج آب بہی شیرین آب لیمون ترش آب امرود آب جامون آب فالسہ آب آملہ تازہ ہر ایک ایک چھٹانک قند سفید آدھ سیر عرق بید سادہ عرق کیوڑہ عرق نیلوفر ایک ایک چھٹانک ڈالکر قوام شربت کا سا کرلین اوسکے بعد سب دوائین پسی ہوئی اوسمین ملاوین اور معجون بنالین پھر ورق نقرہ دو تولے حل کرکر رکھہ چھوڑین سات ماشے سے نو ماشے تک تخم خرفہ کے شیرہ کے ساتھ کھاوین اور اگر ماء القرع یا چھاچھہ گاوی یا دہی کے مقطر پانی کے ساتھ کھاوین تو بہت مفید ہے ✢

خمیرۂ صندل جو ذیابیطس مین نفع کرتا ہی اور خفقان اور حرارت دل اور حرارت جگر کو دفع کرتا ہی جس صورت مین کہ ذیابیطس کے

ساتھ خفقانیت اور حرارت قلب بڑھی ہوئی ہو تو اس خمیرہ کا دینا وہان
بہت مناسب ہے اور ہمارے تجربہ مین آیا ہے صفت صندل سفید پانچ
تولے گل گاوزبان تین تولے گاوزبان تین تولے گلسرخ دو تولے
گل نیلوفر دو تولے برگ فرنجمسک ایک تولہ سب کو ایک رات دن آدپاؤ
عرق گاوزبان اور آدپاؤ عرق عنب الثعلب اور آدپاؤ عرق بید مشک
اور پاؤ بھر گلاب مین تر کرکر جوش دین یہانتک کہ نصف باقی رہے
پس صاف کرکر سیر بھر قند سفید ڈال کر قوام کرین اور طباشیر کہربا
شمعی مغز تخم کدو شیرین مغز تخم خیارین تخم خرفہ مقشر کشنیز خشک دو دو
درم مغز تخم کاہو ڈیڑھ درم زعفران ڈیڑھ ماشہ کافور ایک ماشہ
مشک خالص ایک ماشہ گھس کر اور سب کو ملا کر خمیرہ تیار کرین اور تین
ماشے آدپاؤ گاوزبان وغیرہ کے عرق مین ملا کر پیئے رہین مجرب ہے۔
خمیرہ مروارید ضعف قلب کو جو کبھی ذیابیطس مین عارض ہوجاتا
ہے نافع ہے اور خفقان اور حرارت قلب کو دافع ہمیشہ ہمارا معمول ہے۔
صفت مروارید ناسفتہ تین ماشے کہربا آدھا ماشہ بسد آدھا ماشہ
یشب سبز آدھا ماشہ برادہ صندل سفید تین ماشے مصطگی تیز ماشے
مشک آدھا ماشہ عنبر اشہب آدھا ماشہ ورق طلا اور ورق نقرہ آدھا
آدھا ماشہ مصری سفید پاؤ بھر لیکر رسم کی موافق تیار کرین اور کبھی

عرق بید مشک اور گلاب بقدر ضرورت کے اضافہ کرین تین ماشے سے
پانچ ماشے تک کھلادین ۔

مفرح بارد جو ذیابیطس مین وقت غلبہ حرارت قلب اور خفقانیت
کے معمول اور مجرب ہی منقول قرابادین جلالی سے صفت گلسرخ
ایک درم طباشیر ایک درم کشنیز خشک آدھا درم صندل سفید ایک
درم تخم خرفہ سیاہ دو درم مغز تخم خیار چار درم مغز تخم کدو شیرین
دو درم گاؤزبان ایک درم زرشک بیدانہ تین درم مروارید ناسفتہ
ایک دانگ کہربا اور بسد ہر ایک نوسرخ شکر سفید دونی وزن مین
مفرح تیار کرین تین ماشے سے پانچ ماشے تک خوراک ہی ۔ ایضاً
مفرح بارد جو ذیابیطس مین درصورتیکہ حدت اور حرارت بہت بڑھی
ہوئی ہو اور خفقانیت اور حرارت قلب اور اشتعال بدن نہایت تکلیف دہ
ہو غایت درجہ مفید اور مجرب ہی چنانچہ ایک شخص جو شعلہ اور حرارت
بدن سے نہایت بیتاب اور قریب المرگ تھا صرف اسی کے استعمال
سے اچھا ہوگیا صفت مروارید کہربا مرجان یشب خاذہر معدنی
گلاب مین پسا ہوا تخم کاہو ورق نقرہ گاؤزبان لاجورد مغسول
زعفران تخم خشخاش ہر ایک ایک درم گل گاؤزبان گل بنفشہ کشنیز
مقشر دانہ قاقلین بہمنین صندل گلاب مین گھس کر مغز تخم کدو مغز تخم

خیارین گل سرخ ہر ایک دو درم عنبر ورق طلا ہر ایک آدھا درم مربائے
ہلیلہ مربا، آملہ ہر ایک دو عدد شربت اجاص شربت انار شیرین ولایتی
شربت نیلوفر شیر خشت ہر ایک چھ تولے قند دونا وزن میں گلاب میں
قوام کریں اور خوراک تین ماشے سے پانچ ماشے تک ہے - + +

مفرح یاقوتی بارد مخترع حکیم علی گیلانی جو تقویت قلب اور رفع
حرارت دل اور جگر کے لئے بے عدیل ہے اور ذیابیطس کے واسطے نہایت مفید
صفت یاقوت رمانی لعل بدخشی یشب کافوری ہر ایک تین ماشے بسد
ایک ماشہ مروارید ناسفتہ بادرنجبویہ گاؤزبان تخم فرنجمشک زعفران آملہ منقی
تخم خرفہ مقشر تخم کاہو مقشر بہمنین ہر ایک پانچ ماشے گل ارمنی کہربا
تخم مورد گل بنفشہ گلنار فارسی ہر ایک ایک ماشہ صندل سرخ صندل
سفید ہر ایک ایک تولہ اور تین ماشے زرشک اڑھائی تولہ ورق نقرہ
تین ماشے ورق طلا عنبر اشہب مشک تبتی ہر ایک ایک ماشہ کافور
قیصوری تین ماشے طباشیر سفید سات ماشے تخم کاسنی دس ماشے
شربت انار شیرین شربت سیب شربت حماض ہر ایک چار تولے اور
دو ماشے عرق کاسنی دس تولے مصری سفید چھ تولے شہد خالص
بیس تولے عرق بید مشک چار تولے موافق قاعدہ کے تیار کریں
اور در صورت شدت حرارت کے شہد کو موقوف کر کر اوسکی جگہہ آملہ مربا

داخل کرین تاقهین محرورین کی تقویت قلب کیواسطے بعید یل اور سریع الاثر ہی تین ماشے سے چھ ماشے تک خوراک ہے۔

جوارش آملہ مخترع جناب عموی حکیم سید محمد نثار علی صاحب مرحوم جو جگر اور معدہ کی حرارت کو دفع کرتی ہو اور اشتہا لاتی ہے اور ذیابیطس کو فائدہ دیتی ہو **صفت** شیرہ آملہ منقی بیس تولے شیرہ زرشک بیدانہ تین تولے عرق گاؤزبان گلاب عرق بیدمشک آب انار شیرین ہر ایک بوزن آدھ پاؤ مین نکال کر سیر بھر قند سفید مین قوام کر کر بعدہ مروارید ناسفتہ کہربا سے شمعی یاقوت رمانی ذار چینی مصطگی ہر ایک چھ ماشے کشنیز خشک پوست اترج دانہ ہیل ابریشم مقرض صندل سفید طباشیر ہر ایک ایک تولہ عنبر اشہب ورق نقرہ ورق طلا ہر ایک تین ماشے سبکو باریک پیسکر جواہرات کو کھرل کرکر اوسمین ملاوین اور جوارش تیار کرین چھ ماشے سے نو ماشے تک اسکی مقدار خوراک کی ہے۔

چھٹی قسم عرقون کی نسخون مین جو ذیابطیس کیواسطے مفید ہین اور اس مرض کی علاج مین کام آمد ہوتے ہین

عرق کہ ذیابیطس کے واسطے بہت مفید ہی ہمراہ کسی قرص کے قرصون

مذکورہ سے استعمال کریں صفت برادۂ صندل سفید کشنیز خشک
صندل سرخ عنب الثعلب اصل السوس گلسرخ ہر ایک آدہ پاؤ۔ تخم
کاسنی گل نیلوفر ہر ایک پاؤ بھر برگ شاہترہ برگ حنا خشک ہر ایک
ڈیڑھ پاؤ پانی مین تر کر کر دو چند دوا کے وزن کے موافق
عرق کھینچ لین اور کافور کو تھیلی مین باندھ کر نیچہ کے منہ مین لٹکاوین
عرق مسیحا جو اس مرض مین معمول ہی **صفت** صندل سفید
کشنیز خشک عنب الثعلب اصل السوس ہر ایک پاؤ سیر برگ شاہترہ
ایک سیر برگ کاسنی دو سیر گل مہندی تین سیر گل نیلوفر تخم کاسنی
گل خطمی گل گاؤزبان برگ گاؤزبان ہر ایک آدہ سیر کافور نصف
درم رات کو پانی مین تر کر کے موافق دستور کی صبح کو عرق کھینچ لین
آدہ پاؤ سے تین چھٹانک تک کسی قرص کے ساتھ پیا کرین۔
عرق شیر اس مرض کیواسطے نہایت مفید ہی اور جگر اور معدہ
اور قلب کی حرارت کو بہت جلد دفع کر دیتا ہی بلکہ تمام جسم کی حرارت
کی تسکین کیواسطے کافی ہی **صفت** شیر بز پانچ سیر آب مجدد بہ چار
سیر عرق کیوڑہ ایک سیر عرق بید سادہ ایک سیر گاوی چھاچھ کا
پانی مقطر ایک سیر عرق گاوزبان دو سیر گل گاوزبان شیرہ خرفہ
مقشر زہر مہرہ خطائی مسحوق کشنیز خشک صندل سفید ابریشم

مقرض آملہ مقشر ہر ایک دو مثقال صندل سرخ شیرہ مغز تخم کدو
شیرین شیرہ مغز تخم تربوز شیرہ کاہو مقشر شیرہ مغز تخم مجیدہ گلو
سبز خس خوشبو گل شقایق النعمان ہر ایک تین مثقال گل سیوتی جو
مقشر ہر ایک پانچ مثقال موافق دستور کی عرق کھینچلین آدھ
پاؤ اسمین سے پی لیا کرین۔

ایضا عرق شیر کہ جگر اور معدہ کی حرارت کو دفع کرتا ہے اور
اس مرض کے واسطے نافع ہے **صفتہ** ماء العرع دو سیر ماء الجبن
بکری یا بھیڑ کے دودھ کا آب بیخ کنول گٹہ آب بیخ نیلوفر ہر ایک
آدھ سیر آب برگ خرفہ آدھ سیر آب برگ سپستان پاؤ بھر آملہ مقشر
برادہ صندل سفید برادہ صندل سرخ زرشک جوالنسہ بیخ کاسنی
ہر ایک دو تولے کشنیز خشک چھال مولسری چھال کچنال چھال لبسہ فا
چھال جامون ہر ایک تین تولے گلو بالا سے نیب ڈیڑھ تولہ آب برگ
حنا ڈیڑھ پاؤ تخم کاسنی نیم کوفتہ گل نیب ثمر نیب اندر چھال نیب
غستنہ فالسہ خستہ جامون ہر ایک پانچ پانچ تولے سماق مقشر ڈیڑھ
تولہ آلو بخارہ پنجاس دانے آب انار دیسی آب برگ شاہترہ آب برگ
جامون ہر ایک آدھ سیر آب برگ کاسنی سبز آب گلوے سبز آب آملہ
سبز ہر ایک پاؤ سیر برگ شاہترہ گل نیلوفر ہر ایک تین تولے

عرق شاہترہ عرق مکو ہر ایک دو تولے گلاب عرق کیوڑہ ہر ایک آدھ سیر
زہر مہرہ خطائی نو ماشے کافور قیصوری ایک ماشہ حسب دستور عرق کھینچ لین
اور آدھ پاؤ اس سے کسی قرص یا سفوف کے ساتھ پی لیا کرین۔ + +

عرق شیر کہ اس مرض مین کارآمد ہوتا ہی خصوصًا جبکہ دق بھی اسکے ہمراہ ہو
صفت آب برگ خرفہ آب کدو آب تربوز آب خیار آب ککڑی ہر ایک آدہ سیر
آب لیمون شربتی بیس عدد تخم خرفہ تخم خیارین گاؤزبان کشنیز گلسرخ ہر ایک
دو تولے خاکسی چار تولے گل نیلوفر تین تولے تخم کاسنی طباشیر صندل سرخ
صندل سفید ہر ایک ایک تولہ عرق بید سادہ عرق نیلوفر عرق گاؤزبان
آب کسیرو تازہ آب جلکیہ آڑو ہر ایک ایک سیر قند سفید آدھ سیر شیر بز
تین سیر ان سب دواؤن کو رات مین عرقون مین بھگو دین اور صبح
کو شیر داخل کر کر عرق کھینچ لین اور آدھ پاؤ روز پی لیا کرین۔ +

ایضًا عرق شیر + صفت + شیر بز بارہ[12] سیر عرق نیلوفر
عرق کاسنی عرق بید سادہ آب تربوز آب گاجر آب نیشکر ہر ایک
پانچ سیر آب سیب شیرین آب بہی شیرین ہر ایک آدھ سیر آب لیمون
شیرین عرق بید مشک عرق گلاب برگ کاسنی سبز ہر ایک دو سیر
گل نیلوفر گل بنفشہ گاؤزبان طباشیر تخم خرفہ مقشر ہر ایک پانچ
تولے صندل سفید تخم کاہو ہر ایک دو تولے تخم کاسنی آدھ پاؤ خاکسی

چھہ تولے اصل السوس چار تولے گل سرخ تین تولے عناب سو عدد جرادہ کدو تین عدد جرادہ خیار بیس عدد کافور قیصوری پانچ ماشے حسب دستور عرق کھینچ لین آدہا پاؤ پی لیا کرین - +

عرق کافور کہ ذیابیطس کو نافع ہے خصوصًا اوس حالت مین کہ تپ بھی اوسکے ساتھہ ہو **صفتہ** گل نیلوفر گل سرخ ہر ایک پانچ تولے برگ کاہو ڈیڑھ سیر کتہ ہندی تین تولے نو ماشے شاہترہ پچیس تولے برگ بید سادہ ڈیڑھ سیر کشنیز خشک مغز تخم کدو تخم خرفہ صندل سفید صندل سرخ تخم کاسنی تخم خیارین تخم کاہو گل بنفشہ طباشیر سفید تخم بارتنگ ہر ایک تین تولے نو ماشے گل گاوزبان پچیس تولے بادیان تین پاؤ باقلہ مقشر پچیس تولے سیب شیرین ڈیڑھ سیر کافور قیصوری سات تولے کدو تازہ ڈیڑھ سیر خیار تازہ ڈیڑھ سیر جو مقشر ڈیڑھ سیر عرق بید مشک عرق بید سادہ گلاب عرق کاسنی سوا چھہ چھہ سیر گل کنول برگ بارتنگ بیخ کیلا ڈیڑھ ڈیڑھ پاؤ حسب دستور عرق کھینچ لین اگر گل کنول دستیاب نہون تو نصف وزن اوسکا گاوزبان داخل کرین اور اگر بید مشک دستیاب نہو تو عرق نیلوفر ڈالین اور اگر بارتنگ ملے تو اوسکے عوض بارتنگ کے تخم ملا دین سات تولے سے بارہ تولے تک کسی عنوف

یا قرص یا معجون کے ساتھ پلیا کرین۔

عرق شیر مخترع کہ جگر اور گردون اور معدہ اور قلب کے التہاب کو تسکین دیتا ہی اور ذیابطیس اور خفقان حار کو غایت درجہ مفید ہی صفقتہ شیر بز پانچ سیر آب تربوز دو سیر آب خیار دس سیر آب القرع ایک سیر آب برگ سپستان پانچ سیر آب کسیر وا ایک سیر آب لیمون شربتی پچاس عدد عرق گاوزبان عرق کیوڑہ ایک ایک سیر عرق کاسنی عرق نیلوفر دو دو سیر گلاب ایک سیر برادۂ صندل سفید برادۂ صندل سرخ دس دس تولے گاوزبان گلسرخ گلو تازہ ملاگیر خس کشنیز خشک آملہ مقشر طباشیر خار خسک پوست ہلیلہ کابلی تخم کاسنی ہر ایک پانچ مثقال ست گلو دو تولے شیرہ مغز تخم کدو شیرین دس مثقال شیرہ مغز تخم خیارین شیرہ تخم خرفہ مقشر ہر ایک سات مثقال برگ بید سادہ پاؤ سیر صعتر فارسی تین مثقال زہر مہرہ خطائی ثعلب مصری ہر ایک دو مثقال آلو بخارا نو عدد شیرہ آملہ مربا پانچ عدد شیرہ مربا نارنج تین تولے سب دواؤن کو جو کوب کر کر ایک رات دن عرقون مین تر کر کر سبز پانی اور دودھ ملا کر نصفی عرق کھینچ لین لاجورد مغسول اور حجر ارمنی مغسول پوٹلی مین باندھ کر نیچہ کے منہ مین لٹکا دین آدھ پاؤ اسمین سے کسی دوا کے

کے ساتھ پی لیا کرین۔

عرق دیگر مخترع مولف رسالہ کا جو نہایت ہی قوی اور نافع ہی اور جگر اور بدن کی حرارت کو دافع ہی خصوصًا اوسوقت مین کہ سنکھیا وغیرہ کھانے سے یہہ مرض ہوگیا ہو **صفت** کسیر ذیمکوفتہ سیر بھر کتہ ہندی پاؤ بھر چھال درخت گولر آدھ سیر بیخ کیلا آدھ سیر مغز تخم کنار پاؤ بھر برگ جواسا پاؤ بھر چوب جواسا آدھ پاؤ کشنیز خشک پاؤ بھر برگ نورستہ جامون آدھ سیر برگ نورستہ املی آدھ سیر برگ نورستہ فالسہ آدھ سیر خستہ جامون خستہ فالسہ پاؤ پاؤ بھر برگ لیمون کاغذی پاؤ بھر برگ کرنجوا پاؤ بھر بیخ چولائی پاؤ بھر آب بیٹھہ سیر بھر آب برگ چولائی آدھ سیر گل ببول پاؤ بھر آب کدو سیر بھر شیر بز تین سیر آب خالص پانچ سیر خشک دواؤن کو جوکوب کرکر دودھ اور پانیون مین ایک راتدن تر کرین اور حسب دستور عرق کھینچ لین آدپاؤ اوسمین سے کسی دوا کے ساتھ پی لیا کرین +

عرق کافور جو جگر اور تمام بدن کی حرارت کو دفع کرتا ہی اور گرم زیابیطس اور دق مین مستعمل ہی منقول بیاض سے **صفت** کشنیز خشک گل گاؤزبان صندلین تخم کاہو مغز تخم کدو تخم کاسنی تخم خیارین تخم خرفہ مقشر تخم خربزہ گل بنفشہ گل نیلوفر گلسرخ برگ

شاہترہ طباشیر ہر ایک دس ماشے بید مشک باقلا ہر ایک ایک تولہ
کافور قیصوری بیس ماشے برگ کاہو برگ بید سادہ کدو تازہ
جو مقشر نیم کوفتہ برگ کاسنی سیب شیرین بہی شیرین امرود ہر ایک
آدھ سیر گلاب عرق کاسنی عرق بید مشک ہر ایک دو دو سیر تازہ
پانی بقدر حاجت کے سب دواؤن کو پانی اور عرقون مین رات بھر
تر کرکے صبح کو عرق کھینچ لین آدھ پاؤ اسمین سے شربت نیلوفر
یا شربت خشخاش ڈال کر پی لیا کرین انشاء اللہ بہت مفید ہوگا

ساتوین قسم ضماد ورنطول ورآبزن اورحقنون کی نسخون مین جو اس مرض مین استعمال کیئے جاتے ہین

ضماد جو حرارت جگر اور گردون کو تسکین دیتا ہی اور ذیابیطس کو
نفع کرتا ہی صفتہ کائی تالاب آرد جو سرکہ روغن گل شاخہاے
نورستہ بید سادہ ساقہاے خرفہ تازہ ساقہاے حی العالم۔
ساقہاے انگور تازہ بہی سبکو کوٹ چھان کر آپس مین ملا کر
جگر اور گردون پر لیپ کرین ایضاً مسور کا آٹا گلاب مین ملا کر
ضماد کرین بہت مجرب ہی ایضاً ضماد قوی العمل صفتہ
عصارہ لحیۃ التیس لادن رامک دو دو درم اقاقیا چار درم کندر

دو درم مازو ایک درم سب کو کوٹ چھان کر کاسنی کے پتون
کے عرق مین یا خرفہ کے پتون کے عرق مین ضماد کرین **ایضاً**
ضماد جو اس مرض مین بہت نافع ہی منقول کامل الصناعہ سے **صفتہ**
صندل سرخ صندل سفید گل سرخ چار چار درم اسبغول تین
درم گل ارمنی گلنار دو دو درم سب کو خوب باریک پیس کر
خرفہ یا کاہو کے پتون کے عرق مین ملا کر ضماد کرین **ایضاً ضماد**
اسبغول آرد جو صندل سفید پانچ پانچ درم حب الاس جفت
بلوط تین تین درم عصارہ لحیۃ التیس اماک اقاقیا دو دو درم
ان سب کو باریک کوٹ کر خرفہ یا کاہو یا چوکہ کے پتون کے
عرق مین ملا کر لیپ کرین +

ایضاً ضماد صفتہ صندل سفید گل سرخ کافور سبز کاسنی
کے عرق مین پیسکر لیپ کرین **ایضاً** صندل سفید گلنار کشنیز
سبز برگ بید سادہ عساليج کرم گل ہی گل سیب گل کڑہل -
ہر ایک دو تولے کافور تین ماشے خرفہ یا کاسنی کے پتون کے
عرق مین پیسکر لیپ کرین +

ایضاً ضماد دیگر صفتہ کائی تالاب برگ بید سادہ برگ
گل سد اگلاب برگ درخت گلاب تخم خطمی تخم خبازی برگ

خرفہ عسا لیج کرم ہر ایک دو دو تولے سبکو پیس کر سرکہ اور گلاب مین
ملا کر لیپ کرین +

ایضاً ضماد صفتہ تخم کاسنی صندل سرخ زرور دآرد جو
عنب الثعلب برگ کاسنی سبز کائی تالاب کافور پوست کدو تازہ
پوست خیار تازہ کشنیز سبز اور کاسنی سبز کے پتون مین پیسکر
لیپ کرین **طلا مجرب** کہ جگر اور گردون پر لگانا اوسکا حرارت
کو تسکین دیتا ہی اور ذیابیطس کو دفع کرتا ہی مولف رسالہ کا مخترع
صفتہ آب کدو تازہ آب خیار تازہ آب کاسنی سبز آب کلغہ
آب چولائی آب کیلا آب مکو سبز آب کشنیز تازہ گلاب ہر ایک
پانچ پانچ تولے سرکہ بے نمک دو تولے صندل سرخ کائی تالاب
چھہ چھہ ماشے کافور قیصوری دو ماشے روغن گل تین تولے
سب دواؤن کو آپس مین ملا کر صندل کو انمین گھس کر کپڑا
اوسمین تر کر کر جگر اور گردون کے مقام پر رکھین اور جب خشک
ہو جاوے دوسرا رکھین اسیطرح سے کئے جاوین +

آبزن کہ ذیابیطس کو بہت نفع دیتا ہی اور جگر اور گردون اور
بدن کی حرارت کو دفع کرتا ہی **صفتہ** گل گڑہل گل نیلوفر
گل بیبیٹہ باغی گل سدا گلاب گل رنگترہ تخم کاسنی تخم کاہو باقلا

گل خطمی برگ نورستہ بید سادہ ہر ایک چھ تولے تخم خطمی تخم خبازی
ہر ایک چھ تولے کھیرا تربوز پیٹھہ کدو ہر ایک پاؤ بھر برگ بیری
پاؤ بھر سب دواؤن کو ایک دیگ مین پانی ڈال کر جوش دین
جب نیم گرم رہجاوے تو کسی بڑے برتن مین بھر کر مریض کو
اوسمین بٹھاوین اور اگر حرارت جگر او ر گردون ہی مین ہی تو اسی
پانی سے نطول بھی کر سکتے ہین

آبزن دیگر جو بدن کی حرارت اور شدت کی گرمی کو دفع کرتا ہی
اور ذیابیطس اور دق مین نہایت مفید ہی اور سو برس سے ہمارے
خاندان مین مجرب ہی صفت تخم خیارین تخم خرفہ تخم کاہو تربوز
مسلم گل نیلوفر گل بنفشہ ہر ایک آدھ پاؤ جو مقشر پاؤ سیر سب
دواؤن کو ایک دیگ پانی مین جوش دین جب گل جاوین تو ایک
بڑے برتن مین کر کے جب نیم گرم رہجاوے تب اوسمین بیٹھین
اور اگر سرد کر کے بیٹھین جب بھی کچھ مضائقہ نہین ــ

آبزن دیگر صفت گل نیلوفر گل بنفشہ پوست خشخاش
جو مقشر نیکوفتہ تخم خطمی برگ کاسنی برگ بید سادہ برگ خبازی
تراشہ کدو تراشہ تربوز تراشہ خیار تخم کاہو برگ کاہو برگ خرفہ
برگ پالک برگ بیری ان سب کو بہت سے پانی مین جوش دین

جب گل جاوین تو انکو اوتار کر ٹھنڈا کر لین جب پانی نیم گرم رہجاوے
تو بیمار کو اوسمین بٹھاوین اس طرح پر کہ کل بدن اوسکا اوسمین غرق
ہوجاوے مگر سر اور منھہ باہر رہے اور جب بیمار کو اوسمین سے نکالا جاوے
تو تمام بدن کو سرد روغنون سے جیسے روغن کدو روغن خشخاش مالش
کیجاوے اور بعضے کہتے ہین کہ آبزن سے نکل کر ایک پیالہ چھاچھہ کا
پی لینا بہت مفید ہے **حقنہ** جو اس مرض مین مستعمل ہو آب برگ خرفہ
آب حی العالم آب کاہو عرق گلاب خشخاش سفید شاخہاے نورستہ
گل سرخ ہر ایک ایک جزو آش جو دو جزو سب کو جمع کرین اور اوسمین سے
چار اوقیہ لین اور روغن گل اور روغن نیلوفر ہر ایک ایک اوقیہ
لیکر اوسمین ڈال کر حقنہ کرین **ایضاً** حقنہ جو اس مرض مین
نہایت مفید ہے شیر تازہ روغن کدو روغن بادام سب ملاکر
حقنہ کرین **ایضا** حقنہ آب خرفہ آب کدو آب چوکہ آب کلغہ
آب تربوز آب کھیرا چھاچھہ گاو سب کو آپس مین ملاکر روغن گل
روغن کدو اسمین ڈال کر حقنہ کرین **ایضا** حقنہ ذیابیطس کو مفید
اوس حالت مین کہ قبض شدید لاحق ہوا ور اجابت نہ آوے
صفت عناب سپستان جو مقشر نیکوفتہ تخم خطمی سبوس گندم
خار خسک تخم خیارین ہر ایک تولہ تولہ بھر سبکو سوا سیر پانی مین

جوش دین جب ڈیڑھ پاؤ رہجاوے تو آدھا او سمین سے لیکر روغن گل اور روغن کنجد ایک ایک تولہ ملاکر حقنہ کرین ۔

آٹھوین قسم بعض مجرب دواؤن اور عمدہ تدبیرون کے بیان مین طب اساتذہ کرام سے

اوستادون نے لکھا ہی کہ جب پیشاب میٹھا آنے لگے اور اوسپر مکھئین اور چیونٹیئن اور مکوڑے ہجوم کرنے لگین جسکو ہندی مین سہد بہ پر مہ کہتے ہین تو اس صورت مین منجملہ مجرب دواؤن کے ایک یہہ ہی کہ گلو کو خشک کرکر خوب باریک پیسکر برابر وزن شکر ملاکر دو کف دست ہر روز کھالیا کرین اور قرص طباشیر یا قرص ذیابیطس چار ماشے سے چھہ ماشے تک دو تولے شربت انار شیرین مین ملاکر اول کھاکر اوپر سے یہہ دوا کھالیا کرین

صفت شیرہ تخم خرفہ چھہ ماشے شیرہ چھال فالسہ ایک تولہ چھہ تولے عرق صندل مین نکال کر شربت صندل دو تولے ڈالکر پی لیا کرین اور پانی کی جگہہ ہمیشہ بکری کے دہی کا پانی پیا کرین اور اگر موسم سردی کا ہو تو چھاچھ اور دہی کے پانی سے احتیاط چاہیئے کہ زیادہ سردی نکرجاوے اور کبھی یہہ دوا بھی

مفید پڑتی ہے صفت زہر مہرہ طباشیر مروارید سبکو ایک ایک
ماشہ لیکر کیلہ کی پھلی پختہ اور نرم اور شیرین کے ساتھ سہ پہر کو
کھا لیا کرین اور اکثر اوقات جامنون کا کھانا بھی بہت مفید
پایا گیا ہے اور ایسے ہی فالسون کا اور اونکی گٹھلیون کا سفوف
تو نہایت ہی مجرب ہے اور کنول گٹہ کا عرق یا شیرہ کنول گٹہ بھی
اسمین نافع ہے اور گدھی کا دودھ بھی بعض اوقات بہت
نفع دیتا ہے اور یہہ سفوف بھی اس مرض کیواسطے اکثر تجربہ مین
آیا ہے صفت شقاقل مصری خصیۃ الثعلب بہمن سرخ بہمن سفید
حب السمنہ چلغوزہ کنجد مقشر دانہ ہیل مغز تخم خیارین ہر یک
دو ماشے مغز تخم تربوز چھ ماشے سبکو کوٹ چھانکر مصری دو چند
ملاکر نو ماشے تناول فرما لیا کرین اور بعض اوستادون نے
اپنے مطب مین لکھا ہے کہ اگر ابتدا مین سلس البول بواسیر دائمی
قبض اور درد کمر اور نزلہ کے ساتھ عارض ہو اور بلغم اور ریاح
کی کثرت ہو اور اخیر مین منتقل ذیابیطس کے ساتھ ہو جاوے
اور پیشاب پر مکھیین اور مکوڑے بیٹھنے لگین اور گرمی اور خشکی
مزاج پر غلبہ کر جاوے تو اوسوقت مین یہہ نسخہ دینا بہت مفید ہے
صفت شیرہ تالمکھانہ شیرہ بہمن سفید شیرہ تخم خشخاش ہر یک

چار ماشے شیرۂ تخم خربزہ چھہ ماشے شیرہ بستان افروز چار ماشے
پانی مین نکال کر اور نوذری سفید چار ماشے پیس کر چھڑک کر
خمیرہ صندل اسمین ایک تولہ ملاکر پی لیا کرین اور پانی کی جگھہ شیرہ
بادام کا پیا کرین اور بعد چند روز کے یہہ نسخہ دین صفتہ لعاب
خطمی سفید تین ماشے شیرۂ مغز بادام شیرہ تالمکھانہ شیرۂ کاکنج
ہر ایک چار ماشے لعاب اسپغول شیرۂ مغز تخم تربوز ہر ایک چھہ
ماشے پانی مین نکال کر خمیرہ صندل ایک تولہ ڈال کر پئین اور
اگر اس دوا سے کمر مین درد زیادہ ہو تو شیرۂ مغز حبۃ الخضرہ شیرۂ
مغز چلغوزہ ہر ایک چار ماشے اسپغول کے لعاب کی عوض کریں
اور برگ سداب سعد کوفی تخم کاہو تخم فنجنکشت ایک ایک ماشہ
لیکر باریک پیسکر کھادین اور یہہ نسخہ کمر کے درد اور بواسیر اور
سلس البول اور ذیابیطس کو جو بلغم شور سے ہو مفید ہے اور شام
کے وقت لعاب اسپغول شیرہ تخم قرطم ہر ایک چھہ ماشے پانی مین
نکال کر دو تولے شربت انار شیرین ملاکر پئین پھر بعد اسکے بواسیر
کی رعایت سے اس نسخہ کا استعمال کرین صفتہ خبث الحدید
مدبر باریک پسا ہوا تین ماشے ایک تولہ اطریفل کشنیزی مین
ملاکر اول کھالین بعدہ یہہ دوا پئین صفتہ شیرہ مغز تخم تربوز

شیرہ مغز تخم خیارین ہر ایک چھہ ماشے شیرہ تخم خشخاش شیرہ حب المحلب
شیرۂ فندق ہر ایک چار ماشے پانی مین نکال کر تولہ بھر مصری ملا کر تودری
سفید پیسکر چھڑک کر پی لین اسکے بعد اگر زبان کی خشکی اور پیاس زیادہ
ہو اور سر درد ہوا اچھی معلوم ہو اور رعشہ پیدا ہوا اور کمر کا درد بواسیر کی
شرکت سے بدستور رہے تو اوس وقت یہہ نسخہ استعمال کرین **صمغ**
مصطگی ایک ماشہ پیسکر ایک عدد بہڑ کے مربے مین ملا کر حب المحلب
وغیرہ کے شیرہ کے ساتھ کھا دین اور اگر حرارت بہت غالب ہو تو چھاچھ
کا استعمال کرین اور کافور قیصوری آدھا ماشہ طباشیر مغز کدو ایک
ایک ماشہ پیسکر خمیرہ صندل تولہ بھر مین ملا کر اول کھالین اوپر سے شیرہ
خشخاش شیرہ خرفہ شیرہ تالمکھانہ ہر ایک چار ماشے پانی مین نکال کر
چھہ ماشے اسپغول چھڑک کر پی لین اور بعضون کا قول ہے کہ مرکی صمغ
عربی پانی مین پیس کر چند قطرے سوراخ ذکر مین ٹپکانا بیٹھے پیشاب کے
بند کرنے مین مجرب ہے لیکن مین تا وقتیکہ کامل طور پر تجربہ نکر لیا جاوے
اس قول کو نہین مان سکتا اور بیدک کی کتابون مین لکھا ہے کہ درخت
لردان کے پوست یا املتاس کے پوست یا بجیٹ یا صندل کو پانی
مین جوش دیکر صاف کر کر پینا شہد یہ پرمہ کو زائل کرتا ہے اور ایسے
درخت ارنی یعنی ٹاکل کی جڑ کے پوست کو یا نیب کے پوست کو پانی مین

اونٹا کر صاف کر کر پینا بھی نہایت مفید ہی اور اگر سلاجیت کو بھی اس
جوشاندہ مین ملالین تو نفع مین بہت قوی ہو جاوے اور یہ رانی اینٹ
کا سفوف بھی اس بارہ مین نہایت مجرب ہی اور یہ سفوف بھی اس
مرض مین نہایت مفید ہی **صفت** صمغ عربی کتیرا طباشیر گل ارمنی
گل قبرسی گل مختوم صندل سفید گلنار اقاقیا بسد سوده رب السوس
گل سرخ شادنج عدسی مغسول تخم خرفہ مقشر خار خسک بریان
ست گلو ست سلاجیت قلعی کشتہ مروارید ناسفتہ ہر ایک دو ماشے
تخم خشخاش مغز تخم خیارین ہر ایک چار ماشے نشاستہ مغز تخم کدو
مغز بادام مغز فندق مغز چلغوزه موچرس ہر ایک تین ماشے سبکو
کوٹ چھان کر سفوف کر لین اور ایک تولہ گلو سبز کے خسانده
یا شیره کے ساتھ مین کھا لیا کرین **دوائ مجرب** اگر سپستان کے
نرم بیجون کو ایک تولہ لیکر پانی مین شیره نکال کر شکر سفید ایک تولہ
ڈال کر ہر روز پی لیا کرین تو پیشاب کی زیادتی کو جو گرمی سے ہو
دفع کر دے اور ایسے ہی اگر سنگھاڑے کو خشک کر کر کوٹ چھانکر
شکر ملا کر تولہ بھر کھا لیا کرین تو بہت نفع دے اور ایسے ہی اگر ببول
کی کچی پھلی کو سایہ مین خشک کر کر کوٹ چھان کر گھی مین بریان
کر کر ہموزن شکر ملا کر ایک پیسہ بھر صبح و شام کھا لیا کرین تو اس

مرض مین بہت مفید ہی اور خیر التجارب والا کہتا ہی کہ اس مرض مین
یہہ سفوف بھی بہت نافع ہی **صفت** صمغ عربی گل ارمنی گلنار
سماق ہر ایک ڈیڑھ تولہ نشاستہ کثیرا تخم کاہو تخم خرفہ ہر ایک ڈیڑھ
درم صندل سفید ساڑھے تین ماشے سب کو کوٹ چھان کر چھ
ماشے انار کے پانی یا انار دانہ کے شیرہ کے ساتھ مین کھالیا کرین
اور مخفی نرہے کہ اس مرض مین جیسے چھاچھ نفع کرتی ہی ویسے ہی
دہی کا مقطر پانی بھی نہایت مفید ہی اور بعض اوقات اس مرض
کا علاج کشتون سے بھی کیا جاتا ہی بلکہ جب ذیابیطس نہایت ہی
شدید ہو جاتا ہی اور کسی دوا سے نہین جاتا تو ہمنے اپنے تجربہ مین
بارہا دیکھا ہی کہ اس قسم کے علاج سے مطلق جاتا رہتا ہی اور اگر
کسیکا احیاناً نہین بھی جاتا تو اسمین تو شک ہی نہین کہ نہایت ہی
کم ہو جاتا ہی اور مریض قریب صحت کے ہو جاتا ہی ہمنے اپنے تجربہ مین
جس قدر اس مرض کے علاج مین سریع الاثر کشتون کو دیکھا ہی
دوسری چیزون کو نہین دیکھا اور ہمارا عملدرآمد بھی اسی پر ہی کہ
جب ہم دیکھتے ہین کہ ذیابیطس پرانا ہو گیا ہی اور مشکل سے جائیگا
تو ہم اوسکا علاج کشتون ہی سے کرتے ہین کبھی تو تنہا دیتے ہین
اور کبھی اور دواؤن مین مرکب کرکے دیتے ہین اور زیادہ تر نافع

اس مرض مین کشتہ قلعی کا اور مونگہ کا اور چاندی کا اور جست کا اور
سیسہ کا ہوتا ہی لیکن اسکا خیال رہے کہ کوئی کشتہ اس مرض مین گرم
بوٹی سے پھونکا ہوا نہو اور عقیق کا کشتہ بھی اس مرض مین بہت
نافع ہی اور ہم ان سب کشتون کی ترکیب علحدہ قسم مین بتلاتے ہین
انشاء اللہ تعالی و تقدس ٭

فصل تیسری سرد ذیابطیس کے علاج کے بیان مین

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ سرد ذیابطیس بہت کم ہوتا ہی یہانتک کہ شیخ نے
بھی اوسکو نہین دیکھا اور ہمنے بھی جبتک ہم ہندوستان مین رہے
اس مرض کے کسی مریض کو نہین دیکھا مگر ہم جب سے دکن مین آئے
تو البتہ یہان چند مریض اس مرض کے دیکھے اور اونکا علاج بھی کیا
لہذا ہم اپنے تجربہ کے موافق اس قسم کا علاج تحریر کرتے ہین اور
جو معتبر کتابین ہین اونسے بھی نقل کرتے ہین۔ واضح ہو کہ اس قسم مین
سرد پانی پینا بہت مضرت کرتا ہی جس قدر زیادہ سرد پانی ہوگا اوسیقدر
اور زیادہ پیاس بڑھاویگا لہذا اس قسم مین سرد پانی دینا نہین چاہیے
بلکہ جب تشنگی معلوم ہو یا تو اوسکو ضبط کرین اور یا گرم پانی پلاوین
بلکہ انسب یہہ ہی کہ جب تشنگی معلوم ہو جاے خطائی پانی مین جوش
دیکر گرم گرم پی لیا کرین کہ اس سے پیاس کو بہت تسکین

ہوتی ہی مینے بعض اس مرض کے مریضون کو دیکھا کہ جب وہ سرد
پانی پیتے تھے پیاس کی اور زیادہ بھڑک ہوتی تھی مگر جب چاء اونکو
پلائی جاتی تھی تو پیاس کو اونکی بہت تسکین ہوتی تھی اور اگر اس چاء
مین تھوڑی سی دارچینی اور بادیان خطائی بھی ملالیا کرین تو زیادہ
مفید ہو اور نیز اس مرض مین قی کرنا بھی بہت مفید ہی اگر گاہے گاہے
مولی کے بیج اور شہد اور تھوڑا سا سرکہ اور نمک پانی مین جوش دیکر
خوب نیم گرم سیری کے ساتھ پی کر کبوتر کا پر ڈال کر قی کر دیا کرین تو نہایت
ہی مفید ہی اور یہہ علاج ہمارے تجربہ مین چند مرتبہ آچکا ہی اور اگر
قی کرلنے سے بھی زیادہ فائدہ نہو تو متوسط حقنون سے تنقیہ بلغم کا
کرین اور بعضے طبیبون نے لکھا ہی کہ پینے کا مسہل اسمین دینا
نہین چاہیئے لیکن بعض اساتذہ اسکو جائز رکھتے ہین چنانچہ
اس مرض کے تنقیہ کا طریقہ ہم اونکے مطب سے نقل کرتے ہین وہ
یہہ ہی کہ اول یہہ ماء الاصول پلاوین صفتہٗ پوست بیخ بادیان
پوست بیخ کاسنی بیخ اذخر اصل السوس بیخ کرفس ہر ایک سات ماشے
اسارون سنبل الطیب فنطوریون دقیق ہر ایک چار ماشے بکوہ
نو ماشے مویز منقی دو تولے گلقند عسلی چار تولے ان سب
دواؤن کو پانی مین جوش دیکر ملکر چھان کر علی الصباح پلیا کرین

غذا میں مرغ کا شوربا اور گیہون کی روٹی اور خشکہ سے حتی الامکان
احتیاط رکھین کہ وہ بلغم لزج زیادہ پیدا کرتا ہے اور جینے کی دال مع
گوشت پکا ہوا بھی جسکو نخود آب کہتے ہین مفید ہے چوتھے روز
تخم کاسنی بادآورد زرنب ہرایک تین ماشے مجیٹھ نو ماشے روغن
بید انجیر مرکب ایک تولہ اضافہ کرین اور آٹھہ روز تک پلاوین۔
نوین روز تنقیہ کے واسطے رات میں حب ایارج نو ماشے کھلاوین
اور صبح کو ماءالاصول میں بعضے مسہل دوائین جیسے برگ
سنا تولہ بھر ریوند چینی تین ماشے مغز املتاس چھہ تولے ترنجبین
پانچ تولے شربت دینار چار تولے روغن بادام چھہ ماشے اضافہ
کر کر پلاوین اور ماءالاصول کے عوض گاوزبان یا بادرنجبویہ کے
عرق پر اکتفا کرین اور دوپہر کے وقت نخود آب پیوین اور شام
کو حسب دستور غذا کھاوین اور صبح کو یہہ تبرید پیوین **صفت**
جدوار خطائی دو ماشے گھس کر نو ماشے دواءالمسک تلخ مین
ملا کر ورق طلا ایک عدد حل کر کر اول کھالین بعد اوسکے یہہ
مطبوخ پیوین انیسون زرنب ہرایک تین ماشے سکاعی باداورد
صعتر فارسی برگ گاوزبان ہرایک سات ماشے بادرنجبویہ او
ملکو کا عرق آدھ آدھ پاؤ لیکر جوش دین کہ نصف باقی رہجاوے

پس صاف کر کر شربت افسنتین اور شربت بزوری حار ڈال کر تودری تین ماشے تخم بادرنجبویہ تین ماشے پیسکر چھڑک کر پی لین اسی طریقہ سے چند مسہل لیویں اور بعد فراغ کے مسہلون سے گرم معجونین اور گرم عرق جو اس مرض مین مفید ہین استعمال کرین اور ہم اس نسخہ مین اکثر اوقات کسیقدر تصرف بھی کرتے ہین چنانچہ بجائے بیخ کرفس اور راساردن کے افسنتین رومی دو ماشے ابریشم خام تین ماشے داخل کرتے ہین غرض کہ مسہل سے فارغ ہونے کے بعد مرکب دوائین جو اس مرض کو نافع ہین استعمال کراوین لیکن یہہ خیال رکھین کہ مسہل کا دینا ہر مریض کے واسطے ضروری نہین ہی مسہل وہین دیا جاویگا کہ جہان کہین یہہ سمجھا جاویگا کہ مادہ اسقدر کثیر ہی کہ بغیر مسہل سے نکلے ہوے کسیطرح زائل نہوگا ورنہ نہین اب ہم مرکب اور مفرد دواؤن کے نسخے جو اس مرض مین نافع ہین لکھتے ہین +

جوارش جالینوس تمام بدن کو قوت دیتی ہی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہی اور ذیابیطس سرد اور کثرت بول کو جو سردی سے ہو دفع کرتی ہی اور ہضم کو قوی کرتی ہی **صفت**

سنبل الطیب قاقلہ سلیخہ دارچینی خولنجان قرنفل سعد کوفی

زنجبیل فلفل سیاہ فلفل سفید قسط بحری عود بلسان اسارون تخم مورد قصب الذریرہ زعفران ہر ایک دو درم مصطگی پانچ درم قند سفید سب کی برابر کوٹ چھان کر اور شہد دوچند ملا کر معجون بنالین چھ ماشے اسمین سے اس ماء اللحم کے ساتھ کھایا کرین۔

ماء اللحم گوشت حلوان چار آثار مرغ جوان تین عدد گوشت آہو ایک سیر زرنب بسفایج درونج عقربی ہیل بوا عشبہ دارچینی شقاقل تودریتین بہمنین ہر ایک تین تولے جوز بوا سارٹھے چار تولے ابریشم خام پچیس تولے بادرنجبویہ نو تولے گاوزبان آدھ سیر مویز منقی ایک سیر عنبر اشہب مشک ہر ایک تین ماشے موافق دستور کی عرق کھینچلین نو تولے اسمین سے پیا کرین زرعونی که گردہ اور پشت کو بہت مضبوط کرتی ہی اور سرد ذیابیطس کو دفع کرتی ہی اور باہ پیدا کرنے مین بےنظیر ہی اور نہایت نفع کی چیز ہی منقول قرابادین جلالی سے صفت تخم کرفس تخم گندنا تخم شلغم تخم شبت نانخواہ رازیانہ بیخ کرفس ہقشر تخم بازنگ تخم جرجیر حب القلقل حب الزلم مغز نارجیل تازہ مغز چلغوزہ ہر ایک پانچ مثقال بسباسہ قرنفل فلفلموبہ عاقرقرحا کباب چینی زنجبیل اسپست تخم خربزہ تخم پیاز تخم انجرہ تخم گندنا گل سرخ دارفلفل خولنجان

جوز بویہ ہرایک تین درم قرفہ کندر مصطگی عود زعفران ہرایک چار درم۔
تخم ہلیون بوزیدان بہمن سرخ اور بہمن سفید شقاقل لسان العصافیر
ہرایک پانچ درم بصل الفار بریان ایک دام خصیۃ الثعلب قضیب گاؤ
سوہان کردہ مغز سرکنجشک نر خساک مربا کسن خرما ہرایک دس مثقال
عنبر اشہب دس مثقال مشک خالص آدھا مثقال قند سفید سب کی
برابر شہد سب کی برابر حسب دستور معجون بنالیں لونا شے سے
تولہ بھر تک اسکو کھایا کریں زرعونی دیگر کہ جو نہایت مقوی
اور مبہی ہی اور سرد زبابطیس کے واسطے بہت مفید ہی اور گردہ کے
ضعف اور سردی دفع کرنے کے واسطے بینظیر ہی صفتہ مغز
پنبہ دانہ مغز فندق مغز حب المحلب مغز نارجیل مغز انجلک مغز
بادام شیرین مغز حبۃ الخضراء مغز حب الزلم مغز تخم خربزہ کنجد مقشر
تخم خشخاش سفید خصیۃ الثعلب ہرایک دس ماشہ کباب چینی قرفہ
خولنجان دارچینی قرنفل شقاقل مصری ہرایک پانچ ماشے ۔
مصطگی بسباسہ لسان العصافیر سنبل الطیب زعفران ماہی
روبیان ریگ ماہی بہمن سفید بہمن سرخ تودری زرد تودری
سرخ درونج عقربی قضیب گاؤ سوہان کردہ تخم شلغم تخم
زردک تخم اسپست دوقو ہلیون ہرایک چھہ ماشے بوزیدان

مغاث تخم پیاز تخم گندنا ہر ایک چار ماشے فلفل زنجبیل دار فلفل جوز بوا
اشنہ نار مشک فرنجمشک زرنباد ہر ایک تین ماشے قسط شیرین
تخم انجرہ اسارون تخم کرفس ہر ایک دو ماشے مغز تخم خیارین مغز تخم
کدو شیرین ہر ایک سات ماشے مایہ شتر اعرابی تین تین ماشے ۔
تخم خرفہ تخم کاہو مقشر ہر ایک سات ماشے عنبر اشہب دو ماشے مشک
خالص ایک ماشہ کوٹ چھان کر شہد مصفی ایک حصہ شکر سفید
دو حصے عرق گاؤزبان عرق کیوڑہ دستور کی موافق ڈال کر
معجون بنالیں اور بیس عدد ورق نقرہ اور دس عدد ورق طلا ملالیں

ماسک البول کہ سرد ذیابیطس میں معمول اور مجرب ہی گلنار عدد
کزمانج عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک ایک تولہ تخم مورد تین تولے
کوکنار برگ تنب برگ سرو جوز السرو بزر البنج پوست انار ولایتی
ہر ایک نو تولے مکو برگ گز گل گز ہر ایک سات تولے حلبہ پانچ تولے
بابونہ چار تولے حب کاکنج دو تولے کوٹ چھان کر سفوف
بناکر چھہ ماشے سے نو ماشے تک کھالیا کریں ۔ + + + +

معجون فلاسفہ ضعف جگر اور گردہ اور انکی سردی کیواسطے
نہایت مفید ہی اور سلس البول اور سرد ذیابیطس کے دفع کرنیمیں
کامل ہی اور بہت عمدہ خواص رکھتی ہی لیکن استعمال اسکا بڈھوں کو

بنسبت جوانون کی زیادہ مفید ہی **صفت** زنجبیل فلفل دار فلفل دارچینی آملہ پوست ہلیلہ شیطرج ہندی زرآوند تخم بابونہ پانچ پانچ درم مویز منقی تین درم شہد مصفی دو چند یا سہ چند سب کو کوٹ چھان کر حسب دستور معجون بنالین تین ماشے سے چھہ ماشے تک کھایا کرین **معجون** فلاسفہ دیگر کہ اوس سے زیادہ قوی ہی

معجون قرنفل دارچینی رازیانہ قرفہ زرآوند مدحرج پوست ہلیلہ انیسون شیطرج آملہ مقشر عرق بابونہ فلفل دار فلفل سعد کوفی سنبل زنجبیل مغز چلغوزہ مغز نارجیل خصیۃ الثعلب جوز بوا بسباسہ مغز پستہ مغز بادام شقاقل بہمن سرخ بہمن سفید مروارید ناسفتہ کہربا شمعی مرجان سرخ ابریشم مقرض زعفران ان سبکو کوٹ چھان کر سہ چند شہد ملا کر معجون بنالین اوراسمین سے چھہ ۶ ماشے کھالیا کرین +

مفرح طرب افزا جو اس مرض کیواسطے اور نیز تقویت دل اور دماغ کے لئے بینظیر ہے۔ **صفت** مشک تین ماشے ورق نقرہ چار ماشے بہمنین کبابہ ہرایک چھہ ماشے خصیۃ الثعلب شقاقل مصری ہیل جوز بوا قرنفل ورق گل سرخ صندل سفید بسباسہ زعفران ہرایک ایک تولہ مغز بادام مقشر تخم خشخاش گلاب -

ہر ایک پاؤ بھر روغن بھنگ آدھ سیر عسل سفید ایک سیر حسب دستور
معجون بنالیین اور کبھی تخم بلبون تو دری مین ایک ایک تولہ اسمین
اضافہ کردیجاتی ہین اور بھنگ کے تیل نکالنے کا طریقہ یہہ ہی کہ
بھنگ کے پتون کو دو سیر پانی اور دو سیر دودھ مین رات کو
بھگووین اور صبح کو جوش دین یہانتک کہ خوب گل جاوین پس
صاف کرکر ڈیڑھ پاؤ روغن گاؤ داخل کرکر پھر ملایم آگ پر
جوش دین تاکہ جمنے کے قریب آجاوے اور خوب گاڑھا ہوجاوے
پس سرد جگہہ رکھ دین اور اوپر سے چکنائی جیسے عطر نکالتے ہین
اوتارلین اور دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ بھنگ کو دودھ مین جوش دین
اور دودھ کو موافق دستور کی دہی جماکر بلولین اور مسکہ اوسمین
سے علیحدہ کرلین **معجون** کہ سلس البول اور ذیابطیس سرد کو
بہت نافع ہی **صفت** کندر کہربا شمعی زیرہ سیاہ دانہ الایچی
سفید عود صلیب دارچینی صندل سفید پوست بیرون پستہ
شونیز جملہ برابر تین تین ماشے لیکر خالص سہ چند شہد مین ملاکر
معجون بنالین چار ماشے سے چھہ ماشے تک کھالیا کرین -

دوا سلس البول اور سرد ذیابطیس کے واسطے نہایت مجرب ہی
صفت کنجد سیاہ دس درم اجواین پانچ درم دونون کوملاکر

بقدر ایک کفدست کی سوتے وقت کھا لیا کرین ایضاً دوا کہ جو اس
مرض کو نہایت مفید ہی صفت بنولہ کی گری کو پانی مین خوب ملین
اور نچوڑ لین اور شکر او سمین ڈال کر ملایم آگ پر پکا لین اور صبح کے وقت
نہار پی لیا کرین دوا سلس البول اور سرو ذیابیطس کے واسطے علی بن
زین کا قول ہی کہ جو کوئی چاہے کہ اوسکے پیشاب کی کثرت موقوف ہو جاے
تو تین اخروٹ بریان کر کر شہد مین ملا کر کھا لیا کرے اور انجیر کا
شربت بھی گردہ کو گرم اور صاف کرتا ہی اگر اخروٹ بریان کے
ساتھ اسکو کھاوین تو پیشاب کے روکنے پر مدد دے اور جو دوا کہ قوت
باہ زیادہ کرتی ہی وہ گردہ کے ماسکہ کو قوی کرتی ہی اور مصطگی کا
شکر کے ساتھ کھانا بھی اسمین مفید ہی اور نیز یہہ سفوف اس مرض
مین بہت نافع ہی صفت خولنجان شاہ بلوط اور سنگدانہ مرغ سبکو
کوٹ چھان کر شکر سفید ملا کر تین چار ماشے اسمین سے کھا لیا کرین
اور صاحب ترویح الارواح لکھتا ہی کہ اگر سعد اور کندر مساوی
الوزن لیکر کوٹ چھان کر مویز منقی مین ملا کر کھا لیا کرین تو اس
مرض کے واسطے نہایت مجرب ہی اور وزن ان دواؤن کا طبیب کی
راے پر ہی لبوب کبیر کہ سرد ذیابیطس کو دفع کرتا ہی اور گردہ کی
تقویت مین بینظیر ہی صفت ورق طلا ورق نقرہ قرنفل بلوط تازہ

بہمن سفید عود غرقی ہرایک تین تولے مغز تخم کدو شیرین مغز تخم خیار
مغز تخم خربزہ مغز بادام شیرین مغز فندق مغز نارجیل مغز چلغوزہ
مغز پستہ مغز جوز تازہ کبابہ کنجد مقشر دارچینی اور مصطگی رومی
ہرایک پانچ تولے زعفران دو تولے ترنجبین ڈیڑھ سیر عنبر اشہب
تین تولے شقاقل مصری ڈیڑھ سیر ستاور تین پاؤ روغن نارجیل
سیر بھر شیر گاؤ پانچ سیر عسل خالص سہ چند موافق دستور کے
معجون تیار کرلیں چھ ماشے سے تولہ بھر تک اسکی خوراک ہے۔ +

ماء اللحم مقوی اور مبہی جو اس مرض میں نہایت نفع کرتا ہے
حضرت جداعلی مولوی حکیم محمد بخش اللہ صاحب طاب اللہ ثراہ و
جعل الجنۃ مثواہ کی بیاض سے **صفت** گوشت مرغ گوشت لوا
سات سات عدد کنجشک نرخانگی پچاس عدد گوشت حلوان
تین سیر تیتر پانچ عدد بہمن سفید شقاقل مصری قرنفل دارچینی
مصطگی عود ہندی ہرایک چار تولے الائچی خورد آدھ پاؤ۔
الائچی کلان تولہ بھر گاوزبان پاؤ بھر ثعلب مصری سات تولے
بادرنجبویہ چار تولے سنبل الطیب بیخ بنفشہ تین تین تولے
خرما آدھ پاؤ زنجبیل تین تولے جدوار مجرب بنفسی تین تولے
مویز منقی سیر بھر پوست ترنج چار تولے مغز تخم کدو شیرین آدھ

صندل سفید آدہ پاؤ خار خسک چار تولے عشبہ دو تولے ستاور
ایک تولہ تودری سرخ تودری سفید تودری زرد چار چار تولہ
پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ ہلیلہ سیاہ دو دو تولے گل سرخ
آدہ سیر کشنیز خشک چار تولے بوزیدان ایک تولہ حب المحلب پوست
بیرون پستہ دو دو تولے جوز بوا لبسباسہ چار چار تولے ابریشم
خام پاؤ بھر برگ تانبول دو سو عدد تخم تربوزہ چار تولے تخم
خشخاش چار تولے بادیان چار تولے گل سیوتی دس تولے
زعفران دو تولے کباب چینی دو تولے آب زردک دس سیر آب
نیشکر پانچ سیر عرق گاوزبان چار سیر عرق پیاز دو سیر عنبر دو ماشے
مشک خالص چار ماشے موافق دستور کی عرق کھینچ لین اور
کبھی گل نیلوفر آدھ پاؤ اسمین اضافہ کیا جاتا ہی اور کبھی صندل
اور گل نیلوفر اور مغز تخم کدو موقوف کردیا جاتا ہی - + +
ضماد کہ جو اس مرض مین بہت نافع ہی **صفتہ** جند بیدستر
چرائتہ سعد کوفی مصطگی شونیز قسط تلخ افسنتین ہر ایک ایک
درم پانی مین پیس کر جگر اور گردون کے مقام پر لیپ کرین اور
نیز ایسے روغنون کا مالش کرنا کہ جو گردہ کو گرم کرین اور اوسکے
ضعف کو دفع کرین اور بلغم کو تحلیل کرین اکثر اوقات بہت

سفید پیتر ماہی چنانچہ اسیواسطے ہم ایک روغن کا نسخہ لکھتے ہین
جو ہمارے تجربہ مین ہے صفت چرائتہ تلخ سعد کوفی عود بلسان
لک مغسول ساذج ہندی برگ مورد بالچھڑ قسط تلخ اذخر آس
اہل قرد مانا مرزنجوش سلیخہ اشنہ مرصاف برگ سداب گل
بابونہ مصطگی گل سرخ مازو سبز ہر ایک نو ماشے دو سیر پانی مین
جوش کرین جب چہارم باقی رہجاوے روغن چنبیلی دس تولے
روغن گل روغن بابونہ پانچ پانچ تولے ملا کر پھر جوش کرین یہانتک کے
پانی جل جاوے اور تیل باقی رہجاوے صاف کر کر نگاہ رکھین
حاجت کے وقت جگر اور گردون پر مل لیا کرین اور ہمنے کبھی
اس نسخہ مین قرنفل اور افسنتین بھی نو نو ماشے اضافہ کر لیا ہے
اور بعض طبیبون نے لکھا ہے کہ اگر بحسب اتفاق اس مرض مین
پشت اور رانوؤن مین درد اور آنکھون مین تاریکی پیدا ہو جاوے
تو یہہ دوا دینی چاہیئے صفت جفت بلوط دانہ ہیل بریان ۔
جدوار خطائی ہر ایک ایک ماشہ جندبیدستر مشک ہر ایک تین
سرخ پیس کر نو ماشے جوارش جالینوس اور تین ماشے دواء المسک
علوی خانی مین ملا کر ایک عدد ورق طلا حل کر کر اول کھالین
اور اوسکے اوپر یہہ جوشاندہ پی لین صفت زیرہ سفید سنبل الطیب

سعد کوفی خولنجان صعتر فارسی ہر ایک چار ماشے الائچی کلان چار
عدد زرنب انیسون ہر ایک تین ماشے عرق داڑچینی عرق بادرنجبویہ
اور عرق اسطوخودوس نو نو تولے لیکر ان دواؤن کو جوش دین
جب آدھا رہجاوے تو ملکر صاف کر کر چار تولے ابریشیم کا شربت
ڈالکر نو ماشے تخم فرنجمسک چھڑک کر پی لین کہ نہایت نافع ہے
اور بہت مجرب ہی اور واضح ہو کہ اس مرض مین جہان تک
ممکن ہو مسہل سے بچین اسواسطے کہ مسہل اس مرض مین اس
سبب سے کہ مادہ کو گردون اور اوسکے اطراف کی طرف متوجہ
کرتا ہی کبھی ضرر بھی کر جاتا ہی لیکن جب معلوم ہو کہ بدن مین بلغم
غلیظ بہت بھرا ہوا ہی اور نبض بھی اس بات پر دلالت کرے تو
اس صورت مین مسہل کا دینا البتہ ضرور ہی چنانچہ تفصیل
اوسکی اول گذر چکی ۔+

اور مخفی نرہے کہ یہانتک جو ہمنے سرد ذیابیطس کا علاج
لکھا وہ اوس صورت مین ہی کہ جب معدہ جگر اور گردون سے
شریک نہو اور جس حالت مین کہ معدہ بھی اون دونون کے
شریک ہو اور بلغم غلیظ لزج اوسمین بھی جمع ہو تو اس صورت
مین یہہ علاج موافق نہین آتا خصوصًا اوس حالت مین کہ اصل

فساد معدہ مین ہوا اور جگر اور گردون کا مزاج اوسکی مشارکت
سے بگڑا ہوا سواسطے کہ لبوب اور زرعونی وغیرہ جس قدر دوائین
کہ گردون کی تقویت کو دیجاتی ہین وہ بباعث دہنیت کے
معدہ کو مضر ہوتی ہین کبھی اس مرض کیواسطے موافق نہین
آتین خوب تجربہ کر کر دیکھ لیا گیا ہی پس اس خاص صورت کا
علاج یہہ ہی کہ وہ دوائین دیجاوین کہ معدہ کو طاقت دین اور
بلغم غلیظ کو اوسمین سے تحلیل کرین اور اوسکے مزاج کی اصلاح
کرین چنانچہ ہم چند نسخے لکھتے ہین جو اس مرض کی ایسی حالت
مین ہمارے تجربہ مین آگئے ہین اور ہمارے معمول بہا ہین - + +

مفرح اعظم چارون کیفیتون مین معتدل اور تمام مزاجون کے موافق ہے
اور ذیابطیس کو جو بسبب مشارکت معدہ کے ہو بہت نفع کرتا ہی اور مجرب
ہی اور یہہ معجون خون کی تیزی کو توڑنیوالی اور اوسکو صاف کرنیوالی
حواس اور اعضاے رئیسہ اور غیر رئیسہ کو قوت دینے والی مالیخولیا
اور وسواس اور مرگی اور جنون اور وحشت اور خفقان اور ضعف
قلب اور کسل اور کند ذہنی کو دور کرنیوالی اور ذہن اور حافظہ کی
زیادہ کرنیوالی اشتہا لانیوالی اور کھانے کی ہضم کرنیوالی اور قوت
باہ بڑہانے والی ہی اسکا ہمیشہ استعمال کرنا صحت کو قائم رکھتا ہے

صمغ شاہترہ بادرنجبویہ گل گاؤزبان نانخواہ ہرایک دس مثقال اور
بہمن سفید بہمن سرخ ہرایک پانچ مثقال لاجورد غیر مغسول طباشیر گل
مختوم زعفران درونج زرنب کبابہ زرنباد ہرایک تین مثقال ہلیلہ کابلی
ابریشم مقرض صندل سفید پوست بیرون پستہ دانہ ہیل ورق
طلا ورق نقرہ یاقوت سرخ ہرایک دو مثقال مرجان مروارید ناسفتہ
کہربا شمعی ہرایک ایک مثقال عود غرقی آدھا مثقال شکر سفید -
ایک سو پچاس مثقال آب بہی شیرین تیئیس مثقال آب سیب شیرین
گلاب آب انار میخوش آب ترشی ترنج آب زرشک شربت ریباس
ہرایک تیئیس مثقال اگر ترنج میسر نہ آوے آب لیموں بعوض اوسکے
کافی ہی اور گل مختوم اگر نہو تو بجاے اوسکے گل داغستانی
ہونی چاہیئے اول شکر اوران پانیون کا قوام کرین بعد اوسکے
ادویہ مذکور کو کوٹ چھان کر ملاوین اور جوارش بنالین مقدار
شربت ساڑھے چار ماشے سے نو ماشے تک ہمراہ بعض مقوی
عرقون کے کھایا کرین قوت اوسکی چار سال تک باقی رہتی ہی
خمیرۂ ابریشم سعیدی مخترع مولف جو معدہ اور جگر اور
دل کو تقویت بخشتا ہی اور بلغم کو تحلیل کرتا ہی اور سرد دیابیطس
کے واسطے جو معدہ کی مشارکت سے ہو نہایت مفید ہے

صفت عود خام مصطگی ہر ایک دو مثقال مشک خالص آدھا
مثقال یاقوت رمانی کہربا شمعی مرجان یشب سبز مروارید نا سفتہ۔
عنبر اشہب ہر ایک ایک مثقال گل گاؤزبان ساذج ہندی
پوست بیرون پستہ بہمنین کشنیز خشک ہر ایک چار مثقال۔
پوست اترج دانہ ہیل ہر ایک پانچ مثقال طباشیر سفید تین
مثقال صندل سفید دو مثقال برگ بادرنجبویہ برگ فرنجمسک
ہر ایک بیس مثقال ابریشم زرد خام بانوین مثقال نبات سفید
ایک سیر اول ابریشم کو لوہے کے بجھے ہوئے پانی مین جوش
دین یہانتک کہ جو تھائی باقی رہے بعد اوسکے خوب مل کر چھان لین
اور برگ فرنجمسک اور برگ بادرنجبویہ کو ایک پیالہ پانی مین علحدہ
تر کر کر جوش دین یہان تک کہ جو تھائی باقی رہے پھر صاف
کر کر دونون کو ملا کر قند سفید ڈال کر قوام معجون کا کرین پھر سب
دوائین پسی ہوئی اسمین ملاوین مگر جواہرات کو خوب کھرل کرین
کہ مثل غبار کی ہو جاوین تین ماشے سے سات ماشے تک مناسب
بدرقون کے ساتھ کھایا کرین۔

شربت ابریشم کہ دل اور معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہی اور
معدہ سے بلغم لزج تحلیل کرتا ہی منقول قرابادین ذکائی سے
صفت ابریشم خام پچاس درم ایک رات دن چاندی اور

سو لے کے بجھے ہوئے پانی مین جوش دین اسقدر کہ چہارم پانی
باقی رہجاوے اور گاؤزبان تخم فرنجمسک گل سرخ سنبل الطیب
ہرایک دو درم علحدہ گلاب مین بھگو کر صاف کرکر اوسمین ملاوین
اور مصری بقدر حاجت کے اوسمین ڈال کر قوام کرلین بعد
اوسکے مشک ایک دانگ عنبر اشہب ایک درم مروارید ناسفتہ
کہربا شمعی یشب گلاب مین پسے ہوئے ہرایک دو درم اور
صندل سفید تین درم باریک پیسکر ملاوین چار ماشے سے نو ماشے
تک مقدار شربت ہے۔

معجون کمونی معدہ اور جگر اور گردون کی رطوبات کو
تحلیل کرتی ہے اور بلغم غلیظ اور لزج کو معدہ اور جگر سے قطع کرتی ہے
زیادہ سرد مزاج والون کو بہت مفید ہے اور ریاح کی تحلیل کے
واسطے بہت مجرب ہے **صفت** سنبل الطیب عود بلسان دارچینی
سلیخہ حب بلسان ہرایک دو مثقال روغن بادام چار مثقال بورہ
ارمنی دس مثقال فلفل سیاہ تیس مثقال برگ سداب خشک
چالیس مثقال زنجبیل چالیس مثقال زیرہ سیاہ سو مثقال تربد
سفید مقشر مجوف سب دواؤن کی برابر شہد خالص مصفا سہ
چند دستور کی موافق معجون بنالین اور سات ماشے تک
کھلایا کرین۔

حب سہاگہ مشتہی اور بلغم لزج کو معدہ سے دفع کرنیوالی اور معدہ اور جگر کی سردی مزاج کو اصلاح کرنیوالی اور ہمارے تجربہ مین ہی **صفت** سہاگہ دو درم اجواین خراسانی ساڑھے دس درم فلفل سیاہ بارہ درم ایلوا سولہ درم سب کو کوٹ چھانکر گھیکوار کے شیرہ مین پیسکر چنے کی برابر گولیان بنالین دو تین گولیان کھالیا کرین۔

اجواین مدبر مخترع فقیر جو نہایت مشتہی ہی اور ریاح کو بھی تحلیل کرتی ہی اور قبض دفع کرتی ہی اور معدہ اور جگر کے ہضم پر معین ہی اور رطوبات اور بلغم لزج کو معدہ اور امعا اور جگر سے جذب کرتی ہی اور سرد ذیابطس مین جو معدہ کی مشارکت سے ہو نہایت درجہ مفید اور مجرب ہی **صفت** اجواین کے دانے جس قدر چاہین لین اور ایک چینی کے پیالہ مین کرکے اوپر سے گاوا دہی ترش اس قدر ڈالین کہ دو انگشت اوسکے اوپر رہے۔ اور اوسکے بعد اجواین کا چہارم حصہ نمک لاہوری اور چہارم کا چھٹا حصہ سہاگہ بریان اور اسیقدر گندک آنولہ سار پیس کر اوسمین ڈال دین اور سایہ مین نگاہ رکھین جب دہی جذب ہو جاوے تو اور ڈالدین اسیطرح تین مرتبہ تر اور خشک کرین بعد اوسکے اسیطرح سے تین مرتبہ تر اور خشک لیمون کاغذی کے

عرق مین کرین اور بعد اوسکے ایسے ہی گھیکوار کے عرق مین تین
مرتبہ تر اور خشک کرین اوسکے بعد کسی صاف برتن مین اوسکو
رکھ چھوڑین اور ایک ماشے سے دو ماشے تک ہر روز کھالیا کرین

نوشدار وسادہ معمول اور مجرب جو اعضاء رئیسہ کو
قوت بخشتی ہی اور معدہ اور جگر کے ہضم کو قوی کرتی ہی اور
بلغم کو معدہ سے تحلیل کرتی ہی اور اشتہا زیادہ کرتی ہی اور
خفقان دفع کرتی ہی **صفتہ** گل سرخ چھ درم سعد کوفی پانچ
درم قرنفل مصطگی اسارون سنبل الطیب ہر ایک تین درم
قاقلہ صغار قاقلہ کبار زرنب لسباسہ جوزبویہ قرفہ زعفران
ہر ایک دو درم آملہ مقشر ایک رطل شہد قند سفید ہر ایک نوی
مثقال آملہ کو ایک رات دن دودھ مین بھگووین اور پھر دھووین
نو رطل پانی مین اتنا جوش دین کہ خوب گل جاوے اور چلنی
مین چھان لین اور قند اور شہد کا قوام کرکے اون دواؤن
کٹی اور چھنی ہوئی کو اوسمین ملاکر نوشدارو تیار کرلین بعد کھانے
کے چھ ماشے سے سات ماشے تک کھالیا کوین - + + + + +

جوارش عود نفیس جو اس مرض مین مفید ہی **صفتہ**
عود غرقی ایک تولہ ابریشم مقرض پوست بیرون پستہ پوست ترنج

بہمن سفید آملہ منقی مصطگی رومی زرنباد سعد کوفی ہر ایک چھ ماشے دارچینی زرنب پودینہ خشک بادرنجبویہ صندل سفید ہر ایک پانچ ماشے دانہ ہیل ساذج ہندی طباشیر کبود گل سرخ ہر ایک ایک مثقال سنبل الطیب مروارید ناسفتہ کہربا شمعی ہر ایک ایک درم ان سب کو کوٹ چھان کر مصری تین چھٹانک شربت انارین ایک چھٹانک مربے سیب مربے بہی مربے آملہ ہر ایک ایک چھٹانک سب کو پیسکر ایک جا کر کے آب زرشک آب لیمون کاغذی ہر ایک آدہا پاؤ گلاب پاؤ سیر عرق کیوڑہ تین تولے مین قوام کر کے ان دواؤن کو ملا دین زعفران ایک درم کیوڑہ مین پسی ہوئی اور ورق نقرہ چار ماشے ورق طلا دو ماشے اوسمین ملا دین مقدار شربت چھ ماشے +

عرق مرکب مخترع مولف جو معدہ سے بلغم کو تحلیل کرتا ہی اور اس مرض کے واسطے خصوصاً جبکہ بواسیر کی شرکت سے ہو نہایت مفید ہی **صفت** بادیان مرزنجوش تخم خربزہ تخم خیارین مصطگی رومی ملو خشک تخم کاسنی پودینہ دانہ الائچی کلان - افتیمون درصرہ بستہ رسوت مکی ثمر درخت نیب ثمر درخت بکاین ہر ایک دو تولے عناب آدہا پاؤ موٹڈی چھٹانک بھر گل گاؤزبان بہمنین کوئیہ ابریشم تین تین تولے سر پھوکہ چھٹانک پوست ترنج عود غرقی کشنیز خشک زرنباد ساذج ہندی طباشیر

دو دو تولے گل سرخ چھٹانک بھر صندل ازرق تولہ بھر آب مکو سبز مرورق آب کاسنی سبز مرورق آب پودینہ سبز آب شربت تازہ آب برگ باج پنتری آب برگ کلروندہ آب شرخ ہر ایک آدھ سیر آب ملہ سبز یا وبھر آب خالص لقدر حاجت موافق دستور کے عرق کھینچ لیں وقت حاجت کے چھ تولے سے دس تولے تک استعمال کیا کرین۔

عرق پان اعضا کو گرم کرتا ہی اور معدہ اور جگر اور گردون کی رطوبت کو جذب کرتا ہی اور انکو تقویت بخشتا ہی اور اس قسم کے ذیابطیس کو بہت مفید ہی **صفت** کبابہ چینی دارفلفل دانہ قاقلہ صغار بسباسہ سات سات تولے ہلیلہ کلان جوز بوا ان سب دواؤن کو جوکوب کرکے نگاہ رکھین اول تھوڑے سے جامن کے پتون کو پانی مین جوش دیکر مٹی کے بڑے مٹکے کو اوس سے خوب دھووین پھر شکر تری اور عود ہندی سے اوسکو بخور دین تاکہ خوشبو اوسمین بس جاوے اور چالیس سیر پرانے گڑ کو کہ دو سالہ یا سہ سالہ ہو ایک من دو سیر خالص پانی مین آگ پر رکھ دین یہانتک کہ پگھل جاوے اور تھوڑا سا جوش آجاوے پس آگ پر سے اوتار کر پانچ سیر گل دھاوا اوسمین ڈالدین لیکن بہتر یہ ہی کہ گل دھاوے کو بھی گڑ کے ساتھ تھوڑا سا جوش دیلین یا اوسکو علحدہ تھوڑا سا جوش دیکر گڑ کے ساتھ مٹکے مین ملا وین اور سولہ سیر پختہ شہد خالص اوسمین اضافہ کرین اور پندرہ سو عدد پکے پان بنگلے کے مع ادویہ سابقہ کے مٹکے مین ڈالدین

اور مٹکے کا منہ اچھی طرح سے بند کریں اور دو ہفتے کے بعد بارہ
سیر یا پندرہ سیر عرق کھینچ لیں اور بعضی خوشبوئیں نیچہ میں
باندھ دیں نہایت مجرب ہی اور اگر دیکھیں کہ قبض شدید ہی تو
کبھی کبھی شربت افسنتین کا استعمال کیا کریں **صفتہ** شربت
افسنتین کہ جو رطوبات معدہ اور جگر کو صاف کرتا ہی اور ان
دونوں کو قوت بخشتا ہی اور قبض دفع کرتا ہے **صفتہ**
افسنتین رومی دس درم گل سرخ بیس درم تربد سفید مقشر
مجوف چار درم اور مصطگی سنبل الطیب تقاح اذخر سادج
ہندی غاریقون سفید دو دو درم ان سب دواؤں کو
دو سیر پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ چہارم باقی رہجاوے
مل کر چھان کر آدھ سیر شکر ڈال کر شربت کا قوام بنالیں دو تولے
اسمیں سے سونف کے عرق کے ساتھ پی لیا کریں اور اگر
معلوم ہو کہ معدہ میں بلغم بہت بھرا ہوا ہی اور بغیر مسہل کے
نہیں نکلنے کا تو کبھی کبھی ہفتہ عشرہ میں ایک آدھ روز اس
شربت کا استعمال کیا کریں۔

شربت سنا جو مفتح اور ملین ہے **صفتہ** زنجبیل
سات مثقال لبسفایج فستقی تربد سفید مقشر مجوف گل بنفشہ

ہرایک سات تولے افتیمون ولایتی پندرہ تولے ریوند خطائی
تین تولے سنا مکی بیس تولے دو سیر پانی مین سب دواؤن کو
رات بھر بھگو کر صبح کو مل کر چھان کر ڈیڑھ پاؤ شہد خالص اور
ڈیڑھ پاؤ ترنجبین خالص ڈال کر شربت کا قوام کرلین تین
تولے سونف کے عرق کے ساتھ پی لیا کرین اور واضح ہو کہ بعضے آدمیون
کا اصلی مزاج گرم وخشک ہوتا ہی اور کسی خاص سبب سے
انکے معدہ اور جگر وغیرہ مین بلغم چمٹ جاتا ہی توان شخصون
کو زیادہ گرم دوائین موافق نہین آتین اور کبھی ایسا اتفاق
ہوتا ہی کہ بلغم چمٹنے والا صفرا سے ملا ہوا ہوتا ہی پس اس صورت
مین ضرور ہی کہ زیادہ گرم دواؤن سے پرہیز کرین اور بلکہ
ایسی دواؤن کا استعمال کرینا جو بلغم کی بھی تقطیع کرین۔
اور مزاج کی حرارت بھی نہ بڑہا وین چنانچہ ایسی حالت مین اکثر
جوارش علوی خانی کا استعمال اکثر اوقات بہت نفع کرتا ہی
صفت آب سیب شیرین آب سیب ترش آب بہ شیرین آب بہ
ترش آب زرشک آب ریباس آب امرود آب ناشپاتی
آب انار شیرین آب انار ترش ہرایک پچیس درم آب لیمون
کاغذی آب ترشی ترنج گلاب عرق صندل عرق گاؤزبان

عرق بید مشک ہر ایک تیس درم نبات سفید دو رطل عسل مصفا گلقند
خالص نصف نصف رطل عود قماری عرقی خام سات درم مروارید ناسفتہ
ابریشم مقرض پوست بیرون پستہ طباشیر سفید صندل سفید صندل سرخ
نشاستہ غنچہ گل سرخ قرفہ مصطگی ساذج ہندی پوست ترنج بادرنجبویہ
تخم فرنجمسک درونج عقربی دارچینی دانہ ہیل ہر ایک چار درم —
زعفران ایک درم عنبر اشہب مشک تبتی خالص دو دو دانگ
اور کبھی کافور قیصوری نصف درم بھی شامل کر لیا جاتا ہے اول تمام
میوون کے پانی اور عرقون کو سوا لیمون اور ترنج کے پانی
کے مصری اور شہد اور گلقند کے ساتھ جمع کر کر جوش دین اور کف
اوتارتے رہین یہانتک کہ قوام آجاوے اور ایسی آگ ملایم کرین
کہ میوون کا پانی جل نجاوے اور تلخ نہو جاوے پس اوتار کر
تھوڑا تھوڑا لیمون اور ترنج کا پانی ڈالتے جاوین اور چمچہ
سے چلاتے جاوین یہانتک کہ سب پانی جذب ہو جاوے اور
قوام بدستور باقی رہے پس اوس وقت مین سب دوائین پسی ہوئی
اوسمین ملاوین اور اگر چاہین تو ورق طلا اور ورق نقرہ نصف
نصف درم اضافہ کرین اور یہ جوارش تفریح کرتی ہے اور معدہ
اور دل اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے اور اوس معدہ کو کہ جسمین

صفرا اور بلغم ملا ہوا ہو موافق آتی ہی اور ضعف قلب اور خفقان کو زائل کرتی ہی اور نفخ دور کرتی ہی اور ریاح تحلیل کرتی ہی اور دماغ کی طرف ابخروں کے چڑھنے کی مانع ہوتی ہی اور معلوم رہو کہ اس مرض مین سب سے زیادہ نافع ہمارے تجربہ مین مرگانک ہی اور نسخہ اوسکا کشتون کے بیان مین مذکور ہی واللہ اعلم بالصواب

چوتھی فصل دماغی ذیابیطس کے علاج مین

واضح ہو کہ دماغی ذیابیطس کا علاج بھی وہی ہی جو مطلق ذیابیطس کا ہی مگر اتنا فرق ہی کہ اسمین رعایت تقویت دماغ کی بھی رکھی جاویگی اور اگر کوئی مرض دماغ مین موجود ہی تو سب سے مقدم اوسکو دفع کیا جاویگا اطریفل اسطوخودوس اور شربت اسطوخودوس اس مرض مین نہایت مفید ہوتے ہین مگر حقیقت یون ہی کہ اصل علاج اس قسم کا اوس مرض دماغی کو دفع کرتا ہی جو سبب اس مرض کا ہوا ہی پس طبیب کو لازم ہی کہ جب یہہ امر مشخص ہو جاوے کہ ذیابیطس دماغی ہی تو اول اپنی توجہ کامل اوس مرض کے دفع کی طرف کو کرے جسکے باعث یہہ مرض پیدا ہوا ہی اسواسطے کہ جب دماغی مرض دفع ہو جاویگا تو یہہ ذیابیطس خودبخود یا خفیف علاج سے

دفع ہوسکتا ہی لیکن کبھی ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہی کہ اصل مرض دماغی جاتا رہے اور ذیابیطس باقی رہجاوے اور وجہ اسکی یہہ ہوتی ہے کہ اوس مرض کے سبب دماغ اور اعصاب مین کسی قدر ضعف باقی رہجاتا ہی جسکے باعث اعصاب اپنا فعل پورے طور پر نہین کرسکتے پس اس صورت مین مناسب ہی کہ مقوی دماغ اور اعصاب دواؤن کا استعمال کرین اور اسیواسطے ہم چند نسخے جو اس بابت کیواسطے مفید ہین اور ہمارے تجربہ مین آگئے ہین لکھتے ہین - + +

شربت اسطوخودوس تمام دماغی امراض کو مفید ہی اور دماغ اور اعصاب کو تقویت بخشتا ہی **صفت** اسطوخودوس پرسیاوشان عود صلیب پانچ پانچ درم اصل السوس گاؤزبان بادیان پوست بیخ کرفس تخم خطمی بنفشہ گل سرخ ہر ایک تین درم مویز منقی سپستان پچاس پچاس دانے سبکو سیر بھر پانی مین رات بھر بھگو کر صبح کو اوٹاوین یہان تک کہ نصف باقی رہجاوے آدسیر قند سفید ڈالکر شربت کا قوام بنالین دو تولے سے تین تولے تک استعمال کرین اور کبھی اسطوخودوس کا وزن دس درم کرلیا جاتا ہے۔

اطریفل اسطوخودوس تمام امراض بلغمی وسوداوی

دماغی کو نافع ہی اور معدہ اور دماغ کو اخلاط غلیظہ سے پاک کرتا ہے
اور اونکی رطوبات کو جذب کرتا ہی **صفت** پوست ہلیلہ زرد پوست
ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ پوست بلیلہ آملہ منقی اسطوخودوس سنا
مکی تربد سفید مقشر مجوف بسفایج فستقی مصطگی افتیمون
کشمش مویز منقی سب پانچ پانچ مثقال ان دواون کو کوٹ
چھان کر پچیس مثقال روغن بادام شیرین مین چرب کر کر دوچند
شہد خالص مین ملا کر اطریفل بنالین چالیس روز کے بعد
استعمال کرین مقدار شربت اسکی ڈیڑھ تولہ تک ہے۔
معجون یاقوت مخترع شیخ الرئیس جو بادشاہون
کی لائق ہے اور دماغ اور جگر اور معدہ اور طحال کی تمام سرد
بیماریون کے واسطے اکسیر اعظم کا خواص رکھتی ہی اور خفقان اور ضعف
قلب اور توحش سوداوی کو غایت درجہ مفید ہی بلکہ وجع مفاصل
اور مزمن تپون مین بھی مستعمل ہی **صفت** یاقوت احمر رمانی
ایک مثقال سنگ یشب عقیق یمنی ہر ایک ایک درم برادہ
طلاے خالص دو دانگ برادہ نقرہ خالص ایک دانگ ان سب
جواہرات کو اسقدر کھرل کرین کہ مثل غبار کی ہو جاوین اور پھر
سبکو شراب ریحانی مین پیس کر خشک کرلین اور اون سبکو

وزن کرکر ایک جزو قرار دین پھر لسین غاریقون اور افتیمون
اور فلفل اور زنجبیل اور قرنفل اور مرزنجوش ہر ایک نصف
جزو اور حجر ارمنی حجر لاجورد اور زرنبا داور درونج اور بہمن
اور گاوزبان ہر ایک ثلث جزو اور سنبل الطیب اور حماما
اور مج ترکی اور ساذج ہندی اور دار چینی اور صعتر او
جاشا اور زوفا اور زیرہ ہر ایک ربع جزو اور شکطرامشیع
اور قیطر اسالیون تخم کرفس تخم مرو اور کندر اور زعفران اور
فلفل سفید ہر ایک سدس جزو اور برادۂ دندان فیل ثلث جزو
ان سبکو پیس کر ہڑ کے مربہ کے شیرہ مین کہ جسکا وزن دوچند
ہو ملا دین اور جواہرات بھی پیسے ہوئے اسمین داخل کردین
اور قرص یا معجون بنالین چار ماشے سے چھ ماشے تک کھالیا
کرین اور واضح ہو کہ اس مرض کے واسطے بھی زیادہ نافع
ہمارے تجربہ مین سونے کا کشتہ ہی جو عمدہ ترکیب سے
پھکا ہوا ہو ہمنے اسکے نفعے عجائب وغرائب دیکھے ہین جسکے
بیان کرنے مین مبالغہ کے تصور کا خیال ہے —+

پانچوین فصل ذیابیطس کے علاج مین ڈاکٹری

طریقہ ہر اور جو اوسمین ہماری رای ہی

چونکہ طبیب کیواسطے ضروری ہی کہ ہر قسم کے علاج سے واقف ہوتا کہ اپنے
موقع پر جس چیز کی ضرورت ہو اوسکو کام مین لاوے لہذا ہم اس
موقع پر انگریزی علاج بھی چند معتبر کتابون سے منتخب کر کر لکھتے
ہین پس واضح ہو کہ ڈاکٹری مین ابھی تک کوئی دوا ایسی نہین نکلی
جو اس مرض کی دافع ہو لہذا اونکے نزدیک زیادہ مفید اس مرض
مین پرہیز کرانا ہی اون لوگون کا یہہ فرمانا ہی کہ گو پرہیز سے پیدایش
شکر کی موقوف نہین ہوتی مگر اسمین شک نہین کہ بیماری تھم جاسکتی ہی
اور بیمار عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہی اور وجہ اسکی یہہ فرماتے ہین کہ چونکہ
ٹھیک یہہ معلوم نہین ہی کہ کس عضو کی خرابی سے یہہ مرض پیدا ہوتا ہی
اور نہ یہہ جانتے ہین کہ اسکا استیصال کس علاج سے ہو سکتا ہی مگر یہہ
جانتے ہین کہ شدت کی بھوکھہ اور پیاس اور لاغری اور کثرت سے
پیشاب کا آنا خون مین شکر کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہی اسواسطے
ہم وہ تدبیر کرتے ہین جس سے شکر کی مقدار کم ہو جاوے اور چونکہ
بالفعل ہم کوئی دوا ایسی نہین جانتے ہین جس سے شکر پیدا نہونے
پاوے تو غذا کے پرہیز پر ہی زیادہ زور لگاتے ہین اور اسکی
تدبیر یہہ ہی کہ مریض کو ایسی غذائین نہ دینا چاہئین جنمین نشاستہ اور

شکر زیادہ ہو اسواسطے کہ اسلئے زیادہ شکر پیدا ہوگی اور مرض بڑھیگا لہذا مناسب ہی کہ بیمار کو سوا ے حیوانی غذا کے اور کچھ ندین اسواسطے کہ اکثر نباتات مین نشاستہ کا جزو ہوتا ہی جو جسم کی رطوبات سے ملکر شکر مین بدل جاتا ہی اور روٹی اور چانول دونون ہی اس مرض مین مطلق منع ہین اسواسطے کہ ان دونون مین نشاستہ کا جزو بہت ہوتا ہی اور اکثرون کا خیال ہی کہ دودھ اور شہد اور کلیجی مین بھی شکر ہوتی ہی لہذا ان چیزون سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے اور بعض فرماتے ہین کہ دودھ مین گو قدرے شکر ہوتی ہی لیکن وہ اس مرض مین چندان مضر نہین اور پنیر اور مکھن اور روغن اور طیور اور مچھلی اور انڈے جس قدر طبیعت چاہے بیمار کھا سکتا ہے اور گیہون کی روٹی کے عوض بیمار کو بھوسی کی روٹی کھلانی چاہیئے جسمین نشاستہ بالکل نہین ہوتا اور ایک ڈاکٹر صاحب نے بھوسی کی روٹی پکانے کا نسخہ ایجاد کیا ہی جسکو ہم طب رحیمی سے نقل کرتے ہین۔ نسخہ سیر بھر بھوسی لیکر پاؤ پاؤ گھنٹہ تک دو دفعہ پانی مین جوش دین اور دونون دفعہ چھلنی سے چھان لین اب اسی چھلنی مین ٹھنڈا پانی چھوڑتے جاوین اور خوب مل مل کر دھوتے جاوین

جبتک چھلنی سے پانی صاف گذرنے لگے اب بھوسی کو چھلنی سے
کسی کپڑے مین لیکر خوب نچوڑین تاکہ جہان تک ہوسکے اسکا
پانی نچڑ جاوے بعدازان چینی کے برتن مین پھیلاوین اور
تنور کی نرم آنچ پر خشک کرین مثلاً رات بھر رہنے دین صبح کو
جب سوکھ کر مڑمڑی ہو جاوے تب پیس لین اور تار کی باریک
چھلنی مین کسی برش سے رگڑ کر چھان لین ورنہ تار کی چھلنی
کے سوراخ اسقدر باریک ہوتے ہین کہ بغیر برش سے رگڑنے
کے اسکے اندر سے سفوف گذر نہین سکتا جب یہہ باریک سفوف
بھوسی کا تیار ہو جاوے تو اسمین سے تین اونس لیلین اور
اوسمین یہہ چیزین ملالین یعنی تین عدد تازہ انڈے ڈیڑھ - یا
دو اونس مکھن دس اونس دودھ تھوڑے دودھ مین انڈون
کو پھینٹ لین اور باقی مین مکھن ملاکر سارے کی لت بنالین اور
اوسمین سے تھوڑا تھوڑا لیکر ٹین کے سانچون مین جنمین
انگریزی مٹھائی بناکرتی ہے بھر دین اور لوہے کی تھال مین
رکھہ دین اور آدھ گھنٹہ کے بعد جب پک جاوے نکال لین
اور بیمار کو صبح اور شام ہمراہ گوشت اور پنیر کے کھلاوین اور
اگر بیمار کی طبیعت اس روٹی سے ہٹ جاوے تو ایسا کرین

کہ ڈبل روٹی کی پتلی پتلی قاشین تراش کرا ونکو اسقدر سینکین
کہ قریب سیاہ ہوجاوین تاکہ بہت سا حصہ اشٹارچ اور گلوٹین کا گرمی
سے زائل ہوجاوے اور گوشت کا آبجوش مصالحہ خوشبودار کے ساتھ آمیزش
پیاز کے بہت عمدہ غذا ہے اور اگر صفراوی عادت مریض کی نہین تو
مچھلی بھی خوب ہے اور بعض کہتے ہین کہ بھوسی کی روٹی مین جسکا نسخہ
اوپر گذرا نمک اور گرم مصالحہ جیسے جاوتری جائپھل سونٹھ وغیرہ بھی
ملانا چاہیے اور اگر اس روٹی کو بدل کر کھانا منظور ہو تو نصف وزن
بھوسی کا آٹا جیسا اوپر لکھا ہے اور نصف وزن مغز بادام کا سفوف
ملا کر روٹی پکا کر کھلاوین اور بعض صاحبون کا قول ہے کہ گرم غذائین
اس مرض مین مفید پڑتی ہین لہذا وہی کھلانی چاہئین اور کاسنی
کے پتے سرکہ اور تیل اور نمک کے ساتھ پکا کر کھانا اچھا ہے۔ اور
ڈاکٹر جان ولسن جانسٹن صاحب فرماتے ہین کہ آچار اس مرض
مین جائز ہے لیکن مربا منع ہے اور گاہے گاہے دودھ کا پلانا
جائز ہے لیکن چھاچھہ کا پلانا بہت اچھا ہے اور اگر اس مرض مین
کوئی شخص شراب پینا چاہے تو اصل شراب چار ماشے کی مقدار
مین قدرسے پانی کے ساتھ پلاوین مصر یدار اجزا کی شراب نہ پینے
دین بلکہ سب مصریدار اشیا اس مرض مین منع ہین اور واضح ہو کہ سب

قسم کے اناج مین اسٹارچ یعنی نشاستہ ہوتا ہی اسواسطے سب
قسم کے اناج سے اس مرض مین پرہیز کرنا ضروری ہی ہر قسم کی دال
اراروٹ ساگودانہ جوار باجرہ وغیرہ سب منع ہین اور میوجات جیسے
آنب انگور ناشپاتی سیب بہی شہتوت انجیر امرود یعنی جام آلو بخارا
آڑو کھجور پستہ کشمش وغیرہ وغیرہ سب منع ہین انکو ترک کردینا چاہیے
اور ترکاری کی قسم سے یہہ ترکاریان منع ہین آلو چقندر گاجر شلغم
مٹر سیم البتہ ساگ کا کچھ مضائقہ نہین خاصکر سرسون کا ساگ میتھی کا
پالک گوبھی پیاز شترہ تیز ک جائز ہین پانی سے یکلخت پرہیز نکرانا چاہیے
اور نہ حد سے زیادہ پلانا چاہیے اور بعض صاحب فرماتے ہین کہ
اگر اس مرض والے کو پانی کم پینے دین تو اگرچہ شکر باہر کم آتی ہی
لیکن اسکی پیدائیش مین کمی نہین ہوتی اور مریض بہت تکلیف
پاتا ہی اور چار اور کافی بھی مریض اس مرض مین پی سکتا ہی اور
بقول بعض ڈاکٹرون کے کافی پینے سے اگرچہ شکر کم آتی ہی
لیکن یوریا جزو پیشاب کا زیادہ ہوجاتا ہی اور اس مرض مین چربیدار
گوشت اور انڈے مفید ہین اور ڈاکٹر میر اشرف علی صاحب
لکھتے ہین کہ اس مرض مین ہر قسم کی ترکاری سے پرہیز کراوین
کیونکہ نباتی چیزین معدہ مین تبدیل ہوکر شکر بنجاتی ہین لیکن دودھ

پلانے مین احتراز نکرین اور تشنگی کے دفع کرنے کے لئے سوڈا واٹر
یا برف کا پانی پلاوین اور شراب اور چاء اور کافی سے پرہیز کرین
غرض کہ انکے نزدیک ہر قسم کی ترکاریان اس مرض مین منع ہین اور
چاء اور کافی بھی نا جائز ہی اور دواؤن مین افیون کا استعمال
اس مرض مین مجرب اور سب دواؤن سے بہتر ہی اسکے دینے سے
وزن مناسبہ پیشاب کا گھٹ جاتا ہی اور مریض کو بہت تسکین
ہو جاتی ہی اور ڈاکٹر رحیم خان صاحب فرماتے ہین کہ اسکے استعمال
سے گوشکر کی پیدائیش نہین رک سکتی لیکن تاہم مقدار پیشاب کی
گھٹ جاتی ہی اور تکلیفین رفع ہو جاتی ہین اور اس بیماری مین
افیون کی بہت برداشت ہوتی ہی اکثر اوقات مین دفعہ فی خوراک
دو دو تین تین بلکہ پانچ پانچ گرین تک افیون کھاتے ہین پھر بھی
انکو نشہ نہین ہوتا اور بعضے طبیبون کے نزدیک اگرچہ اس مرض
مین دوا مفید ہو سکتی ہی لیکن اس مرض کے محقق فرماتے ہین
کہ کوئی دوا مفید نہین ہوتی اور نیز اس مرض مین گرم کپڑے
پہنا وین اور گرم پانی سے غسل دیا کرین تاکہ مریض کو عرق
آتا رہے اسواسطے کہ پسینہ آنا اس مرض مین بہت مفید ہی
اور بعض ڈاکٹر صاحبون نے اس مرض کے واسطے بعض بعض

نسخے بھی لکھے ہین لیکن چونکہ اس زمانہ کے بعض بعض محقق لکھتے ہین کہ عند التجربہ کوئی دوا اس مرض کے لئے پرہیز سے زیادہ مفید نہین پائی گئی تو ہم اون نسخون کا لکھنا زیادہ سمجھتے ہین اور اسی پر اکتفا کرتے ہین یہان تک بیان ڈاکٹری علاج کا تھا جو اس مرض مین کیا جاتا ہی اور راقم اثم کان اللّٰہ لہ وعفا عنہ کہتا ہی کہ بیان ماتقدم سے دریافت ہوچکا ہی کہ ذیابیطس چند قسم کا ہوتا ہی اور بعضی قسمین ایسی ہین کہ ایکدوسرے کے بالکل مخالف اور ضد ہین جیسے قسم حارا اور بارد اور یہہ ہی وجہ ہی کہ اسکے مریضون مین مختلف علامتین پائی جاتی ہین پس کیونکر ممکن ہی کہ ایک ہی پرہیز سب قسمون کو نفع کرسکے بلکہ اسمین کبھی تو گرم دوائین نفع کرتی ہین اور سرد چیزون سے مضرت حاصل ہوتی ہی اور کبھی معاملہ بالعکس ہوجاتا ہی اور یہی اکثر ہی پس ضرور ہی کہ اسکے علاج مین یہہ رعایت بھی ضرور ہونی چاہیئے میری راے مین اگر مزاج کا اور سبب مرض کا امر ملحوظ خاطر رکھکر یہہ تدبیر کیجاویگی تو گو مادۂ مرض دفع ہو لیکن اسمین شک نہین کہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا مثلاً جن مریضون کو ذیابیطس گرم عارض ہی تو انکو چھاچھ بے شبہہ نفع کریگی اور کاسنی کے پتے اور پالک کی بھاجی بھی

مفید ہوگی اور جن مریضون کو سرد ذیابیطس عارض ہو تو بیشک اونکو گرم
غذائین فائدہ مند ہونگی اور میٹھی وغیرہ ترکاریان نفع دینگی اور یہہ
ممکن نہین کہ جس شخص کو چھاچھ فائدہ کرتی ہو اوسکو میٹھی کی بھاجی
بھی نفع کرے اور قطع نظر ان سب باتون کے اس تدبیر سے ذیابیطس
کا مادہ قطع نہین ہوسکتا اگر بہت ہوگا تو اسقدر ہوگا کہ قارورہ مین
شکر کسیقدر کم آویگی اور مقدار پیشاب کی کسیقدر گھٹ جاویگی۔
لیکن استیصال مادہ تو کسیطرح اس تدبیر سے ممکن نہین علاوہ
بران ایسا سخت پرہیز اور وہ بھی برسون تک ہم تو نہین جانتے کہ
کوئی کرسکے اور اگر کیا بھی تو ایسے شخص بہت کم پائے جاتے ہین۔
خصوصًا امراسے تو بہت دشوار ہی واللہ اعلم

خاتمہ رسالہ اس بیان مین کہ صرف شیرین بول کبھی بے ذیابیطس کے بھی پایا جاسکتا ہی۔

مخفی نرہے کہ کبھی بول شیرین بغیر ذیابیطس کے بھی آجایا کرتا ہے
اسواسطے کہ ذیابیطس مین تو یہہ شرط ہی کہ اسمین تشنگی بہت سی ہو
اور پیشاب بار بار آوے صرف پیشاب شیرین ہونے سے ذیابیطس
نہین ہوسکتا ہمنے خود بعض اشخاص کو دیکھا کہ اونکو بول شیرین

آتا تھا لیکن کوئی علامت ذیابیطس کی اونمین نہین پائی جاتی تھی
اور اکثر یہہ وہ لوگ ہوتے ہین جو کثرت سے آرام طلبی کرتے ہین
اور ریاضت مطلق نہین کرتے اسواسطے کہ ایسے لوگون کا ہضم
جید نہین ہوتا اور بلغم حلو کے رسوب پیشاب مین آتے ہین لیکن
یاد رہے کہ ہر قسم کا ضعف ہضم خواہ معدی ہو خواہ کبدی ہو
بول شیرین پیدا نہین کرسکتا اسیواسطے یہہ ضرور نہین کہ جن
لوگون کو ضعف ہضم کی شکایت ہو اونکا بول بھی شیرین ہو بلکہ
محدث بول شیرین وہ ہی ضعف ہے کہ جسکے باعث جگر مین خون
عمدہ طور پر جیسا کہ صحت مین بنتا ہے نہ بن سکے اور خون مین کسیقدر
خامی رہجاوے جسکو اصطلاح مین بلغم حلو کہتے ہین اور اس
بلغم کا زیادہ پیدا ہونا معدہ اور جگر دونون کی خرابی سے
ہوسکتا ہے جگر کی خرابی سے تو اوسوقت ہوگا کہ جب جگر مین
صرف اسقدر تغیر آجاوے کہ جسکے باعث کیموس عمدہ طور پر
اسمین نہ پک سکے جیسا کہ صحت کی حالت مین پکتا تھا بلکہ
کسیقدر اسمین خامی باقی رہے اور وہ تغیر بھی اسقدر ہو کہ
جسکے باعث اسکے ہضم مین اسقدر زیادہ فتور آجاوے کہ
جس سے نفس خون کی پیدایش مین بھی بگاڑ پڑ جاوے

اسواسطے کہ اسوقت مین اگرچہ خون عمدہ نہین بنے گا لیکن بلغم حلو بھی نہین پیدا ہوگا اسواسطے کہ بلغم حلو تو اوسیوقت پیدا ہوسکتا ہے کہ جب جگر کے ہضم مین کسیطرح کا زیادہ فساد نآوے بلکہ صرف اسی قدر ہو کہ خون مین بنسبت صحت کے کسیقدر خامی باقی رہجاوے جسکے باعث بلغم حلو زیادہ پیدا ہو نہ اس سے زیادہ اور معدہ کی خرابی سے اوسوقت ہوگا کہ جب اسکے قوت ہاضمہ مین اسقدر خرابی نہ آجاوے جس کے باعث آثار ضعف کے نمایان اور ظاہر ہوجاوین بلکہ صرف اسقدر خرابی ہو کہ ہضم جید جیساکہ صحت کی حالت مین ہوتا تھا نہو سکے اور کیلوس مین ایک قسم کی تھوڑیسی خامی باقی رہجاوے اسواسطے کہ یہہ کیلوس جب جگر مین پہونچیگا تو وہ اسکے استحالہ پر ویسا قادر نہوسکیگا جیساکہ پہلے ہوتا تھا۔ پس لامحالہ بلغم شیرین زیادہ پیدا ہوگا اور اگر ہاضمہ معدہ کی زیادہ خراب ہوگی تو اس صورت مین بلغم حلو پیدا نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اس فاسد مادہ کو جگر اپنی طرف نہین کھینچے گا بلکہ دستون وغیرہ سے نکل جاویگا اور اگر کسی قدر کھینچا بھی تو وہ بلغم حلو نہین ہوسکتا بہرحال غرض تحریر سے یہہ ہے کہ طبیب کو مناسب ہے کہ جب بول شیرین دیکھے یہہ نہ سمجھ جاوے کہ خواہ مخواہ ذیابیطس کا ہی عارضہ ہے بلکہ

تمام علامتوں پر اس مرض کے خوب غور کرے اگر تھوڑے بہت
پائے جاویں تب تو سمجھے کہ ذیابطیس ہی ورنہ سمجھنا چاہیے کہ
کیلوس یا کیموس میں کسی قدر نقصان آگیا ہی لیکن عجب نہیں کہ
یہی منجر ذیابطیس کی طرف ہو جاوے پس اسکا علاج جو ارشاد
مقویہ کے ساتھ کرے جنکے نسخے مفصل گذر چکے واللہ اعلم وعلمہ احکم

تمت بالخیر والعافیہ

قطعہ تاریخ تالیف رسالہ مولف کی طرف سے

جملہ امراض میں ذیابطیس	ہی نہایت ہی مشکل الاظہار
اسلئے میں نے اوسکو اردو میں	لکھدیا ہی کہ سب ہوں واقفکار
اوسکے دو پہلو و نہ سنجئے نظر	اور نظر کر کے لکھئے سن کے شمار
یعنی مضمون کا حسن گر دیکھیں	نذر شاہان کہیں اولوالابصار
اور مری بے بضاعتی کے سبب	درحقیقت ہی نذر بے مقدار

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب مولوی محمد جعفر صاحب مہری

نصیر آبادی سلمہ اللہ القوی

حکیمیکہ احمد سعید ست نامش	نہ در حسن خلقش بگیتی ست ہمتا
بود جامع علم و بالغ بصیرت	ہمایون و فامندو فرخ مدارا

بتکلیف پایش بہ بیمار جانی ‏ ‏ بجا نہا ز درمان دستش توانہا
ہمیکرد در بزم او شہ دوزانو ‏ ‏ درین عہد بودے اگر بو سینا
از ینگونہ درمان و تشخیص کامل ‏ ‏ تو گوئی بعہد خود آمد مسیحا
بتحقیق مرض ذیابیطس آمد ‏ ‏ علاج و ہم اسباب او کرد پیدا
نوشتہ باسباب و اندر علاجش ‏ ‏ کتابیکہ در بہر لوردش شفا ہا
بفرخندہ ساعت چو شد اقتباسش ‏ ‏ ز تائید افضال ایزد تعالے
بتاریخ ختمش رقم زد مہری زد ‏ ‏ علاج ذیابیطس شد ہمانا

قطعہ تاریخ از نتائج افکار عالیجناب مخدومی و مکرمی مولوی محمد مظہر اللہ صاحب رئیس امروہہ مددگار ہوم سکرٹری ام مجدہم

حکیم احمد سعید عیسوی دم ‏ ‏ بفن طب فروزان آفتابے
بتشریح ذیابیطس نوشتہ ‏ ‏ عجایب نسخہ و زیبا کتابے
براہینش کہ باریک اند از موی ‏ ‏ ندیدہ چشم انطاکی بخوابے
چنان با آب و تابش کردہ تسطیر ‏ ‏ کہ شد دیوانہ اش ہر شیخ و شابے
بتاریخش صعود دم بر فلک شد ‏ ‏ کنم تا ہدیہ عالی جنابے
شدہ اکسیر اعظم از سر ہوش ۱۳۱۲ھ ‏ ‏ ز چرخ چارمی آمد خطابے

ولہ ایضاً

پناہ فن طب و علم حکمت | کہ خوانند یک جہان احمد سعیدش
چرا باشد نہ او محسود اخوان | کہ مصر علم طب دارد عزیزش
باصناف ذیابیطس رسالہ | نوشتہ مثل سیم خام بیغش
بطرز نو رقم کردم سن او | کہ مخفی نیست بر دانندہ لطفش
بہ اثبات و بہ تعشیر و بہ تخریج | سن تالیف گیر از اسم پاکش

قطعہ تاریخ از نتائج افکار شاعر عالی وقار جناب مولوی منشی محمد نذر اللہ صاحب ہاشمی رئیس امروہہ

گلبن باغ سیادت مولوی احمد سعید | اکبر الحکما حکیم حاذق و حکمت مآب
چون ز فکر عالی آن افتخار روزگار | نادر وہم بیبدل تسکین النفس شد کتاب
ہاشمی تاریخ او گفتا بگوش من سروش | در فن حکمت زہی بودہ کتاب لاجواب

قطعہ تاریخ از نتائج افکار درر نثار جناب منشی شیخ محمد نثار علی صاحب المتخلص بہ نثار امروہوی

جناب حکیم حذاقت مآب | جو ہین مولوی سید احمد سعید
وہ ہین مخزن حکمت و علم و فضل | نہین اونکا ثانی قریب و بعید
وہ حکمت مین ہین اکبر الحاذقین | وہ ہر علم مین اندنون ہین وحید
اونہون نے کتاب ایسی تالیف کی | کہ مثل اوسکی ہرگز ندید و شنید
جو خدمت مین اونکی مجھے ہی نیاز | کہا فکر نے یہہ بشوق مزید

سر دل سے تاریخ لکھ یہہ نثار | ہی تسکین النفس کتاب مفید

ولہ ایضاً + عجیبہ غریبہ + دیگر + عجائب غرائب ۹۵ + ۱۲ ف

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب منشی رحیم بخش صاحب نثر امروہوی کاتب رسالہ ہذا سلمہ اللہ القوی +

فصل سبحانی مطلق کے ہر بعفون لیے | واہ کیا خوب مقالہ ہی زیا بیطس کا
جسمین آیا کہ لکھو ختم کی اوسکے تاریخ | بسر جسمین جو الہی زیا بیطس کا
لب جبرئیل سے آئی یہہ صدا ای برنثر | کیا ہی عمدہ یہہ رسالہ ہی زیا بیطس کا

ولہ ایضاً + علاج غربا +

قطعات تاریخ از نتائج اوفکار شاعر بیبدل سخنور نامور جناب مولوی سید محمد کاظم صاحب حبیب تخلص کنتوری سلمہ اللہ القوی

طبیب وہ ہی دوا سے جسکی ہر ایک علت کا ہو ازالہ
کیے علاجت ہی کون کسکی مرض ہی تازہ کہ دیر سالہ
اسیکو کہتے ہین سب حذاقت یہی ہی اسکام کی لیاقت
یہی ہی حکمت یہی طبابت کمال ہنر کا نہین نوالہ
اسی عمل سے ہین آج عامل انہین کو یہہ بات اب ہی حاصل
حکیم احمد سعید کامل شفا ہی جنکا ہر اک مقالہ +

انہین سے باقی ہے طب یونان انہین سی سمر ریاض لقمان
دوای درد اپنسے لے جو انسان تو خندہ ہو ڈنک آ کے نالہ
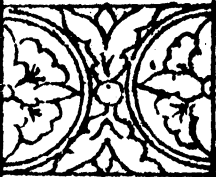
جو ناخن طبع سے کرین حل تو زلف سنبل کی ہو مسلسل
ہر ایک مرجان کا بچہ بشکل ثنا ہی سو عقد داغ لالہ

چھپے رخ مہر مین صباحت گھٹے حرارت بڑھے برودت
گمان ہو دیکھکر یہ صورت پڑا ہے سورج مکھی پہ ژالہ

مرض ہو صحت توان نقاہت یقین ہو سبکو ہے کرامت
ذرا توجہ کے ساتھ حضرت کرین اگر فکر استحالہ
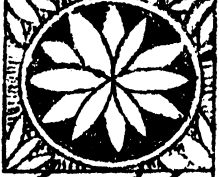
لکھے جتنے ایسے وسیع مطلب لکھے ہین تازی زبان مین
غرض سی تعمیم فیض کی اب لکھا ہے اردو مین اک عجالہ

حبیب کو فکر سال کی تھی سنا ہوا منہمک جو اوسمین
ہوا ہے کہدو ذوبا بطبیس ہے اب اک عجب بے بہار رسالہ

ولہ ایضاً

فاضل حاذق طبیب ذیشان و عیور — یعنی احمد سعید کامل مشہور
عیسی نفس و فزون ز ابن عیسی — والا گہر از ضیاء دین در جمہور
الحق دایم ز فیض عام سطبش — ترویج بروح بو علی مغفور
بنوشت رسالہ بطب نافع خلق — با جہد بلیغ و حسن سعی موفور
از لطف و کرم برای نظم تاریخ — فرمود حبیب خویش را چون ہموار

نگرستم رو کرد سوی چرخ چارم — جستہ مدد از مسیح و خود شد مجبور
بشنفت ز حضرتش جوابی وبگفت — تحقیق ذیابیطس و اسے رنجور

قطعہ تاریخ مولفہ جناب مرزا مصطفےٰ بیگ صاحب دہلوی مرزا تخلص

لکھا احمد سعید نامور نے — کہ جنکی عام ہی حکمت کی شہرت
ذیابیطس کا یہ عمدہ رسالہ — کہ جسمین کوٹ کر بھر دی لطافت
زبان دیکھو تو درخور ثنا ہے — بیان دیکھو تو ہی شایان مدحت
لکھو یہ عیسوی تاریخ مرزا — مبارک مخزن اسرار حکمت

قطعہ تاریخ از نتایج افکار جناب مولوی حمید الدین احمد خان صاحب دہلوی

کرون اس رسالہ کی تعریف کیا — مضامین ہیں مشکل عبارت سلیس
کہا ہاتف غیب نے بیگمان — یہ نسخہ ہی قانون شیخ الرئیس

قطعات تاریخ از نتایج افکار عالم باعمل فاضل بیبدل جناب مولوی سید محمد عبد اللہ صاحب متوطن گلاوٹھی ضلع بلند شہر محاسب دار الضرب سرکار عالی

حکیم احمد سعید امروہوی نے — طبابت کا ہی جنکی عام چرچا
عجب شرح ذیابیطس لکھی ہی — کیا ہی فن طب کا بول بالا

نہ کیون لکھتے وہ یہہ عمدہ رسالہ　　کہ ہی تشخیص کامل اونکا حصا
طبیبون کے لئے گر رہنما ہے　　مریضون کو بھی ہی نسخہ شفا کا
ہوئی بزم طبابت گرم اس سی　　پڑا غل ہر طرف ہی مرحبا کا
نئی صورت سے کی تحقیق و تدقیق　　کہان ہی آج دیکھے بو علی سینا
مصنف سی کہو صادق یہ تاریخ

١٣٠٧ھ

مجرب نسخہ اکسیر لکھا

ولہ ایضا سلمہ ربہ

ارسطوے دوران فلاطون دہر　　کہ احمد سعید ش بنادی مناد
بشرح ذیابیطس اندر نوشت　　کتابیکہ ننوشت کس در بلاد
خدایا ازین نسخہا ہر مریض　　بود مستفید و شفا مستفاد
نہ تنہا ستود سند صادق چنان　　جہان از بپش داد نیکو بداد
دل از لوح محفوظ شد بہر سال

١٣١٠ھ

فقل ان ھذا لشئ یراد

قطعہ تاریخ جناب شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص اعلی حضرت بندگان عالی مدظلہ العالی

زمن خود فلاطون نہ شیخ الرئیسم　　چہ واگویم از نکتہ رمز حکمت
ولی بندہ فکر احمد سعیدم　　مسیحا نفس آن ارسطو طبیعت
حکیمیکہ ثانی ندارد زہ اول　　بحکمت کتابی رقم زد ز ہمت
کتابیکہ کم دیدہ باریک نگاہان　　بالفاظ و معنی فصاحت بلاغت

زرشک حسودان چہ پروا کہ مرا
سر دشمنان را قلم کردہ گفتم

زبانگ سگان کم نگردیدہ عظمت
ہمینست گنجینۂ علم حکمت

قطعہ تاریخ تالیف جناب مولوی محمد منصور علیخان صاحب مرادآبادی

در زبا بطس حکیم بینظیر
کز مضامینش ہمیشہ آشکار
ہر کلامی را مدلل ساختہ
منصفانہ بحث در طب جدید
فکر سال طبع او آمد بدل

کرد تصنیف رسالہ آنچنان
رشک افلاطون و جالینوس ازان
کز مدیحش ہست عاجز این زبان
زد رقم تا امر حق گردد عیان
ہاتفم گفتا کہ مرغوب جہان

قطعہ تاریخ از جناب مولوی ابوالحسن صاحب بدایونی

حکیم احمد سعید پاک باطن
بہ تصنیف کتابے در فن طب
چو فکر سال فصلی گشت لاحق
سروش دل ندا از دار سر ہوش

مہیمن داد چون توفیق ویرا
عروس طبع را شد حسن پیرا
حکیم حاذق فرخندہ پی را
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

قطعہ تاریخ طبعزاد جناب محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی سررشتہ دار محکمہ معتمد اعلیٰ حضرت

حضور پرنور دام ملکہم

جوہر ادراک دانش مولوی احمد سعید — آنکہ از وی عقل اول کرد حکمت اکتساب

آن حکیمی عالم معنی کہ کلک فیض او — گوہر حکمت فشاند چون رگ نیسان سحاب

گر ببندد سا بہ معجز بہ نبض موج بحر — آب گردد اضطراب شوخیش در طبع آب

گر زبحر صاف طبعش یابد قطرہ — چشمہ دیگر شود از نور داغ ماہتاب

گر نمی از رشحۂ کلکش رسد در کوہسار — سنگ بالد چون نہال تازہ وار فیض آب

گر نسیمی حکمت او بگذرد بر طرف بحر — چون خم افلاطون آراید خم دیگر حباب

در انفاسش رحم بہ پیوندد با عمر خضر — خیمۂ ہستی امکان گو بود کوتہ طناب

این طلسم سیمیائی را بیک مژگان زدن — ہیبتی دیگر فراز آید ز وضع انقلاب

گر ببیناس خیالش را بود میل ثبات — انقلاب آن نہ بیند ہیچکس با چشم خواب

طبعش از ناسازگاری خواہدش استعجیل — خون بماند تا ابد در ناف آہوی مشکناب

نو بہار فطرت رنگین او دارد مصون — طبع گلزار جہان را از خزان انقلاب

ہمتش مستغنی از ترکیبہای کیمیاست — ورنہ دادی کی مس جلوہ زر انقلاب

پایۂ گفتار خاصش آن سوی اندیشہ است — گفتگوی عامش از حکمت بود لب لباب

ہرچہ از بقراط و جالینوس لع افسانہا — گشت تصدیقش ز رای صائبش لا ارتیاب

از زبان دولت فرماندہ ملک دکن — آنکہ باشد بارگاہش اہل دانش را مآب

میر محبوب علی خان نظام ملک و دین — آنکہ شوید آب تیغ ہیبتش رنگ از شراب

قدردانی وزیر آفتاب اوج ملک | پایه‌اش افزوده همچون عیسی گردون جناب

مظهر الله سبحان بهادر آسمان عز و جاه | آنکه نام نامیش باشد کلید فتح باب

گر کند کسب شرف از رفعت اقبال او | صد هما بالد بزیر سایهٔ پر غراب

از گهرآرائی اسرار نظم مملکت | هست اندر دفتر ایجاد فردی انتخاب

بسکه از اعجاز الفاسش حبابی طرف بست | فیض روح اللهیش باشد همانا همرکاب

جلوهٔ حسنای حکمت بود مستوری فروش | برفکند انگشت تحقیقش ز روی آن نقاب

بهر تحقیق ذیابیطس حکیمان فرنگ | رنجه بنمودند و هم خود بچندین ارتیاب

دید چون یونان خراب از جوش طوفان فرنگ | آتشی افتاد ازان اندر دل حکمت مآب

کلک اعجاز مسیحائیش چنینش آفرید | زد رقم از بهر تحقیق ذیابیطس کتاب

چشم بینای حقیقت انتساب اهل دل | هر دلیل و بینشش داند فروزان آفتاب

پنجهٔ دست براهینش کشاکش آفرید | شاهد سر ذیابیطس شد اکنون بی‌حجاب

شاهباز عقل او سر زد باوج آگهی | در نموداری معنی اذ اکان بالغراب

بهر نظم سلک یا پخش گهر سنجان عصر | سفته اند از ثقب نازشها در خوشاب

خواستم تا از بهار طبع افشانم سه گلی | تازگی یابد ز بوی آن دماغ شیخ و شاب

اصغی از بهر رفع ستم طبع اهل نسخ

گفت تصحیح ذیابیطس سنه طبع کتاب ۱۳۰۸ھ

قطعهٔ تاریخ از نتایج افکار درر نثار شاعر عالی خاندان جناب

مولوی منشی محمد عبدالرحیم خان صاحب المتخلص بہ بیدل دہلوی مددگار صدر محاسب سرکار عالی دام اقبالہم

عجب اک رسالہ مرے دوست نے — علاج قوانین مین ہے لکھا
علاج و علامات سب لکھ دیئے — در بے بہا سے اوسے بھر دیا
حکیم یگانہ ہین احمد سعید — اونہین جو کہین ہے وہ سب کچھ بجا
خلیق و حلیم و فطین و متین — زمانہ مین اونسا نہین دوسرا
فلاطون کا محسود حکمت مین ہے — طبابت مین ہے رشک لقمان کا
ہنر کو چھپاتے تھے مانند عیب — یہ اگلے زمانہ کا دستور تھا
مگر میرے مخدوم دیرینہ نے — جو سینہ مین محفوظ تھا لکھ دیا
خدا اجر دے اس سخا کا اونہین — کہ ممنون ہے جس سے چھوٹا بڑا
مضامین جو اسمین ہین اونمین کہان — اشارات ہو شیخ کی یا شفا
جو سقراط دیکھے کہے آفرین — جو بقراط سن لے کہے حبذا
وہ نسخے مجرب ہین اسمین لکھے — جو اکبار پی لے کوئی مبتلا
تو پھر کچھ شکایت نہ باقی رہے — مرض گرچہ ہو سخت اور لا دوا
مجھے فکر تھی اسکی تاریخ کی — کہ ناگاہ ہاتف نے دی یہہ صدا

بالتمام

ذرا دیکھ لو ابتدا اسکے کتاب کے
۱۸۹۰
فقلت اذا ان فیہ الشفا

رسالہ تحقیق مرض جذام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد ہ حمد الشاکرین و اصلی و اسلم علی رسولہ و الہ و اصحابہ اجمعین **امابعد** راقم آثم احمد سعید امروہوی خدمت ارباب بصیرت و اصحاب خبرت مین عرض کرتا ہر کہ چونکہ آجکل مرض جذام کی تحقیق مین حکماے انگلستان سرگرم ہین چنانچہ ایک کمیشن بھی اسی مرض صعب کے اسباب کی تحقیقات مین وارد ہندوستان ہوئی ہے لہذا اس ہیچمیرز خادم قوم کو بھی یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس معاملہ مین طب یونانی کے طریقہ پر اسباب و علامات لکھون چنانچہ یہہ چند سطرین جو مینے اس معاملہ مین تحریر کی ہین اونکو ہدیہ ناظرین باتمکین کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ اگر کوئی لغزش یا خطا پائین تو معاف فرماوین۔

جذام کا اصلی سبب تمام اہل یونان اور اونکے تابعین کے اتفاق سے

خلط سودا کا زیادہ ہو جانا اور خون مین ملجانا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ یہہ بات جملہ طبیبون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ بدن کی نشو ونما اور اوسکا اصلی حالت پر رکھنا خون کا ہی کام ہی اسواسطے کہ بدن کی غذا یہہ ہی ہوتا ہی پس جتبک یہہ خون صاف اور اپنی اصلی حالت پر رہتا ہی بدن مین کسی قسم کا تغیر اسکے سبب سے نہین آسکتا اور جب اسمین کسی قسم کا تغیر کسی وجہ سے آجاویگا تو ضرور ہی کہ بدن کی ہیئت مین بھی تغیر آجاوے اور صورت اصلی کو رنگ اور قوام وغیرہ مین بدل دے اور چونکہ خون کے تغیر کے اسباب مختلف ہین تو کچھ ضرور نہین کہ جب خون مین تغیر آوے تو جذام ہی پیدا ہو جاوے بلکہ کبھی استسقا اور کبھی یرقان وغیرہ دیگر امراض بھی خون کے تغیر سے پیدا ہو سکتے ہین بلکہ پیدا ہو جاتی ہین لیکن چونکہ گفتگو اسوقت صرف جذام کی تحقیق مین ہی تو ہم خون کے تغیر کی قسمون مین سے صرف اوس تغیر کا بیان کرتے ہین جسکے سبب سے جذام پیدا ہو جاتا ہی۔

وہ تغیر جس سے جذام پیدا ہو جاتا ہی ایک خاص قسم کا تغیر ہی جو دوسرے مرض مین نہین پایا جاتا اور وہ وہی ہی جسکو مین پہلے بیان کرچکا ہون یعنی سودا کا بدن مین زیادہ پیدا ہونا اور خون مین اسکا ملجانا۔ وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب سودا کثرت سے خون مین ملجاویگا تو بیشبہہ اسکی

رنگ اور قوام کو بدل دیگا اور جس وقت یہہ خون بدن کے اعضا
کی غذا ہوگا تو اونکی ہیئت اور صورت کو ضرور بدل دیگا بدن مین
سیاہی اور سختی پیدا ہوجاویگی اور جا بجا گومڑیان اور بثور وغیرہ
پیدا ہوجاوینگی لیکن معلوم کرنا چاہیئے کہ ہر قسم کا سودا محدث جذام
نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اکثر ایسا اتفاق ہوجاتا ہی کہ سودا خونمین
ملکر بدن مین منتشر ہوجاتا ہی اور یرقان سیاہ یا برص سیاہ یا دیگر
امراض پیدا کر دیتا ہی لیکن اوس شخص کو جذام نہین ہوجاتا بلکہ
جذام پیدا کرنیوالا وہی سودا ہی جو اپنی حالت اصلی سے خراب
ہوگیا ہو اور اسمین ایک قسم کا احتراق آگیا ہو جسکو یونانی طب کے
اصطلاح مین مرہ سودا کہتے ہین یہہ سودا نہایت ردی اور ناقص
قسم کا سودا ہی اگر زمین پر گرتا ہی تو زمین جوش کھا جاتی ہی ۔ اور
اوس سے بگولے اوٹھنے لگتے ہین اور یہہ ہی وجہ ہی کہ اس مرض
مین اعضا گلنے اور سڑنے لگتے ہین اور آخر کو گرنے لگتے ہین اور
جلد کی رنگت مین سیاہی اور سرخی بڑھ جاتی ہی اور جلد مین گندہ پن
اور سختی پیدا ہوجاتی ہی اور جا بجا سخت گلٹیان ظاہر ہوجاتی ہین
اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ سودا کی آمیزش کے سبب خون سیاہ ۔ اور
غلیظ ہوجاتا ہی اور اسکے مزاج پر خشکی غالب آجاتی ہی ۔

ایک اور بات بھی سمجھنے کی لایق ہی اور وہ یہہ ہی کہ سوداکا تمام بدن کی
رگون مین خون کے ساتھ پھیل جانا محدث جذام نہین ہوسکتا اگرچہ وہ
سوداردی قسم کا جسکو مرہ سودا کہتے ہین کیون نہو بلکہ جذام اوسیوقت
پیدا ہوگا کہ جب یہہ سودا بدن کی رگون مین سے رس کر نفس اعضا
مین سرایت کر جاوے اور مساموں کے ذریعہ سے انکے اندر
گھس جاوے وجہ اسکی یہہ ہی کہ جب یہہ سودا بدن کی رگون کے اندر
محصور رہیگا تو ممکن بلکہ کثیرالوقوع ہی کہ اعضا اسکو جذب نکرین۔
بلکہ صرف خون کو ہی انمین سے جذب کرلین اور اس مادۂ فاسد کو
رگون کے اندر ہی چھوڑدین اب خواہ طبیعت اس مادہ کو کہین کو
دفع کردے یا نکرے اس لئے کہ ہر عضو مین اعضاء بدن سے قوۃ
جاذبہ ہی جو اپنے موافق کو جذب کرتی ہی اور مخالف کو دفع کرتی ہی پس
ممکن ہی کہ بدن کی رگون مین سودا خون مین ملا رہے اور اعضاء
اوسکو جذب نکرین بلکہ صرف خون کو ہی جذب کرلین شاید آپکے
خیال مین یہہ بات نہ آوے اور آپ فرمادین کہ جب سودا خون مین
ملا ہوا ہی تو کیونکر ممکن ہی کہ اعضا خون کو تو جذب کرین اور سودا
کو جذب نکرین تو اسکے جواب مین مین آپسے ایک مثال عرض کرتاہون
جس سے غالبًا آپکو بخوبی دریافت ہوجاویگا کہ مینے جو عرض کیا ہی

وہ بالکل صحیح ہی اور سراسر قانون قدرت کے موافق ہی وہ مثال یہہ ہی کہ اگر آپ ایک چراغ مین جسمین تیل ہو روشن کرکر کچھ پانی یا اور کوئی شی ملاوین تو آپ دیکھینگے کہ شعلہ چراغ صرف تیل کو ہی جذب کریگا پانی چراغ کے اندر ہی رہجاویگا اوسکو شعلہ جذب نکریگا حالانکہ تیل اور پانی دونون چراغ مین ملے ہوتے ہین لیکن اس بات کا بھی خیال رکھنا ضرور ہی کہ یہہ بات اوس ہی وقت تک ممکن ہی کہ جبتک اعضاء مین قوۃ جاذبہ صحیح ہی اور دافعہ قوی ہی اور اگر یہہ قوت ضعیف ہوگی تو ضرور اسوقت سوداخون کے ساتھ نفس اعضا مین پہونچیگا اور یہہ سبب جذام کا ہو جاویگا اور اسی سببسے قدیم طبیبون کا قول ہی کہ خلط سوداوی جب کثرت سے پیدا ہوکر تمام بدن کے خون مین منتشر ہوجاتا ہی اور بواسطہ عروق شعریہ نفس اعضا مین رستا رہتا ہی تو جذام پیدا ہوجاتا ہی۔

اب رہی یہہ بات کہ مادہ سوداوی کیا مادہ ہی اور کیونکر پیدا ہوتا ہی تو امر اول کی نسبت تو اسقدر کہنا کافی ہی کہ وہ ایک مادہ غلیظ سیاہ رنگ کا ہی جو ہمیشہ بحالت صحت بھی بدن مین پیدا ہوتا رہتا ہے لیکن اوسکی مقدار صحت مین صرف اسقدر ہوتی ہی کہ اون حوائج کو جنکے واسطے وہ ہمیشہ پیدا ہوتا رہتا ہی کافی ہووے اور بدن مین

کسیطرحکا تغیر اور تبدل پیدا نکرے اور جب کسی وجہ سے اوسکی
مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو لامحالہ امراض مختلفہ پیدا ہو جاتے ہین
سیاہ یرقان بھی اسی مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور سیاہ برص کا بھی
مادہ یہہ ہی ہے سرطان کا بھی مادہ یہی ہے جذام اور سرطان مین صرف
اسقدر فرق ہے کہ سرطان کا مادہ ایک خاص جگہ محدود ہوتا ہے اور
اس کثرت کے ساتھ تھوڑی سی جگہہ مین جمع ہو جاتا ہے کہ اوس مقام
کو پھولا دیتا ہے اور متورم بنا دیتا ہے اور جذام کا مادہ گو مقدار مین
سرطان کے مادہ سے بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن تمام بدن مین منتشر
ہوتا ہے اور جوہر اعضا مین رستا رہتا ہے اسیواسطے طبیبون کا قول
ہے کہ جذام درحقیقت عام سرطان کا نام ہے پس حقیقت مین دونون
کے مادے ایک ہین تفاوت عموم اور خصوص کا ہے اور طب جدید مین
اس مادہ کا نام ملانوز ہے غالبًا لاطینی یا فرانسیسی زبان سے لیا گیا ہے

یہہ امر کہ یہہ مرض

مادہ سودا کے غلبہ سے خون مین پیدا ہوتا ہے یعنی خون کا بگڑ جانا
اور سوداوی ہو جانا اسکا سبب ہی کسی دلیل عقلی یا نقلی کا محتاج
نہین بلکہ خود لون اور قوام خون اسپر شاہد عدل ہے بقول شخصیکہ
آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر کسی مجذوم کا خون فصد سے نکالا جاوے

تو صاف ظاہر ہو جاویگا کہ یہہ خون بنسبت صحیح آدمی کے نہایت گندہ
اور تیرہ اور غلیظ ہی اور جسقدر اس مرض مین ترقی ہوتی جاویگی تو اوسیقدر
خون مین بھی غلظت اور تیرگی اور گندگی بڑھتی جاویگی اور جس قدر اس
مرض مین خفت ہوتی جاویگی اوسیقدر خون صاف ہوتا جاویگا پس اس سے
زیادہ اور کونسی دلیل واضح اور روشن اس امر پر ہو سکتی ہی کہ اس مرض
کا سبب خون کا فساد ہی آور وہ جو خیال کیا گیا ہی کہ اگر اس مرض کا
سبب خون کا فساد ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ یہہ مرض تمام جسم مین عام ہوتا
حالانکہ جذام مین مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ کہین تو فساد زیادہ ہوتا ہی او
کہین کم اور کہین مطلق نہین ہوتا بلکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ اس مرض مین
اکثر جا سے پر سخت گرہین اور گلٹین نمود ہو جاتی ہین اور باقی جلد پر
کچھ اثر محسوس نہین ہوتا پس اگر اس مرض کا باعث خون کا فساد
ہوتا تو ایسا ہوتا ہرگز ممکن نہ تھا اوسواسطے کہ خون کی گردش تو تمام
اعضا مین برابر ہی سو یہہ خیال ان لوگون کا ٹھیک نہین اوسواسطے کہ سب
اعضا مین فساد برابر تو اوسوقت ہوتا کہ جب سب اعضا بدن قوت
اور ضعف اور شرافت اور خساست مین برابر ہوتی ورنہ ممکن ہی کہ بعضے
اعضا تو قوی ہون اور بعضے ضعیف پس قوی اعضا بسبب اپنی قوۃ
اور صحت کے ناقص مادہ کو خون سے جذب نکرینگے بلکہ عروق سے

صرف خون کو ہی جذب کرینگی اور اس فاسد مادہ کو رگون مین ہی چھوڑ دینگی
پس ضرور ہی کہ ان اعضا مین اثر اس مادہ کا ظاہر ہووے اور جو اعضا
کہ ضعیف ہونگے اثر اس مادہ کا جلد قبول کرینگے اور فساد انمین ظاہر
ہو جاویگا اور تجربہ سے یہہ بات بخوبی ثابت ہی کہ سب سے اول اور زیادہ تر
فساد اس مرض مین چہرہ اور اطراف یعنی ہاتھ اور پیرون پر آتا ہی۔
اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ چہرہ کا گوشت نرم اور متخلخل ہی اور ظاہر ہی کہ
نرم اور متخلخل چیز بنسبت سخت اور ٹھوس چیز کے ضعیف بھی ہوتی
ہی اور ہر چیز کا اثر بھی اسمین جلد تر اور زیادہ محسوس ہوتا ہی اسیواسطے
پہر تان مین سب سے زیادہ اور سب سے پہلے آنکھین زرد ہو جاتی ہین۔
اور زبان وغیرہ مین زردی آجاتی ہی اور ہاتھ پیرون مین زیادہ
فساد آنے کی یہہ وجہ ہی کہ مادہ سوداوی بسبب اپنے غلیظ اور ثقیل
ہونے کے اسفل کی طرف کو زیادہ مائل ہوتا ہی بنسبت اعلی کی لیکن
اس امر کا معلوم ہونا بھی ضرور ہی کہ یہہ اختلاف فساد کا اسیوقت تک رہتا ہی
کہ جبتک مرض حالت ابتدائی مین ہی اور فساد زیادہ نہین بڑہا اسواسطے
کہ جب یہہ فساد زیادہ ہو جاتا ہی اور مرض مستحکم ہو جاتا ہی تو ممکن نہین
کہ یہہ فساد عام ہووے اور بعضی جا پر محدود رہے وجہ اسکی یہہ ہی کہ
اسوقت مین یہہ فاسد مادہ بہت زیادہ ہو جاتا ہی اور طبیعت مغلوب

ہو جاتی ہی پس کسی عضو کی قوت غیرہ اپنی حالت پر قائم نہین رہتی
اور نہ کسی عضو مین اسقدر قوت باقی رہتی ہی کہ وہ خون کو سودا سے
صاف کر کر رگون سے جذب کرے پس خواہ مخواہ ہر جزو عضو مین
یہہ ہی خون فاسد پہنچتا ہی خواہ کہین زیادہ پہنچے یا کم بہر حال کم و بیش
ہر عضو ماروف ہو جاتا ہی ۔
طبیبون کے ایک گروہ کا یہہ بھی خیال ہی کہ یہہ مرض فساد خون سے
نہین پیدا ہوتا بلکہ عصب کے فساد سے پیدا ہوتا ہی اور دلیل اسپر یہہ
لاتے ہین کہ اس مرض مین جس مقام پر فساد پیدا ہوتا ہی اوس مقام
کی حس جاتی رہتی ہی اور چونکہ حس کا تعلق اعصاب سے ہی ہی ۔
لہذا ضرور ہی کہ اس مرض کا سبب اعصاب ہی کا فساد ہو لیکن یہہ اونکا
صرف قیاس ہی کوئی دلیل اس امر کے ثبوت پر قائم نہین کر سکتے ۔
اسواسطے کہ صرف حس کے جاتے رہنے سے یہہ بات کسی طرح ثابت
نہین ہو سکتی کہ حس کا جاتا رہنا ہی سبب اس مرض کا ہوا ہی بلکہ ممکن ہی
کہ کوئی دوسرا فساد لاحق ہوا ہو اور اوسکے سبب سے اعصاب
کی حس مین بھی نقصان آگیا ہو علاوہ برآن ہم اوس فساد کو دریافت
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ کیا فساد ہی جسکے سبب یہہ مرض پیدا
ہوتا ہی مطلق اعصاب کا فساد تو یہہ مرض نہین پیدا کر سکتا فالج مین

بھی حس جاتی رہتی ہی لیکن یہہ مرض نہین پیدا ہوتا خدر کی بیماری
جسکو سن بہری بولتے ہین پیدا ہو جاتی ہی اور بسا لہا سال تک قائم رہتی ہی
لیکن جذام کا اثر تک بھی نہین ہوتا اصل یہہ ہی کہ حس کا جاتا رہنا اس
مرض مین ایک خاص سبب سے ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ جب خون سودائی
اعضا کی غذا ہوتا ہی تو انکے مزاج کو بگاڑ دیتا ہی جسکے سبب سے روح
نفسانی کے قبول کرنے کی لیاقت نہین رکھتے علاوہ برآن خود روح
نفسانی بھی بسبب ملجانے سودا کے انجردن کے غلیظ اور تیرہ ہو جاتی
ہی اور اوسمین پوری پوری صلاحیت اعضا مین نفوذ کرنے کی نہین رہتی
اور اسیطرح یہہ ہوتا ہی کہ وہ عضو کہ جسمین یہہ مرض ظاہر ہوتا ہی بسبب غذا
پانے اوسکے کے سوداوی خون سے سخت اور خشن ہو جاتا ہی اور منافذ
اوسکے بند ہو جاتے ہین اور اعصاب بھی وہان کے سخت اور خشن ہو جاتے
مین پس روح نفسانی جس سے حس کا تعلق ہی نفوذ نہین کر سکتی
پس لامحالہ حس اوس عضو کی جاتی رہتی ہی لیکن اس بات سے یہہ سمجھ لینا
کہ اس مرض کا سبب بھی اعصاب کا فساد ہی کسیطرح صحیح نہین
ہو سکتا اور اگر حس کا جاتا رہنا کسی مرض مین دلیل اسبر ہو سکتا ہی کہ وہ
مرض عصبی ہی کے فساد سے پیدا ہوا ہی تو چاہیے کہ سرطان بھی
عصبی مرض ہو اسواسطے کہ اوسمین بھی اکثر اوقات حس جاتی رہتی ہی

حالانکہ اوسکو کوئی نہین کھتا پس یا تو سرطان کو بھی عصبی مرض کہئے
یا جذام کو بھی اس سے خارج سمجھئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی
اور اگر کوئی یہہ کہے کہ جب حس کے جاتے رہنے کا سبب اعصاب کے
مزاج کا فساد ہی اور روح نفسانی کا غلیظ اور خراب ہو جانا تو پھر
کیا وجہ ہی کہ اس مرض مین حرکت نہین جاتی رہتی بلکہ بحال خود قائم
رہتی ہی حالانکہ جیسا تعلق حس کا روح نفسانی کے ساتھ ہی ویسا ہی
حرکت کا بھی اوسکے ساتھ ہی تو اسکا جواب بہت ظاہر ہی اور وہ یہہ ہی کہ
اکثر مقام پر اعصاب حس کے جدا ہین اور اعصاب حرکت کے جدا پس
ضرور نہین کہ جب حس مین فساد آوے تو حرکت مین بھی آجاوے اور چونکہ
اعصاب حس نرم اور رقیق ہین تو خون غلیظ اور سوداوی سے زیادہ
اور جلد تر منفعل ہوتے ہین اسواسطے کہ یہہ اعصاب بباعث اپنی
نرمی اور رقت کے ضعیف ہوتے ہین اور ضعیف چیز ہر شئ کا اثر جلد اور
زیادہ قبول کرتی ہی مثل مشہور ہی کہ نزلہ بر عضو ضعیف میریزد بخلاف
اعصاب حرکت کے کہ وہ زیادہ قوی اور سخت اور مضبوط ہوتے ہین
اور اسی سبب سے ہر چیز کا اثر گو وہ قوی ہی کیون نہو زیادہ اور جلد
قبول نہین کرتی پس یہہ ہی وجہ ہی کہ اس مرض مین اعصاب حس مین
نقصان آجاتا ہی اور اعصاب حرکت بحال خود قائم رہتے ہین لیکن جب

اس مرض میں فساد زیادہ بڑھ جاتا ہی تو پھر حرکت کے اعصاب میں
بھی کچھ نہ کچھ نقصان آہی جاتا ہی اور آدمی زیادہ اور قوی حرکت سے
معذور ہو جاتا ہی اور جب فساد غایت درجہ کو پہونچ جاتا ہی تو نفس
حرکت مین بھی کسیقدر نقصان کم ہو یا زیادہ آجاتا ہی -

اور مخفی نرہے کہ اکثر اس مرض والے کے خون مین کیڑے بھی پیدا
ہو جاتے ہین اور یہہ کچھ تعجب کی بات نہین ہی اسواسطے کہ یہہ بات
تو عیان اور مشاہد ہی کہ خون اس مرض والے کا نہایت غلیظ اور گندہ
ہوجاتا ہی اور ایک قسم کی عفونت سی بھی خالی نہین ہوتا اور یہی خون کیڑے کے
پیدا ہونے کا مادہ ہی اور یہہ بھی وجہ ہی کہ ہر قسم کے ردی اور ناقص
رطوبتون مین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین چنانچہ خارج مین یہہ امر مشاہد
ہی کہ جب پانی وغیرہ کسی رطوبت مین غلظت اور عفونت آجاتی ہی
تو اوسمین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور اگرچہ ترشی اور تیزی خون
کی جو بسبب سودا کے ملنے کے اوسمین آجاتی ہی اکثر اقسام کے
کیڑون کے پیدا ہونے کو مانع ہوتی ہی لیکن بعض اقسام کے
کیڑے ایسے ہوتے ہین جو ترشی مین بھی پیدا ہو جاتے ہین جیساکہ
سرکہ مین جو نہایت ترش اور تیز چیز ہی بخوبی مشاہد ہی -

ایک اور بات بھی واجب الاظہار ہی اور اوسکا معلوم کرنا بھی نہایت

ضرور ہی اور وہ یہہ ہی کہ جذام کا مادہ اور جنون کا مادہ ایک ہی ہی اسواسطے
کہ دونون مرض مرہ سودا کے غلبہ سے پیدا ہوتے ہین لیکن فرق اتنا
ہی کہ جذام کا مادہ بنسبت جنون کے مادہ کی زیادہ تر ردی اور
خبیث ہوتا ہی اور یہہ ہی وجہ ہی کہ اسمین حس جاتی رہتی ہی اور اعضا
گرنے لگتے ہین اور جنون مین ایسا نہین ہوتا اور اگر کوئی یہان
یہہ اعتراض کرے کہ اگر ایسا ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ کوئی جذام والا
جنون سے خالی ہوتا اسواسطے کہ جب یہہ بات قرار پاچکی کہ جذام
مین سوداوی مادہ تمام اعضا مین رستا رہتا ہی اور اونکے مزاج
کو سوداوی بنا دیتا ہی تو ضرور ہی کہ یہہ مادہ دماغ مین بھی رسے
اور اوسکے مزاج کو سوداوی بنا دے اور اسوقت مین ضرور
ہی کہ کوئی جذام جنون سے خالی نہو حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ
جذامی سالہا سال تک زندہ رہتے ہین اور یہانتک مرض شدت
پکڑتا ہی کہ اعضا گرنے لگتے ہین ناک کا بانسہ بیٹھہ جاتا ہی اور
آنکھین گول شیر کی سی ہو جاتی ہین لیکن آجتک کسی جذامی
کو ہمنے نہین دیکھا کہ اوسکے حواس مختل بھی ہو گئے ہون جنون
تو بڑی چیز ہی تو اوسکے جواب مین مین یون کہہ سکتا ہون ۔ کہ
فی الواقع جنون اور جذام کا مادہ ایک ہی لیکن چونکہ محل دونوکا

مختلف ہی اسواسطے دونون مرضون کے اعراض بھی مختلف ہین
جنون اوسوقت پیدا ہوتا ہی کہ یہہ مادہ دماغ کے اندر نفس
دماغ مین متمکن ہوجاوے اور اسکے مزاج کو فاسد کردے
جذام مین یہہ امر نہین ہوتا اسواسطے کہ جذام کا مادہ اعضائے
رئیسہ کے اندر نہین ہوتا اور یہی وجہ ہی کہ افعال دماغی اور قلبی
اس مرض مین چندان فاسد نہین ہوتے بلکہ اعضاے ظاہری
اور گوشت بدن فاسد ہوجاتا ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ خون فاسد
اگرچہ جگر مین پیدا ہوکر تمام اعضاے اندرونی اور بیرونی مین
پہنچتا ہی لیکن طبیعت جو بامر اللہ تعالی بدن انسان کی مدبر ہی
اعضاے اندرونی کو اس فساد سے بچالیتی ہی اور اس فاسد
مادہ کو گوشت وغیرہ اعضاے ظاہری کی طرف دفع کردیتی ہی پس
اون اعضا کا مزاج فاسد ہوجاتا ہی اور اونکی قوت مغیرہ جو خون
کو ہر عضو کے مشابہ کردیتی ہی ضعیف ہوجاتی ہی اور جو خون
اونکی طرف جاتا ہی اوسکو وہ سوداہی کی طرف مستحیل کردیتی ہی
پس جذام پیدا ہوجاتا ہی - صاحب کامل سے جو طب کے ایک
پرانی اور بہت معتبر کتاب ہی اسکی تصریح کردی ہی عرض کہ جذام
کے مرض مین نفس دماغ اور قلب وغیرہ اعضاء باطنی مین چندان

فساد نہین آتا اسیواسطے اس مرض مین جنون اور مالیخولیا وغیرہ امراض دماغی سوداوی نہین عارض ہوتے لیکن اسمین بھی شک نہین کہ اس مرض مین ان اعضا کے اندر بھی کچھ نہ کچھ فرق آہی جاتا ہی اور اونکا مزاج بھی سوداویت کی طرف مائل ہوہی جاتا ہی اسیواسطے اس مرض مین اخلاق بدل جاتے ہین اور کینہ اور حسد اور سوء خلق پیدا ہوجاتے ہین اور شیخ داؤد انطاکی کا قول ہی کہ جذام اعضا غذا کے فاسد ہوجانے سے عبارت ہی کہ ہر چیز کو سودا کی طرف مستحیل کرتی ہین اور میرے نزدیک دونون قولون کا مآل ایک ہی ہی کچھ فرق نہین -

امر دوم یعنی یہہ بات کہ یہہ مادہ کیونکر اس کثرت سے پیدا ہوجاتا ہی کہ جس سے جذام پیدا ہوتا ہی البتہ تفصیل طلب ہی لہذا مین اب اون اسباب کا ذکر کرتا ہون جو اس مادہ کو پیدا کرتے ہین پس جاننا چاہیئے کہ سبب اصلی اس مرض کا گوشت وغیرہ اعضاء ظاہری کی قوت مغیرہ کا ضعیف ہوجاتا ہی اور اپنی اصلی حالت سے بدل جاتا ہی اس طرحپر کہ جو خون کہ وہان پہنچے اوسکو اونکے مشابہ نکرسکے بلکہ سودا کی طرف بدل دے اور بقول بو علی سینا سبب اصلی اس مرض کا جگر مین خشکی کا زیادہ بڑھ جانا ہی کہ

یعنی اوسکے اصلی مزاج کا خشکی کی طرف کو بدل جانا اسواسطے کہ خون کا
مزاج اسوقت خشکی کی طرف کو بدل جاویگا جو درحقیقت سودا کا مادہ ہی
بلکہ خود سودا ہی اور راقم حروف کہتا ہی کہ ان دونون قولون مین کچھہ
مخالفت نہین ہی بلکہ مال دونون کا ایک ہی ہی اسواسطے کہ اعضاے
ظاہری کی قوت مغیرہ کا ضعیف ہو جانا اور اپنی اصلی حالت سے بدلجانا
اسمین شک نہین کہ اسیوقت جذام پیدا کرسکتا ہے کہ جب خون فاسد
سوداوی جگر سے اونکی طرف پہنچے اور اونمین متمکن ہو جاوے اور یہہ
جبھی ہوگا کہ جب اس قسم کا خون اوسمین زیادہ پیدا ہووے اور یہہ جبھی
ہوگا کہ جب اوسکے مزاج مین خشکی بڑہجاوے پس درحقیقت دونون
قولون کا مال ایک ہی ہی بہرحال اصلی سبب جذام کا جگر کے مزاج مین
خشکی کا بڑہ جانا ہی اسواسطے کہ جب اوسکا مزاج خشک ہوجاویگا تو خون
سوداوی اوسمین زیادہ پیدا ہوگا اور یہہ خون جگر سے براہ عروق
تمام بدن کے اعضا مین پہونچیگا اور چونکہ حکیم علی الاطلاق جل و
علی شانہ نے انسان کے بدن مین ایک ایسی چیز پیدا کردی ہی
جو ہروقت اور ہرلحظہ بدن انسان کی تدبیر کرتی رہتی ہی — اور
اوسکی اصلاح مین مصروف رہتی ہی جسکو اصطلاح مین طبیعت کہتے ہین
پس وہ اعضاے باطنی سے اس خون ردی اور ناقص کو اعضاے

ظاہری کی طرف دفع کر دیتی ہی یہانتک کہ وہ خون ان اعضا مین متمکن
ہو جاتا ہی اور اونکے مزاج کو بگاڑ دیتا ہی اور سوداوی بنا دیتا ہی۔ اور
یہانتک یہہ مزاج اونمین متمکن ہو جاتا ہی کہ ا نکی قوت مغیرہ کو بھی
بدل دیتا ہی یعنی جو خون اونمین جاتا ہی وہ سوداہی کی طرف کو مستحیل
ہو جاتا ہی اور قوت مغیرہ ان اعضا کی اسکو سوداہی بنا دیتی ہی
اگرچہ وہ خون عمدہ اور صالح ہی کیون نہو چنانچہ اس قول کی
تصریح تذکرہ مین موجود ہی غرض کہ جذام پیدا کرنے کے واسطے
جگر کے مزاج مین خشکی کا بڑھ جانا ضرور ہی خواہ وہ خشکی گرمی کی
افراط کے سبب آتی ہو یا سردی کی افراط کے باعث گرمی کے
سبب تو خشکی اس وجہ سے آتی ہی کہ گرمی کا کام رطوبتون کو تحلیل
کرنا ہی جیسا کہ خارج مین مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ گرمی کے سبب ہر چیز
کی رطوبت خشک ہو جاتی ہی مثلاً اگر کسی تر چیز کو دھوپ مین رکھ دین
یا آگ پر گرم کرین تو اوسکی رطوبت جذب ہو جاویگی یہہ ہی) وجہ ہی
کہ شدت گرمی مین تالاب اور کنوؤن کا پانی بہت جلد خشک ہو جاتا
ہی بہرحال اسمین کچھ شک نہین کہ گرمی کی شدت خشکی کا باعث ہوتی ہی
پس اگر یہہ گرمی جگر مین پیدا ہو جاویگی تو اوسکی رطوبت کو بھی
خشک کریگی جسکے باعث اوسکے مزاج مین خشکی پیدا ہو جاویگی اور

یہی خشکی باعث خون کی خشکی کا ہوگی یعنی خون غلیظ اور سیاہ
پیدا ہوگا جسکو یونانی اصطلاح مین سودا کہتے ہین اور سردی کی
افراط کے سبب اس وجہ آتی ہو کہ سردی کی افراط رطوبت کو جما دیتی ہو
اور اوسکو غلیظ کر دیتی ہو جیسا کہ خارج مین مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ سردی
کی افراط سے ہر رطوبت دار چیز جم جاتی ہو آپ خود خیال فرماسکتے ہین
کہ جس سیال چیز کو سردی مین رکھا جاتا ہی تو اوسمین غلظت آجاتی ہو
اور یہی وجہ ہو کہ سردی کے موسم مین بنسبت گرمی کے موسم کے خون
گاڑھا ہوجاتا ہی لیکن چونکہ بدن کی حرارت بھی بباعث برودت
خارجی کے جسم کے اندر زیادہ ہوتی ہو اسیواسطے ہضم وغیرہ سب
درست ہوتے ہین تو وہ حرارت خون کو فاسد نہین ہونے دیتی۔
البتہ جب کسی سبب سے بدن کی حرارت گھٹ جاتی ہو اور جگر مین سردی
بڑھ جاتی ہو تو وہ اس خون کو جما کر سودا بنا دیتی ہو اور اس مرض کے
پیدا ہونے کا سبب ہوجاتی ہو لیکن یاد رہے کہ سودا کی کثرت بدن
مین اسیوقت محدث جذام ہوسکتی ہو کہ لحم وغیرہ اعضاء ظاہری کی
قوت مغیرہ ضعیف ہوجاوے اور درصورتیکہ یہہ قوت اپنے حال پر
قائم ہوگی اور اوسمین کچھ فرق نہ آویگا تو گو سودا بدن مین کتنی ہی کثرت
سے ہو جذام پیدا نہین ہوسکتا بلکہ دوسرے امراض سوداوی پیدا

ہوجاوینگی ـ
درحقیقت اصلی سبب جذام کے پیدا ہونیکا یہہ ہی ہے اسواسطے کہ
جب جگر کے مزاج مین خشکی حد سے زیادہ بڑھ جاویگی تو ضرور
ہے کہ خون بھی غلیظ اور سیاہ پیدا ہوگا اور وہ ہی تمام بدن مین
منتشر ہوگا اور چونکہ قوت مغیرہ اعضاء ظاہری کی ضعیف ہوگئی ہے
تو وہ اوسی سوداوی خون کو جزو اون اعضا کا بناویگی اور یہہ
اعضا اوسی خون فاسد سے غذا پاوینگے پس جوہر اعضا مین فساد
پیدا ہوجاویگا اور سوداوی ہوجاوینگے اور اسی کا نام جذام ہے
العیاذ باللہ غرض کہ جب جگر کی خشکی قوت مغیرہ اعضاے ظاہری
کے ساتھ ہوگی تو اوسکو جذام کا پیدا کرنا لازم ہے اور اکثر تو ایسا
ہوتا ہے کہ یہہ ہی خشکی قوت مغیرہ کے ضعف کا باعث ہوجاتی ہے ـ
اسواسطے کہ جب سودا جگر مین زیادہ پیدا ہوکر بدن کی رگون مین
خون کے ساتھ پہنچتا ہے اور رفتہ رفتہ اونمین جمع ہوجاتا ہے تو کبھی
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن اس سودا کو اعضاء
باطنی سے بسبب اونکی شرافت کے اعضاے ظاہری کی طرف
دفع کردیتی ہے پس اگر یہہ اعضاے ظاہری قوی ہوتے ہین تو اسکو
جلد یا کسی خاص عضو کی طرف دفع کردیتی ہین جسکے باعث ترقان

سیاہ اور داد وغیرہ یا سرطان پیدا ہو جاتے ہین اور اگر یہہ اعضا
ضعیف ہوتے ہین تو خواہ مخواہ اوس سوداکو قبول کر لیتے ہین اور یہہ
اونکی غذا امین داخل ہو جاتا ہی اور رفتہ رفتہ اسکے باعث اون اعضا
کی قوت مغیرہ ضعیف ہو جاتی ہی اور اپنی حالت سابقہ سے بدلجاتی
ہی اور یہانتک نوبت پہونچ جاتی ہی کہ ہر قسم کے خون کو سوداہی بنا کر
غذا ان اعضا کی کرتی ہی اور اسیکو بدل ما یتحلل اور جوہر اون اعضا
کا بناتی ہی اور یہہ ہی امر جذام کے لاعلاج ہونے کا سبب ہی شیخ
داؤد انطاکی نے تذکرہ مین لکھا ہی کہ اس مرض مین اگرچہ شوربا چوزہ
مرغ اور انگور وغیرہ ہی کیون نہ کھلایا جاوے لیکن اعضا اسکے انکو
سوداہی کی طرف بدل دینگے یعنی قوت مغیرہ ان اعضا کی اوس خون
صالح جید کو بھی جو ان غذاؤن سے پیدا ہوتا ہی سوداہی کی طرف
کو بدل دیگی اور یہہ ہی سبب ہی کہ یہہ مرض استحکام کے بعد علاج
قبول نہین کرتا بہر حال اکثر تو ایسا ہی ہوتا ہی کہ جگر کی ہی خشکی ضعف
قوت مغیرہ کا باعث ہوتی ہی لیکن ایسا بھی ہونا ممکن ہی کہ نفس اعضا
کی خشکی اس قوت کے ضعف کا باعث ہو جاوے خواہ جگر مین خشکی
ہو یا نہو۔

اب رہی یہہ بات کہ اس خشکی کے پیدا ہونے کے کیا کیا اسباب ہین

تو اب ہم اونکا بھی ذکر کرتے ہین اور قبل اسکے کہ اونکا ذکر کیا جاوے اس
بات کا معلوم ہونا بھی ضرور ہی کہ اسباب دو قسم کے ہوتے ہین - ایک
ضروری دوسرے غیر ضروری - ضروری وہ ہی کہ جب وہ پیدا ہو تو اوسکو
مسبب کا بھی پیدا کرنا لازم ہو اور غیر ضروری وہ ہی کہ جب وہ پیدا ہو
تو اوسکو مسبب کا پیدا کرنا لازم نہو بلکہ اگر حقیقت مین غور کیجاوے تو
دریافت ہو جاویگا کہ سبب گو کیسا ہی ضروری ہو اوسیوقت اپنے
مسبب کو پیدا کر سکتا ہی کہ جب کوئی دوسرا امر مانع موجود نہوا ور اگر
کوئی دوسرا امر مانع پیش آجاتا ہی تو ضروری سبب بھی مسبب کو پیدا
نہین کر سکتا مین اس امر کی تصدیق مین ایک مثال عرض کرتا ہون
جس سے میرے قول کی تصدیق بخوبی ہو جاویگی اور وہ یہہ ہی کہ وبا
گو کیسی ہی قوی ہو ضرور نہین کہ وہان کے باشندے کل ہلاک ہو جاوین
بلکہ بعض تو فی الفور ہلاک ہو جاتے ہین اور بعض لوٹ پوٹ کر اچھے
ہو جاتے ہین اور بعضون پر مطلق اثر نہین ہوتا حالانکہ سبب اسکا جو
فساد ہوا ہی عام ہی پس جن لوگون پر یہہ ہوا اثر نہین کرتی ضرور ہی کہ
اونمین کوئی مانع موجود ہوا اور ظاہر ہی کہ وہ مانع بجز اسکے نہین کہ اونکے
بدن اس ہوا کے قبول کرنے کے اور اوس سے متاثر ہونے کے واسطے
مستعد نہین ہوتے حکما کا مسئلہ مسلم ہی اور سراسر عقل کے موافق ہی کہ ہر چیز کا

پیدا ہونا جیسا کہ اوسکے سبب فاعلی پر موقوف ہو ایسا ہی اوسکے مادی سبب پر بھی موقوف ہو پس اگر ایک بھی ان دونون سببون مین سے معدوم ہوگا تو مسبب پیدا نہین ہوسکتا غرض میری اس تحریر سے ہے کہ مین جو اسباب جذام کے ذکر کرتا ہون تو وہ اکثر اوقات تو جذام پیدا کرہی دیتے ہین لیکن اگر کہین پیدا نکرین تو اپنے سبب ہونے سے خارج نہین ہوسکتے بلکہ کسی مانع کے سبب سے اونکا اثر اسوقت نہوا۔

اب مین

اون اسباب کا ذکر کرتا ہون جو قدما کے نزدیک اس مرض کے سبب ہین اور مینے اپنے پینتیس ۳۵ سالہ تجربہ مین بھی اونکو جذام پیدا کرتے دیکھا ہو اور ان تمام اسباب کی اصل کیفیت یہہ ہی ہو کہ یہہ جگر کی یبوست پیدا کرتی ہین اور خون کو غلیظ اور سیاہ رنگ کا بناتی ہین اور بباعث شدت خشکی سکے اعضا کی قوت مغیرہ کو اپنی اصلی حالت سے بدل دیتے ہین بہرحال منجملہ اون اسباب کے ایک سبب تو دھاتون کے کشتون کا کھا جانا ہے خصوصًا جبکہ ناقص الترکیب ہون مین نے اپنے تجربہ مین بکرات و مرات مشاہدہ کیا ہو کہ بعض لوگون نے ہرتال اور پارہ اور شنگرف کا کشتہ کھایا۔ اور اوسکے بعد ہی اونکو جذام ہوگیا اور بعضون کو فولاد اور سنکھیا کے کشتہ کھانے کے بعد بھی جذام ہوتے دیکھا ہو بلکہ مین تو یون خیال کرتا ہون

کہ اگر ہندوستان مین شمار کل جذامیون کا کیا جاوے تو غالبًا مقدار انہین جذامیون کی جو کشتون کے مارے ہوے ہونگے بہ نسبت اور قسم کے جذامیون کی زیادہ نکلیگی مین نہین کہہ سکتا کہ اس قسم کے جذامیون کی اور اقالیم مین کسقدر مقدار ہی۔ دوسرا سبب اسکا حیض اور نفاس کی حالت مین عورتون۔ سے جماع کرنا ہی مینے اپنے تجربہ مین بہت لوگون کو دیکھا ہی کہ اونہون نے حیض اور نفاس کی حالت مین عورت سے جماع کیا اور اوسکے بعد ہی اونکے خون مین فساد آگیا اور بالآخر جذام مین مبتلا ہوگئے ہندوستان کے عوام اور دہقانی اس مرض کو داغ کی بیماری بولتے ہین اور قدما کے نزدیک یہہ امر بھی مسلم ہی کہ اگر حیض والی عورت کے ساتھ کوئی شخص جماع کریگا اور اوس حالت مین نطفہ قرار پکڑ جاویگا تو وہ بچہ مجذوم ہوجاویگا اسواسطے کہ اوسکی پیدایش فاسد نطفہ سے ہی۔ تیسرا سبب اسکا آتشک ہی جب آتشک شدہ پکڑتی ہی اور مزمن ہوجاتی ہی تو جذام پیدا ہوجاتا ہی اسواسطے کہ اسوقت خون تمام بدن کا غلیظ تیرہ سوداوی ہوجاتا ہی اور جگر کے مزاج مین خشکی بڑھجاتی ہی اور جب سوداویت کا نہایت درجہ غلبہ ہوجاتا ہی تو رفتہ رفتہ قوت مغیرہ اعضا کی اپنی طبیعت جبلی سے بدلجاتی ہی اور اوس ہی خون کو بدل ما یتحلل ورجہ ہر اعضا بناتی ہی

پس جذام پیدا ہوجاتا ہی - چوتھا سبب اسکا اون غذاؤن کی مداومت ہی جو سودا زیادہ پیدا کرتی ہین جیسے بیگن اور مسور اور گوشت بھینس اور گاؤ اور مچھلی وغیرہ لیکن یہہ غذائین ہر شخص کو ہر وقت مین یہہ مرض پیدا نہین کرسکتین بلکہ جس حالت مین کہ یہہ پوری ہضم ہوجاوینگی اور ریاضت وغیرہ سے بدن کے فضلات تحلیل ہوتے رہینگے تو گو سالہا سال تک انکا استعمال رہے یہہ مرض پیدا نہین ہوسکتا یا اگر ان غذاؤن کے ساتھ ایسی چیزون کا استعمال ہو جو انکی مصلح ہون تب بھی یہہ مرض پیدا نہین کرسکتین اور بعض معتبر کتابون مین لکھا ہی کہ اگر ان غذاؤن پر پانی زیادہ پیا جاوے تو اوس سے اس قسم کی غذاؤن کی اصلاح ہوجاتی ہی اور اس صورت مین وہ سودا نہین پیدا کرسکتین لیکن یاد رہے کہ سوداوی غذاؤن کی کثرت استعمال کو ایسے حال مین کہ اونکا کوئی مصلح نہو اور فضلات بھی اونکے بدن مین جمع ہوتے رہین اگرچہ سودا کا زیادہ پیدا کرنا لازم ہی لیکن یہہ لازم نہین کہ وہ جذام ہی پیدا کرین بلکہ سوداوی امراض بہت سے ہین اونمین سے کسی کو بھی پیدا کرسکتی ہین جذام اوسی حالت مین پیدا ہوسکتا ہی کہ جب ان غذاؤن کی استعمال سے اعضا مین اسقدر خشکی پیدا ہوجاوے کہ جسکے باعث اونکی قوت مغیرہ بدل جاوے - مینے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صبح اوٹھ

سالم ایک گانون کو گیا جہان کسی قسم کا گوشت میسر نہ تھا اور نہ اور
کوئی دوسری ترکاری میسر تھی بس اوسنے دونون وقت مچھلیون
کے کھانے پر گذر کی اور سوا اسکے اور کچھ نہ کھایا یہانتک کہ دو مہینے
گذر گئے پس اوسکو جذام ہو گیا۔

پانچوان سبب اسکا ارث ہے اور وجہ اسکی وہی فساد نطفہ ہے جو مین
پہلے ذکر کر چکا ہون لیکن یہہ ضرور نہین کہ مجذوم کی اولاد ہمیشہ
مجذوم ہی ہوا کرے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مجذوم کا نطفہ اگرچہ فاسد
ہوتا ہی لیکن وہ عورت کے رحم مین جا کر نضج اور طبخ پاتا ہی پس اگر
قوت رحمی غالب ہوتی ہی تو اوسکو صالح کر دیتی ہی یہان تک یہہ استعداد
اوس سے زائل ہو جاتی ہی اور اگر غالب نہین ہوتی تو اوس نطفہ مین
فساد باقی رہجاتا ہی اور جو مولود کہ اس نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اوسکو
کسی نہ کسی وقت جذام کا عارضہ ضرور ہو جاتا ہی بہرحال مجذوم
کی اولاد کا مجذوم ہونا ضروری امر نہین ہے۔

چھٹا سبب اسکا تعدیہ ہے قدما کا اتفاق ہے کہ جذام امراض معدیہ
مین سے ہے لیکن یہہ قول اونکا تفصیل طلب ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ
امراض معدیہ چند قسم کے ہوتے ہین بعض تو ایسے ہوتے ہین جو مجاورت
سے دوسرے کو لگ جاتی ہین جیسے خارش وغیرہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ

اگر خارش کسی شخص کو ہوتی ہی تو تمام گھر والون کو لگ جاتی ہی کوئی بچ
نہین بچا رہتا اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ صرف دیکھنے اور خیال کرنے
سے ہی پیدا ہو جاتے ہین جیسے جمائی اور آنکھون کا دکھنا مثلاً اگر
کسی شخص کی آنکھین دکھتی ہون تو اکثر یہہ بات دیکھنے مین آئی ہی
کہ جو شخص اونکو بار بار غور سے دیکھتا ہی تو اوسکی آنکھ دن مین سے
بھی پانی چلنے لگتا ہی اور بعض اوقات اوسکی بھی آنکھین دکھنے
آجاتی ہین اور اگر کسی شخص کو جمائی آتی ہی تو جو شخص اوسکو اس حالت
مین خیال کر کر دیکھتا ہی اوسکو بھی ضرور جمائی آجاتی ہی اور بعض ایسے
ہوتے ہین کہ وہ مجاورت سے اثر نہین کرتی اور نہ دیکھنے اور خیال سے
بلکہ مجامعت اور مقاربت سے معدی ہوتی ہین جیسے سوزاک
اور آتشک آپ صاحبون مین سے کسی کو یہہ تجربہ ہوا ہوگا کہ سوزاک
اور آتشک کسی مرد سے مرد کو اور عورت سے عورت کو لگی ہون
بلکہ مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو لگتی ہین اور بعض ایسے
ہوتے ہین جو فساد ہوا کے سبب معدی ہوتے ہین جیسے ہیضہ وغیرہ
امراض وبائیہ اسواسطے کہ یہہ بات پوری تجربہ مین آچکی ہی کہ نفس
مرض ہیضہ معدی نہین ہی یہانتک کہ اگر اس مرض والے کا فضلہ بھی
کوئی سہواً یا خطائً کھا جاوے تو اوسکو یہہ مرض نہین ہوتا چنانچہ کتاب

دسائل مین جو طب جدید کی ایک معتبر کتاب ہی لکھا ہی کہ بعض اشخاص
ہیضہ والے کا فضلہ کھا گئے اور اُنکو اس مرض کا کچھ بھی اثر نہوا۔ پس
اسکا امراض معدیہ سے ہونا اس ہی باعث سے ہی کہ یہہ مرض فساد ہوا
کے سبب پیدا ہوتا ہی پس وہ ہوا جسمین اثر کریگی اوسی کو یہہ مرض
ہو جاویگا اور یہہ ہی باعث ہی کہ ہیضہ غیر وبائی معدی نہین ہی۔ اور
اسی باعث یہہ مرض قدما کے نزدیک امراض معدیہ مین نہین شمار
کیا جاتا۔ جذام میرے نزدیک ان اقسام سے خارج ہی اسواسطے
کہ اکثر ایسا مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ ایک گھر مین دس بیس آدمی رہتے ہین
اور جذام صرف ایک ہی شخص کو ہوتا ہی دوسرون کو نہین لگتا۔
حالانکہ تمام عمر وہ ایک ہی مکان مین رہتے ہین بلکہ مینے چند جا
مشاہدہ کیا ہی کہ مجذوم شوہر کی زوجہ بھی حالانکہ وہ ہر طرح کی خدمت
بجالاتی ہی مجذوم نہین ہوتی پس اسکا امراض معدیہ سے شمار کرنا
اسوجہ سے ہی کہ یہہ اون امراض مین سے ہی جو اپنی آلایش کے
لگ جانے سے مرض پیدا کر دیتے ہین مثلاً اگر کسی جذامی کے
بدن کی آلایش دوسرے شخص صحیح کے بدن کو لگ جاویگی تو اکثر
تو ایسا ہی ہی کہ اوسکو بھی یہہ مرض پیدا کر دیگی اور کبھی ایسا بھی۔
اتفاق ہو جاتا ہی کہ صرف مجاورۃ سے ہی یہہ مرض دوسرے شخص کو

لگ جاتا ہی لیکن ایسی حالت مین صرف اوسی شخص پر اوسکا اثر ہوگا
جسکو وہم اور نفرت اس مرض سے زیادہ ہوگی اسواسطے کہ قوت
واہمہ کو بہت بڑا اثر ہی امراض کے پیدا کرنے مین اور اگرچہ قوت واہمہ
کا اثر منحصر کچھ جذام پر ہی نہین ہی بلکہ اس بنا پر تو کل امراض معدی ہو سکتی
ہین لیکن وجہ تخصیص اس مرض کی یہہ ہی کہ جیسے نفرت اور جسقدر وہم
اس مرض سے ضعیف الاعتقاد لوگون کو ہوتا ہی کسی دوسرے مرض
سے نہین ہوتا پس اسی بنا پر قوت واہمہ کا اثر بھی اس مرض مین
زیادہ ہوتا ہی اور یہہ ہی وجہ ہی کہ بعض احادیث صحیحہ مین بھی نہی اور
ممانعت مجاورۃ مجذوم سے وارد ہوئی ہی اور علت اسکی علما کے
نزدیک وہی غلبۂ قوت واہمہ ہی ورنہ لا عدوی ولا طیر بھی صحیح
احادیث مین وارد ہی اور ایسا بھی بیان کیا جاتا ہی کہ حضرت یار غار
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان مبارک پر رکھکر لقمے مجذوم
کے منہ مین ڈالے ہین اگرچہ یہہ مرتبہ اونہین کا تھا لیکن اگر دوسرا
شخص بھی مطلق وہم دفع کر کر اور اپنے خدائے پاک کی قدرت پر
بھروسہ کر کر تمام عمر مجاورت مجذوم کرے تو غالبًا اوسکو بھی اثر نہوگا

ایک امر قابل گذارش

اور بھی ہی اوسکا بھی ذکر کر دینا ضروری ہی اور وہ یہہ ہی کہ درحقیقت

سبب برص اور جذام کا ایک ہی ہے تفاوت صرف مادہ کا ہے یعنی سبب
ان دونوں مرضوں کا قوت مغیرہ اعضاء ظاہری کا نقصان ہے
اور اوسکا اپنی اصلی اور خلقی حالت سے بدل جانا فرق اسقدر ہے
کہ جذام مین جو قوت مغیرہ بدلتی ہے تو وہ ہر خلط کو سوداہی بناتی
رہتی ہے اور وہی اعضا کی غذا ہوتا ہے اور برص مین جو بدلتی ہے تو
وہ ہر خلط کو بلغم ہی بنادیتی ہے اور اسیکو اعضاء کی غذا کرتی ہے
اسیواسطے اس مرض مین جلد کا رنگ سفید ہو جاتا ہے اور مزاج مین
بلغمیت بڑھ جاتی ہے اور سیاہ برص کا مادہ اگرچہ وہی مادہ ہے جو
جذام کا مادہ ہوتا ہے لیکن سبب واصل مین اختلاف ہے سیاہ برص مین
قوت مغیرہ ضعیف نہین ہو جاتی بلکہ اعضا اس مادہ کو جلد کی طرف
دفع کرتے رہتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ جلد پر مثل مچھلی کی سیلن کی
ایک شی جمجاتی ہے اور اوس سے وقتاً فوقتاً جدا ہوتی رہتی ہے بخلاف جذام

واللہ اعلم

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنون یہہ دو رسالے ایک موسوم بہ تسکین الانفس
بتحقیق ذیابیطس اور دوسرا مسمی بہ رسالہ تحقیق مرض جذام تصنیفات

وتالیفات فاضل کامل مرجع انام والزمن مشہور ہند و دکن

جناب مولوی حکیم سید محمد سعید صاحب رئیس امروہہ

ضلع مراد آباد ملک ہندوستان سے مطبع

بینظیر دکن واقع حیدرآباد دکن

مین اہتمام سے مسمی

سندی نظیر

پریسین لکھنوی کے بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ ہجری نبوی صلی

اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم بکتابت کمتر رحیم بخش برتر

امروہوی طبع ہوکر مریضون کے

لئے نسخہ شفا کا ہوا

بمنہ

فہرست رسالہ تسکین الانفس بتحقیق ذیابیطس